مسلمانانِ عالم کیلیے ایک اعلیٰ ترین دستور العمل

یعنی

حصہ اول ملفوظات حضور پُر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمیٰ بنام تاریخی

الملفوظ

۱۳۳۸ ہجری

مؤلفہ و مرتبہ

فاضل نوجوان عالیجناب مولنا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری نوری سلمہ

جو باہتمام

مولوی محمد حسنین رضا خاں صاحب

سلمہ

حسنی پریس محلہ سوداگران بریلی میں چھپا
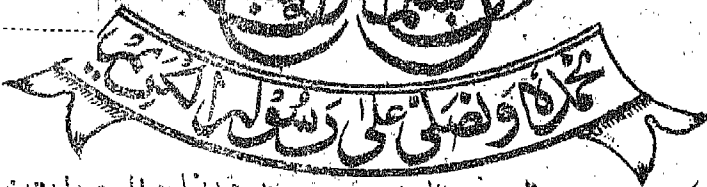
قیمت ۸/ — سوم ۵

احسن المکتوبات ❊ وعمدۃ الملفوظات ❊ حمد مجید ❊ انطق الموجودات ❊ بان
لا اله الا الله ولا موجود الا الله واخرج المعدومات من العدم الی الوجود
فتشهد ان لا مشهود الا الله فالحمد لله الذی خلق الانسان ❊ وعلمه البیان ❊
وانطقه بفصیح اللسان ❊ والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان ❊ علی سید
الانس والجان ❊ عمیم الجود والاحسان ❊ شفیعنا یوم الجزع والفزع عند الملک المنان ❊
الذی علی المومنین بمحض کرمه حنان وقهار علی اجیال البغی والعناد والفساد والکفران ❊
جبار علی المرتدین وعلی من کفر به وبرسوله دیان ❊ نبی الرحمة ذی الکرم
والغفران ❊ حامی الایمان ❊ ماحی الطغیان ❊ غافر الذنب والفسوق
والعصیان ❊ سیدنا ومولنا ناصرنا وماونٰنا ❊ حامینا وملجانا ❊ السلطان ❊
ابی القاسم محمد رسول ربنا الرحمٰن ❊ وعلی اله وصحبه الذین صدقوه بالاذعان ❊
وامنوا بمولاهم بالتصدیق والایقان ❊ وسعدوا فی مناهج الصدق وصعدوا
معارج الحق بالثبات والاتقان ❊ هم للدین اساس وبنیان وارکان ❊ اللهم
احشرنا معهم بکرمک ❊ وادخلنا بهم دار الجنان ❊ برحمتک ومغفرتک ❊
یا کریم یا رحیم یا غفار یا سبحان ❊ امین ❊ امین ❊ یا ارحم الراحمین ❊

اللہ اللہ اہل اللہ کی زندگی اللہ تعالیٰ وتبارک کی ایک اعلیٰ نعمت ہے ان کی ذات پاک سے ہر مصیبت ٹلتی ہے اور ہر اڑی مشکل بآسانی بدلتی ہے۔ سبحان اللہ انھیں نفوس طیبہ طاہرہ کے قدوم کی برکت سے وہ وہ عقدہ مالاینحل چٹکی بجاتے حل ہوتے ہیں جنھیں قیامت تک کبھی بھی ناخن تدبیر نہ کھول سکے جس سے کیسا ہی کوئی عقیل ومدبر ہو حیران رہ جائے کچھ نہ بول سکے جسے میزان عقل میں کوئی نہ تول سکے۔ اللہ اکبر ان کی صورت ان کی سیرت انکی رفتار ان کی گفتار ان کی ہر روش ان کی ہر ادا ان کا ہر ہر کردار اسرار پروردگار عز مجدہ کا ایک بہترین مرقع اور بولتی تصویر ہے کہ یہ انفاس نفیسہ مظہر ذات علیہ وصفات قدسیہ ہوتے ہیں مگر بفحوائے کل شئی ھالک الا وجھہ اور کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربك ذوالجلال والاکرام دوام کسی کے لیے نہیں ہمیشہ نہ کوئی رہا ہے نہ رہے ہمیشگی رب عزوجل کو ہے باقی جو موجود ہے معدوم اور ایک دن سب کو فنا ہے۔ اسی لیے اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ایسے پاک انفاس قدسیہ کے حالات مبارکہ ومکاتیب طیبہ وملفوظات طاہرہ جمع فرمائے یا اس کا اذن دیا کہ ان کا نفع قیامت تک عام ہو جائے اور ہمیں مستفید ومحظوظ نہ ہوں بلکہ ہماری آیندہ نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں اور پھر وہ بھی یونہیں اپنے اخلاف کے لیے پند و نصائح ووصایا تنبیہات واخلاص کے ذخیرے اذکار عشق ومحبت مسائل شریعت و طریقت کے مجموعے معرفت وحقیقت کے گنجینے اپنے پچھلوں کے لیے چھوڑ جائیں اور یہ سلسلہ یونہیں قیامت تک جاری رہے سچ ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

فقیر جب تک سن شعور کو نہ پہنچا تھا اور اچھے برے کی تمیز نہ تھی بھلائی برائی کا ہوش نہ تھا اس وقت میں ایسے خیال ہوتا کیا معنے پھر جب سن شعور کو پہنچا تو اور زیادہ بے شعور ہوا جوانی دیوانی مشہور ہے مگر الصحبۃ مؤثرۃ صحبت بغیر رنگ لائے نہیں رہتی اور پھر اچھوں کی صحبت اور وہ بھی کون جنھیں سید العلماء کہیں تو حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جنھیں تاج العرفا کہیں بجا جنھیں مجدد وقت اور امام اولیا سے تعبیر کریں تو صحیح جنھیں
حرمین طیبین کے علمائے کرام نے مدائح جلیلہ سے سراہا انہ السید الفرد الامام کہا
اُن کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اُنھیں اپنا شیخ طریقت بنایا اُن سے سندیں لیں اجازتیں
لیں اُنھیں اپنا اُستاد مانا پھر ایسے اچھے کی صحبت کیسی بابرکت صحبت ہوگی سچ تو یہ ہے
کہ اس صحبت کی برکت نے انسان کر دیا اس زمانے میں کہ آزادی کی تند ہوا چل رہی
ہے کیا عجب تھا کہ میں غریب بھی اس باد صرصر کے تیز جھونکوں سے یہاں صد ہا
بئس المصیر پہنچے وہیں جا رہتا مگر اپنے مولا کے قربان جس کی نظر عنایت نے پکا مسلمان بنا دیا
والحمد للہ علیٰ ذالک اب نہ وہ خودی ہے جو بیخود بنائے تھی نہ وہ مدہوشی جو بے ہوش
کیے تھی نہ وہ جوانی کی اُمنگ نہ کسی قسم کی اور ترنگ مولنا معنوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کیا خوب فرمایا ہے ع صحبت صالح ترا صالح کند۔ مولنا کے اس فرمان کی مجھے آنکھوں
دیکھی تصدیق ہوئی۔ اسی معنے میں حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
اور کتنا اچھا فرمایا میں بار بار اُن کے اشعار پڑھتا ہوں اور حظ اُٹھاتا ہوں جب
پڑھتا ہوں ایک نیا لطف پاتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔

قطعہ

گلے خوشبوئے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد	وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

غرض میری جان ان پاک قدموں پر قربان جب سے یہ قدم پکڑے آنکھیں کھلیں بھلے
برے کی تمیز ہوئی اپنا نفع و زیان سوجھا منہیات سے تا بمقدور احتراز کیا اور اوامر کی
بجا آوری میں مشغول ہوا اور اب اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کی بافیض صحبت میں

زیادہ رہنا اختیار کیا۔ یہاں جو یہ دیکھا کہ شریعت و طریقت کے وہ باریک مسائل جن میں مدتوں غور و خوض کامل کے بعد بھی ہماری کیا بساط بڑے بڑے سر ٹپک کر رہ گئے ہیں فکر کرتے کرتے تھکیں اور ہرگز نہ سمجھیں اور صاف انا لا ادری کا دم بھریں وہ یہاں ایک فقرے میں ایسے صاف فرما دیے جائیں کہ ہر شخص سمجھ لے گویا اشکال ہی نہ تھا اور وہ دقائق و نکات مذہب و ملت جو ایک چیستان اور ایک معما ہوں جن کا حل دشوار سے زیادہ دشوار ہو یہاں منٹوں میں حل فرما دیے جائیں۔ تو خیال ہوا کہ یہ جواہر عالیہ و زواہر غالیہ یوہیں بکھرے رہے تو اس قدر مفید نہیں جتنا انہیں سلک تحریر میں نظم کر لینے کے بعد ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں پھر یہ کہ خود ہی متمتع ہونا یا زیادہ سے زیادہ اُن کا نفع حاضر باشان دربار عالی ہی کو پہنچنا باقی اور مسلمانوں کو محروم رکھنا ٹھیک نہیں۔ ان کا نفع جس قدر عام ہو اتنا ہی بھلا لہذا جس طرح ہو یہ تفرقہ جمع ہو مگر یہ کام مجھ سے بے بضاعت اور عدیم الفرصت کی بساط سے کہیں سوا تھا اور گویا چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا تھا اس لیے بار بار ہمت کرتا اور بیٹھ جاتا میری حالت اُس وقت اُس شخص کی سی تھی جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو مگر مذبذب ہو ایک قدم آگے ڈالتا اور دوسرا پیچھے ہٹا لیتا ہو مگر دل جو بے چین تھا کسی طرح قرار نہ لیتا آخر السعی منی والاتمام من اللہ کہتا کمر ہمت چست کرتا اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھتا اٹھا اور ان جواہر نفیسہ کا ایک خوشنما ہار تیار کرنا شروع کیا اور میں اپنے رب عزوجل کے کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس ہار ہی کو میری جنت کا باعث بنائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

واللہ تعالیٰ ولی التوفیق وھو حسبی و خیر رفیق وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین و بارک وسلم میں نے چاہا تو یہ

تھا کہ روزانہ کے ملفوظات جمع کروں مگر میری بے فرصتی آڑے آئی اور میں اپنے اس
عالی مقصد میں کامیاب نہ ہوا غرض جتنا اور جو کچھ مجھ سے ہوسکا میں نے کیا آگے
قبول واجر کا اپنے مولیٰ تعالیٰ سے سائل ہوں وہو حسبی و ربی وہ اگر قبول فرمائے تو بھی
میری بگڑی بنانے کو بس ہے۔ میں اپنے سُنی بھائیوں سے امید وار کہ وہ مجھ بے بضاعت
و مسافر بے توشۂ آخرت کے لیے دعا فرمائیں کہ رب العزۃ تبارک و تقدس اسے میری فلاح
و نجات کا ذریعہ بنائے آمین آمین بحرمۃ سید المرسلین النبی الامین المکین
صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وعلی کل من ھو محبوب و مرضی لدیہ
مولوی عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی حاضر خدمت تھے اُنھوں نے عرض کی۔ حضور
سب سے پہلے کیا چیز پیدا فرمائی گئی۔

نورِ محمدی کی اولیت

ارشاد۔ حدیث میں ارشاد فرمایا یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک
من نورہ اے جابر بیشک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے
نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔
عرض۔ حضور میری مراد دُنیا کی ہر چیز سے پہلے سے ہے۔
ارشاد۔ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے چار روز میں آسمان اور دو دن میں
زمین یکشنبہ تا چہارشنبہ آسمان و پنجشنبہ تا جمعہ زمین پھر اس جمعہ میں بین العصر
والمغرب آدم علیٰ نبینا علیہم الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

علم باطن کے درجات

عرض۔ ادنیٰ درجہ علم باطن کا کیا ہے۔
ارشاد۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک
بار سفر کیا اور وہ علم لایا جسے خواص و عوام سب نے قبول کیا۔ دوبارہ سفر کیا اور وہ
علم لایا جسے خواص نے قبول کیا عوام نے نہ مانا سہ بارہ سفر کیا اور وہ علم لایا جو خواص
و عوام کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔

یہاں سفر سے سیر اقدام مراد نہیں بلکہ سیر قلب ہے اُن کے علوم کی حالت تو یہ ہے اور ادنےٰ درجہ اُن سے اعتقاد اُن پر اعتماد و تسلیم ارشاد جو سمجھ میں آیا فبہا ورنہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب۔ حضرت شیخ اکبر اور اکابرین نے فرمایا ہے کہ ادنےٰ درجہ علم باطن کا یہ ہے کہ اس کے عالموں کی تصدیق کرے کہ اگر نہ جانتا تو اُن کی تصدیق کرتا نیز حدیث میں فرمایا ہے اغد عالما او متعلما او مستمعا او محبا ولا تکن الخامس فتہلک صبح کر اس حالت میں کہ تو خود عالم ہے یا علم سیکھتا ہے یا عالم کی باتیں سُنتا ہے یا ادنےٰ درجہ یہ کہ عالم سے محبت رکھتا ہے اور پانچواں نہ ہونا کہ ہلاک ہوجائیگا۔

عرض۔ کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے۔

ارشاد۔ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔

عرض۔ عالم کی کیا تعریف ہے۔

ارشاد۔ عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

عرض۔ کتب بینی ہی سے علم ہوتا ہے۔

ارشاد۔ یہی نہیں بلکہ علم افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

عرض۔ حضور مجاہدے میں عمر کی قید ہے۔

ارشاد۔ مجاہدے کے لیے کم از کم اسّی برس درکار ہوتے ہیں باقی طلب ضرور کی جائے۔

عرض۔ ایک شخص اسّی برس کی عمر سے مجاہدات کرے یا اسّی برس مجاہدہ کرے۔

ارشاد۔ مقصود یہ ہے کہ جس طرح اس عالم میں بیمارات کو اسباب سے مربوط فرمایا گیا

ہے اُسی طریقہ پر اگر چھوڑیں اور جذب و عنایت ربّانی بعید کو قریب نہ کر دے تو اس راہ کی قطع کو اسّی برس درکار ہیں اور رحمت توجہ فرمائے تو ایک آن میں نصرانی ابدال کر دیا جاتا ہے اور صدق نیت کے ساتھ پر مشغول مجاہدہ ہو تو امداد الٰہی ضرور کارفرما ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وہ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کریں ہم ضرور اُنھیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

عرض۔ یہ تو حضور اگر کسی کا ہو رہے تو ہو سکتا ہے دنیوی ذرائع معاش اگر چھوڑ دیے جائیں تو یہ بھی نہایت وقت طلب ہے اور یہ دینی خدمت[۵] جو اپنے ذمہ لی ہے اسے بھی چھوڑنا پڑیگا۔

ارشاد۔ اس کے لیے یہی خدمات مجاہدات ہیں بلکہ نیت اگر صالحہ ہے تو اُن مجاہدوں سے اعلیٰ۔ امام ابو اسحٰق اسفرائنی جب انھیں مبتدعین کی بدعات کی اطلاع ہوئی پہاڑوں پر اُن اکابر علما کے پاس تشریف لے گئے جو ترک دُنیا و مافیہا کر کے مجاہدات میں مصروف تھے اُن سے فرمایا یا اکلۃ الحشیش انتم ھٰھنا و امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتن اے سوکھی گھاس کھانے والو تم یہاں ہو اور امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں میں ہے اُنھوں نے جواب دیا کہ امام یہ آپ ہی کا کام ہے ہم سے نہیں ہو سکتا۔ وہاں سے واپس آئے اور مبتدعین کے رد میں نہریں بہائیں۔

عرض۔ کیا دنیوی تفکرات کا قلب[۶] جاری پر اثر ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں دُنیا کی فکریں جاری قلب کی حالتیں ضرور فرق ڈالتی ہیں۔

عرض۔ سفر کے لیے کون کون سے دن مخصوص ہیں۔

ارشاد۔ پنجشنبہ۔ شنبہ۔ دوشنبہ۔ حدیث شریف میں ہے بروز شنبہ قبل طلوع آفتاب جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اُس کا ضامن میں ہوں (اسی

[۵] حمایت مذہب اہلسنت و رد وہابیہ و غیرہم مرتدین ۱۲

[۶] قلب جاری وہ قلب ہے جو خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف میں جاگتا رہے ۱۲

سلسلۂ تقریر میں فرمایا) بحمد اللہ دوسرے بار کی حاضری حرمین طیبین میں یہاں سے جانے اور وہاں سے واپس آنے میں انھیں تین دن میں سے ایک شنبہ روانگی ہوئی تھی۔ اور بفضلہ تعالیٰ فقیر کا یوم ولادت بھی شنبہ ہے۔

عرض۔ عمر شریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبول اسلام کے وقت کیا تھی۔

ارشاد۔ ۳۸ سال اور سوائے عثمن غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ حضور کی عمر شریف ۸۳ سال ہوئی ہے خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی ۶۳ سال ہاں اسمیں کچھ روز و ماہ کم و بیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

عرض۔ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل قبول اسلام کیا مذہب رکھتے تھے۔

ارشاد۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا ۴ برس کی عمر میں آپ کے باپ بُت خانے میں لیگئے اور کہا ھٰؤلاءِ الھتک الشم العلی فاسجد لھم یہ ہیں تمھارے بلند و بالا خدا انھیں سجدہ کرو۔ جب آپ بُت کے سامنے تشریف لے گئے فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپکو بچا وہ بُت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے ایک پتھر اُس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لاسکا باپ نے یہ حالت دیکھی اُنھیں غصہ آیا اُنھوں نے تھپڑ رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپکی ماں کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا ماں نے کہا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ یا امۃ اللہ بالتحقیق البشری بالولد العتیق اسمہ فی السماء الصدیق لمحمد صاحب و رفیق (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اے اللہ کی سچی لونڈی تجھے مژدہ ہو اس آزاد بچے کا آسمانوں میں اسکا نام صدیق ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا یار و رفیق ہے میں نہیں جانتی کہ وہ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کون ہیں اور یہ کیا معاملہ ہے۔ اُس وقت سے صدیق اکبر کو کسی نے شر کی طرف نہ بلایا یہ روایت صدیق اکبر نے خود مجلس اقدس میں بیان کی جب یہ بیان کر چکے جبریل امین حاضر بارگاہ ہوئے (علیہ الصّلاۃ والسّلام) اور عرض کی

صدق ابوبکر وھو الصدیق ابوبکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں یہ حدیث عوالی الفرش الی معالی العرش میں ہے اور اس سے امام قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کی۔

جب سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کسی وقت جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے داہنے دست اقدس میں حضرت صدیق کا ہاتھ لیا اور بائیں دست مبارک میں حضرت عمر کا ہاتھ لیا اور فرمایا۔ ھکذا نبعث یوم القیامۃ ہم قیامت کے روز یونہیں اٹھائے جائیں گے۔ امام اہلسنت سیدنا امام ابوالحسن اشعری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں لم یزل ابوبکر بعین الرضا من اللہ تعالیٰ۔ ابوبکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر رضا سے منظور رہے ابن عساکر امام زہری تلمیذ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی من فضل ابوبکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ صدیق کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ انھیں کبھی اللہ میں شک نہ ہوا۔ امام عبدالوہاب شعرانی یواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اتذکر یوم یوم کیا تمھیں اس دن والا دن یاد ہے عرض کی ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور نے بلیٰ فرمایا تھا بالجملہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز الست سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے ابد الآباد تک سرور المسلمین ہیں یو ہیں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم۔ اس بارے میں میرا ایک خاص رسالہ ہے

تنزیہ المکانۃ الحیدریہ عن وصمۃ عہد الجاھلیۃ

استفتاء۔ دھوبی کے یہاں گیارھویں شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور فاحشہ کے یہاں کھانے اور اس سے قرآن عظیم تلاوت کرنے کی تنخواہ لینے کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا جائز نہیں محض باطل ہے ہاں فاحشہ کے یہاں کھانا

جائز نہیں وہ تنخواہ[۵] اگر اُس ناپاک آمدنی سے دے تو وہ بھی حرام قطعی اور اگر اُس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی ہو اور وہ اپنے اُسی مال سے دے اُس کا لینا قطعی حرام البتہ اگر قرض لیکر قیمت دے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

عرض - اگر بچّے کی ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر حلق میں پہنچ گیا ہو تو کیا حکم ہے۔

ارشاد - منھ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچّے کے جوف میں پہنچیگا حرمت رضاعت لائیگا۔ یہ وہی فتویٰ ہے جو چودہ شعبان ۱۲۸۶ھ کو سب سے پہلے اس فقیر نے لکھا اور اسی ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ کو منصب افتا عطا ہوا اور اسی تاریخ سے بحمد اللہ تعالیٰ نماز فرض ہوئی اور ولادت دس شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روز شنبہ وقت ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو ہوئی تو منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳ برس دس مہینے چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمت دین لیجا رہی ہے والحمد للہ۔

عرض - رکوع و سجود میں بقدر سبحان اللہ کہنے کے ٹھہرنا کافی ہے۔

ارشاد - ہاں رکوع و سجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اُس کی نمازیں قبول نہ ہونگی حدیث میں ہے انا نخاف لومت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ

---

[۵] قرآن عظیم کی تلاوت پر اُجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرءوا القرآن ولا تاکلوا بہ - ہاں جبکہ خاص تلاوت پر معاہدہ نہ ہوا ہو مثلاً ایک حافظ کو ملازم رکھا اور اُس کے متعلق کچھ یہ کام بھی کر دیا۔ تو اب اُسے تنخواہ لینا جائز ہے کہ وہ اجرت تلاوت قرآن کی نہیں بلکہ اُس کے وقت کی اُجرت ہے یہی مقصود اعلیٰ حضرت ہے اور تعلیم قرآن بخوف ذہاب قرآن پر جواز اُجرت کا فتوےٰ متاخرین نے دیدیا ہے اگر یہ صورت ہو تو بھی جائز ہے اور محض تلاوت پر اُجرت کا وہی حکم ہے ۱۲

ای غیرت دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مریگا۔

عرض - کیا جس قدر ممکنات ہیں وہ تحت قدرت بایں معنے داخل ہیں کہ ان کو پیدا فرما چکا ہے۔

ارشاد - نہیں بلکہ بہت سی چیزیں وہ ہیں جو ممکن ہیں اور پیدا نہ فرمائیں مثلاً کوئی شخص ایسا پیدا کر سکتا ہے کہ سر آسمان سے لگ جائے مگر پیدا نہ فرمایا۔

عرض - حضور کیا جن و پری بھی مسلمان ہوتے ہیں۔

ارشاد - ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتی تھی ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی جب حاضر ہوئی سبب دریافت فرمایا عرض کی حضور میرے ایک عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا وہاں گئی تھی راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھکر کہا کہ تیرا تو کام نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید رب العزة تبارک وتعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخشدے۔

عرض - زید محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی سے بیعت ہوا تھوڑا عرصہ ہوا کہ ان کا وصال ہوگیا اب کسی اور کا مرید ہو سکتا ہے۔

ارشاد - تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے اور تجدید جائز بلکہ مستحب ہے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں نہ ہوا ہو اور اپنے شیخ سے بغیر انحراف کیے اس سلسلۂ عالیہ میں بیعت کرے یہ تبدیل بیعت نہیں بلکہ تجدید ہے کہ جمیع سلاسل اس سلسلۂ اعلیٰ کی طرف راجع ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد ہوا) تین قلندر نظام الحق والدین محبوب الٰہی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانا مانگا خدام کو لانے کا حکم

(حاشیہ:) جن و پری کا مشرف باسلام ہونا

(حاشیہ:) تبدیل بیعت بلا وجہ شرعی ممنوع ہے

فرمایا خادم نے جو کچھ اس وقت موجود تھا اُن کے سامنے رکھا اُن میں سے ایک نے وہ کھانا اُٹھا کر پھینکدیا اور کہا اچھا کھانا لاؤ حضرت نے اس ناشایستہ حرکت کا کچھ خیال نہ فرمایا خدام کو اس سے اچھا لانے کا حکم فرمایا خادم پہلے سے اچھا لایا انھوں نے پھر پھینکدیا اور اس سے بھی اچھا مانگا حضرت نے اور اچھے کا حکم دیا غرض انھوں نے اس بار بھی پھینکدیا اور اس سے بھی اچھا مانگا اس پر اُس قلندر کو اپنے پاس بلایا اور کان میں ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا اُس مردار بیل سے تو اچھا تھا جو تم نے راستہ میں کھایا یہ سنتے ہی قلندر کا حال متغیر ہوا راہ میں تین فاقوں کے بعد ایک مرا ہوا بیل جس میں کیڑے پڑ گئے تھے ملا تھا اُس کا گوشت کھا کر آئے تھے قلندر حضور کے قدموں پر گرا حضور نے اُس کا سر اُٹھا کر اپنے سینے سے لگالیا اور جو کچھ عطا فرمانا تھا عطا فرمادیا اُس وقت وہ وجد میں رقص کرتا اور یہ کہتا تھا کہ میرے مرشد نے مجھے نعمت عطا فرمائی حاضرین نے کہا بے وقوف جو کچھ تجھے ملا وہ حضرت کا عطا کیا ہوا ہے یہاں تک تو بالکل خالی آیا تھا کہا بے وقوف تم ہو اگر میرے مرشد نے مجھ پر نظر نہ کی ہوتی تو حضور کیوں نظر فرماتے یہ اُسی نظر کا ذریعہ ہے اس پر حضرت نے کہا یہ سچ کہتا ہے اور فرمایا بھائیو مرید ہونا اس سے سیکھو۔

ف / حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تین قلندروں کی دلچسپ حکایت ۱۲

مؤلف۔ ایک روز بعد نماز عصر مسجد سے تشریف لائے اُس وقت حاضرین میں مولنا امجد علی صاحب اعظمی بھی تھے رسالہ الفصل الفکر فی قربان البقر ان دنوں طبع ہورہا تھا اُس میں مولوی عبدالحی صاحب کے دو فتوے کہ قربانی گاؤ سے متعلق تھے اس رسالہ میں نقل کیے گئے تھے اسی رسالہ کی نسبت تذکرہ ہورہا تھا ان فتووں کا بھی ذکر آیا اس پر مولنا سے فرمایا۔

ارشاد۔ مولوی صاحب ہنود کے دھوکے میں آگئے مسلمانوں کے خلاف فتوی لکھدیا تنبیہ پر متنبہ ہوئے یہی سوال میرے پاس بھی آیا تھا بفضلہ بنگاہ اولین مکر

مکاران پہچان لیا اور گرہ بستن روز اول باید پر عمل کیا وللہ الحمد۔

عرض۔ حضور ان کے فتاوے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے اکثر اقوال متعارض ہیں اور یہ اس لیے کہ یہ اپنے فہم پر بڑا اعتماد کرتے تھے۔

ارشاد۔ ہاں اپنے فہم پر اعتماد اور وہ بھی ائمہ کرام کے مقابلہ پر۔ کہیں لکھتے ہیں۔ واستند لولا بی حنیفۃ بوجوہ والکل باطل ابوحنیفہ کے لیے کئی طرح دلیلیں لائے اور سب باطل ہیں کہیں قال ابوحنیفۃ کذا والحق کذا ابوحنیفہ نے یوں کہا اور حق یوں ہے امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہیں ھٰذا وھذا اخر لصاحب الکتاب یہاں کتاب والے کا ایک اور وہم ہے آدمی کو اپنی حالت کا لحاظ ضرور ہے نہ کہ اپنے کو بھولے یا ستائش مردم پر پھولے اپنے نفس کا علم تو ضروری ہے۔ علماء نے ابن تیمیہ کو لکھا ہے علمہ اکبر من عقلہ اُس کا علم اُس کی عقل سے بڑا ہے۔ علم نافع وہ جس کے ساتھ تفقہ ہو مولوی صاحب نے اپنی کتاب نفع المفتی والسائل ہیں جسمیں خود ہی سائل اور خود ہی مجیب ہیں سوال وجواب کو استفسار و استبشار لکھا ہے ایک سوال قائم کیا کہ جس مکان میں جانور ہو کوئی آدمی نہ ہو وہاں جماع جائز ہے یا نہیں اس کا جواب لکھا نا جائز ہے اس جواب سے لازم کہ مکان سے تمام مکھیوں کو نکالے اور چارپائیاں کھٹملوں سے صاف کرے اور یہ تکلیف مالا یطاق ہے حالانکہ فقہا تصریح فرماتے ہیں جو سمجھ بوجھتا اور دوسرے کے سامنے بیان کرسکتا ہو۔ اُس کے سامنے جماع مکروہ ہے ورنہ حرج نہیں تو جب ناسمجھ بچے کے سامنے جائز ہے حالانکہ آدمی ہے جانور کے سامنے کیوں ممانعت۔

مؤلف۔ فقہاء کرام نے یہ شرط کیوں زائد کی کہ غیر سے بیان کرسکتا ہو محض سمجھنا کافی تھا اور اس پر یہ بھی الزام آتا ہے کہ گونگے اپاہج کے سامنے جائز ہوا ور اسے کسی طرح عقل تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

ارشاد - سمجھنے کے دو معنے ہیں ایک نفس حرکات کو سمجھنا یہ بچے میں قوت بیان آنے سے پہلے ہوتا ہے اور یہ سمجھنا کہ یہ حرکات شرم وحیا ہیں ان کا اخفا ضرور ہے یہ قوت بیان آنے کے بہت بعد ہوتا ہے بیان کے لیے پہلا سمجھنا لازم ہے اگر اسی قدر ممانعت کے لیے کافی کہ خود اگرچہ اسے کوئی امر شرم وحیا نہ سمجھا مگر دوسروں سے کہہ تو سکے گا۔ بخلاف دوسرے معنے فہم کے کہ وہ مانع مستقل ہے اس میں دوسرے سے بیان کی حاجت نہیں تو جس میں دوسرے معنے کا سمجھنا ہو اس کے سامنے بدرجۂ اولےٰ مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ بیان نہ کرسکے۔

عرض - حضور آج کیا پہلی تاریخ ہے۔

ارشاد - پہلی تاریخ تھی کل چاند ہوا۔ آج دوسری شب ہے تاریخ کی ابتدا و انتہا میں چار طریقے ہیں۔ ایک طریقہ نصاریٰ کا کہ ان کے یہاں نصف شب سے نصف شب تک تاریخ کا شمار ہے۔ دوسرا ہنود کا کہ طلوع آفتاب سے طلوع آفتاب تک۔ تیسرا طریقہ فلاسفہ یونان کا ہے کہ نصف النہار سے نصف النہار تک علم ہیأت میں یہی ماخوذ ہے چوتھا طریقہ مسلمانوں کا کہ غروب آفتاب سے غروب آفتاب تک اور یہی عقل سلیم پسند کرتی ہے کہ ظلمت نور سے پہلے ہے۔

مؤلف - حاضرین میں گائے کے گوشت کھانے کا اور اس کے مضر ہونے کا ذکر آیا اس پر فرمایا۔

ارشاد - وہ قطعاً حلال اور نہایت غریب پرور گوشت اور بعض امزجہ میں گوشت بز سے نافع تر ہے بہتیرے گوشت کے شوقین اسے پسند کرتے اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اس کی قربانی کا تو خاص قرآن عظیم میں ارشاد ہے اور خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی قربانی ازواج مطہرات کی طرف سے فرمائی ہندوستان میں بالخصوص شعائر اسلام سے ہے اور اس کا

باقی رکھنا واجب۔ بعض لیڈر بننے والے کہ ہنود سے اتحاد منانے کے لیے اُس کا انسداد چاہتے ہیں بدخواہ مسلمانان ہیں مگر عجب ہے کہ کوئی ہندو اتحاد بگھارنے کو مساجد کے قریب بھی گھنٹا یا سنکھ بند کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہ اتحاد کی یک طرفہ تالی ان لیڈروں ہی کو نصیب ہے ہاں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا گوشت تناول فرمانا ثابت نہیں اور مجھے تو سخت ضرر کرتا ہے ایک صاحب نے میری دعوت کی باصرار لے گئے ان دنوں جناب سید حبیب اللہ صاحب و مشفقی جیلانی فقیر کے یہاں مقیم تھے اُن کی بھی دعوت تھی میرے ساتھ تشریف لے گئے وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ گائے کے کباب بنا رہے تھے اور حلوائی پوریاں۔ یہ ہی کھانا تھا سید صاحب نے مجھ سے فرمایا تو آپ (گائے کے گوشت کا دکے) عادی نہیں اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں بہتر کہ صاحب خانہ سے کہدیا جائے میں نے کہا کہ یہ میری عادت نہیں وہی پوریاں کباب کھائے اُسی دن مسوڑوں میں ورم ہوگیا اور اتنا بڑھا کہ حلق اور موہنھ بالکل بند ہوگیا مشکل سے تھوڑا دودھ حلق سے اُتارتا اور اُسی پہ اکتفا کرتا۔ بات بالکل نہ کرسکتا تھا یہاں تک کہ قرآت سریہ بھی میسر نہ تھی سنتو میں بھی کسی کی اقتدا کرتا اُس وقت مذہب حنفی میں عدم جواز قرأت خلف الامام کا بہ لفیس فائدہ مشاہدہ ہوا۔ جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھدیتا بخار بہت شدید تھا اور کان کے نیچے گلٹیں۔ میرے مجھلے بھائی مرحوم ایک طبیب کو لائے ان دنوں بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا اُن صاحب نے بغور دیکھکر سات آٹھ مرتبہ کہا یہ وہی ہے وہی ہے وہی ہے یعنی طاعون میں بالکل کلام نہ کرسکتا تھا اس لیے اُنھیں جواب نہ دے سکا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں نہ مجھے طاعون ہے نہ ان شاء اللہ العزیز کبھی ہوگا اس لیے کہ میں نے

طاعون زدہ کو دیکھکر بارہا دعا پڑھ لی ہے جسے حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھکر یہ دعا پڑھ لیگا اُس بلا سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ؕ جن جن امراض کے مریضوں جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھکر میں نے اسے پڑھا بحمدہ تعالیٰ آج تک اُن سب سے محفوظ ہوں اور بعونہ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہونگا۔ البتہ ایک بار اسے پڑھنے کا مجھے افسوس ہے مجھے نوعمری میں آشوب چشم اکثر ہو جاتا اور بوجہ حدت مزاج بہت تکلیف دیتا تھا ۱۹ سال کی عمر ہوگی کہ رامپور جاتے ہوئے ایک شخص کو رمد چشم میں مبتلا دیکھکر یہ دعا پڑھی جب سے اب تک آشوب چشم پھر نہ ہوا اُسی زمانہ میں صرف دو مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک آنکھ کچھ دبی معلوم ہوئی دو چار دن بعد وہ صاف ہو گئی دوسری دبی پھر وہ بھی صاف ہو گئی مگر درد۔ کھٹک۔ سرخی۔ کوئی تکلیف اصلا کسی قسم کی نہیں۔ افسوس اس لیے کہ حضور سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے کہ تین بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو۔ زکام کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ کھجلی کہ اس سے امراض جلدیہ جذام وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے۔ آشوب چشم نابینائی کو دفع کرتا ہے اس دعا کی برکت سے یہ تو جاتا رہا ایک اور مرض پیش آیا جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۰ھ میں بعض مہم تصانیف کے سبب ایک مہینہ کامل بار یک خط کی کتابیں شبانہ روز علی الاتصال دیکھنا ہوا گرمی کا موسم تھا دن کو اندر کے دالان میں کتاب دیکھتا اور لکھتا اٹھائیسواں سال تھا آنکھوں نے اندھیرے کا خیال نہ کیا ایک روز شدت گرمی کے باعث دوپہر کو لکھتے لکھتے نہایا سر پہ پانی پڑتے ہی معلوم ہوا کہ کوئی چیز دماغ سے دہنی آنکھ میں اُتر آئی بائیں آنکھ بند کرکے دہنی سے دیکھا تو وسط شئے مرئی میں ایک سیاہ حلقہ نظر آیا اُس کے نیچے شئے کا جتنا حصہ ہوا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوتا یہاں اُس زمانہ میں ایک ڈاکٹر علاج چشم میں بہت سربرآوردہ تھا

سیندرسن یا انڈرسن کچھ ایسا ہی نام تھا میرے استاذ[ف۵] جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اصرار فرمایا کہ اُسے آنکھ دکھائی جائے علاج کرنے نہ کرنے کا اختیار رہے ڈاکٹر نے اندھیرے کمرے میں صرف آنکھ پر روشنی ڈال کر آلات سے بہت دیر تک بغور دیکھا اور کہا کثرت کتاب بینی سے کچھ یبوست آگئی ہے پندرہ دن کتاب نہ دیکھو مجھ سے پندرہ گھڑی بھی کتاب نہ چھوٹ سکی حکیم سید مولوی اشفاق حسین صاحب مرحوم سہسوانی ڈپٹی کلکٹر طبابت بھی کرتے تھے اور فقیر کے مہربان تھے فرمایا مقدمہ نزول آب ہے بیس برس بعد (خدا ناکردہ) پانی اُتر آئیگا۔ میں نے التفات نہ کیا اور نزول آب والے کو دیکھکر وہی دعا پڑھ لی اور اپنے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پاک پہ مطمئن ہو گیا ۱۳۱۶ھ میں ایک حاذق طبیب کے سامنے ذکر ہوا بغور دیکھکر کہا چار برس بعد (خدا نخواستہ) پانی اُتر آئے گا۔ ان کا حساب ڈپٹی صاحب کے حساب سے بالکل موافق آیا اُنھوں نے بیس برس کہے تھے انھوں نے سولہ برس بعد چار کہے مجھے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر وہ اعتماد نہ تھا کہ طبیبوں کے کہنے سے معاذ اللہ متزلزل ہوتا الحمد للہ کہ بیس درکنار تیس برس سے زائد گزر چکے ہیں اور وہ حلقہ ذرہ بھر نہ بڑھا نہ بعونہٖ تعالیٰ بڑھے نہ میں نے کتاب بینی میں کبھی کمی کی نہ انشاء اللہ تعالیٰ کمی کروں یہ میں نے اس لیے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی معجزات ہیں جو آج تک آنکھوں دیکھے جا رہے ہیں اور قیامت تک اہل ایمان مشاہدہ کریں گے میں اگر انہیں واقعات کو بیان کروں جو ارشادات کے منافع میں نے خود اپنی ذات میں مشاہدہ کیے تو ایک دفتر ہو۔ مجھے ارشادات حدیث پر اطمینان تھا کہ مجھے طاعون کبھی نہ ہوگا آخر شب میں کرب بڑھا میرے دل نے درگاہ الٰہی میں عرض کی اللّٰھم صدق الحبیب و[ف۶] کذب الطبیب کسی نے میرے دہنے کان پر موںھ رکھکر کہا کہ مسواک اور سیاہ مرچیں

[ف۵] حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور اعلیٰ حضرت قبلہ کے استاد بھی تھے کہ حضرت قدس سرہ نے ابتدائی تعلیم مرزا صاحب سے کچھ دن حاصل کی اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے شاگرد بھی تھے کہ بعض کتب درسیہ ... وغیرہ انھوں نے حضور پرنور سے ... پڑھیں

[ف۶] اے اللہ اپنے حبیب کو سچا کر اور طبیب کو جھوٹا

لوگ باری باری سے میرے لیے جاگتے اُس وقت جو شخص جاگ رہا تھا میں نے اشارے سے اُسے بُلایا اور اُسے مسواک اور سیاہ مرچ کا اشارہ کیا وہ مسواک تو سمجھ گئے گول مرچ کس طرح سمجھیں غرض بمشکل سمجھے جب یہ دونوں چیزیں آئیں بدقت میں نے مسواک کے سہارے پر تھوڑا تھوڑا مونھ کھولا اور دانتوں میں مسواک رکھکر چھوڑی کہ دانتوں نے بند ہوکر وہاں پسی ہوی مرچیں اسی راہ سے داڑھوں تک پہنچائیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کُلی خالص خون کی آئی مگر کوئی تکلیف واذیت محسوس نہ ہوئی اس کے بعد ایک کُلی خون کی اور آئی اور بحمد اللہ تعالیٰ وہ گلٹیں جاتی رہیں مونھ کُھل گیا میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ کا وہ طاعون بفضلہ تعالےٰ دفع ہو گیا دو تین روز میں بعونہ تعالےٰ بخار بھی جاتا رہا۔

مؤلف۔ چونکہ اثنار گفتگو میں طاعون کا ذکر تھا لہذا مولوی حکیم امجد علی صاحب نے یوں عرض کیا۔

عرض۔ غالباً یہ بلائیں کفارجن ہوں۔

ارشاد۔ ہاں کفار ہیں حدیث میں ہے الطاعون وخز اعدائکم من الجن طاعون تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے ولہذا طاعون زدہ خاص شہدا میں شامل کیا جائیگا۔

(اسی سلسلہ میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ) شیخ محمد عوفی مدنی مجھ سے کہتے تھے کہ حضرت سید محمد مہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز فجر کے لیے مسجد میں تشریف لائے دیکھا کہ منبر پر ایک بچہ بیٹھا ہے سوا حضرت کے کسی نے نہ دیکھا آپ نے کچھ تعرض نہ فرمایا نماز پڑھکر تشریف لے آئے۔ پھر ظہر کے لیے آئے تو دیکھا کہ ایک جوان بیٹھا ہے نماز پڑھکر چلے آئے اور اُس سے کچھ نہ کہا پھر عصر کے لیے گئے تو وہیں منبر پر ایک بوڑھے

کو پایا اب بھی کچھ نہ پوچھا اور نماز سے فارغ ہوکر واپس آئے۔ پھر مغرب کے لیے گئے تو
ایک بیل کو وہاں دیکھا اب فرمایا تو کیا ہے کہ اتنی مختلف حالتوں میں میں نے تجھے
دیکھا ہے اُس نے کہا میں وباہوں اگر آپ اُس وقت مجھ سے کلام کرتے جب میں
بچّہ تھا تو یمن میں کوئی بچہ باقی نہ رہتا اور اگر اُس وقت دریافت فرماتے جب
جوان تھا تو یہاں کوئی جوان نہ رہتا یونہی اگر اُس وقت بات کرتے جب میں
بڈھا تھا تو اس شہر میں کوئی بوڑھا نہ رہتا اب آپ نے اس حال میں کہ مجھے بیل
دیکھا کلام فرمایا یمن میں کوئی بیل باقی نہ رہے گا یہ کہکر غائب ہوگیا یہ اللہ تعالے کی
اپنے بندوں پر رحمت تھی کہ آپ نے پہلی تین حالتوں میں اُس سے سوال نہ فرمایا۔
بیلوں میں مرگ عام ہوگئی اگر اُس وقت کوئی بیل اچھا بھی ذبح کیا جاتا تو اُس کا
گوشت ایسا خراب ہوتا کہ کوئی نہ کھا سکتا اُس میں گندھک کی بو آتی انھیں سید محمد یمنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے مادرزاد ولی تھے ایک مرتبہ جب عمر شریف
چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھی ایک
شخص سے کہا لکھ فلان فی الجنۃ یعنی فلاں شخص جنت میں ہے یونہی نام بنام بہت سے
اشخاص کو لکھوایا پھر فرمایا لکھ فلان فی النار یعنی فلاں شخص دوزخ میں ہے انھوں نے
لکھنے سے ہاتھ روک لیا آپ نے پھر فرمایا انھوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ ارشاد
کیا انھوں نے لکھنے سے انکار کر دیا اس پر آپ نے فرمایا انت فی النار تو آگ میں ہے
وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا انت
فی النار کہا یا انت فی جہنم عرض کی انت فی النار فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا میں
اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت
کی عرض کی دنیا کی آگ پسند ہے اُن کا چلکر انتقال ہوا حدیث میں آگ کے جلے
ہوئے کو بھی شہید فرمایا ہے۔

عرض ۔ حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اُس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرما دیں۔
ارشاد ۔ تاریخی نام سے کیا فائدہ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں میرے اور میرے بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے ہیں نے سب کا نام محمد رکھا یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور اُن کی ولادت ۱۲۹۲ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں ایک وقت تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسمائے حسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافق عدد نام قاری ہوں عدد نام دو چند کرکے پڑھے جاتے ہیں وہ قاری کو اسم اعظم کا فائدہ دیتے ہیں تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس ۱۳۲۹ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماء حسنیٰ ۲۶۵۸ بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی بار دونوں میں کس قدر فرق ہوا (پھر اس نام اقدس کے فضائل میں یہ چند حدیثیں ذکر فرمائیں) ایک حدیث میں ہے حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری محبت کی وجہ سے اپنے لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھے گا اللہ تعالیٰ باپ اور بیٹے دونوں کو بخشے گا ایک روایت میں ہے قیامت کے دن ملائکہ کہیں گے کہ جن کا نام محمد یا احمد ہے جنت میں چلے جاؤ ایک روایت میں ہے ملائکہ اُس گھر کی زیارت کو آتے ہیں جس میں کسی کا نام محمد یا احمد ہے ایک روایت میں ہے جس مشورے میں اس نام کا آدمی شریک ہو اُس میں برکت رکھی جاتی ہے ایک روایت میں ہے تمہارا کیا نقصان ہے کہ تمہارے گھروں میں دو یا تین محمد ہوں۔

عرض ۔ جوتا پہنکر نماز پڑھنا چاہیے یا نہیں ۔
ارشاد ۔ نہیں عالمگیری میں تصریح ہے کہ مسجد میں جوتا پہنکر جانا بے ادبی ہے۔
عرض ۔ غیر مقلدین پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے پڑھی۔

ارشاد۔ بعض احکام میں عرف و مصالح کے سبب تغیر و تبدل ہوتا ہے میں نے خاص اس بارے میں ایک رسالہ مسمےٰ بنام تاریخی جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوٰۃ بالنعال لکھا ہے اور اس کی ایک شرح کمال الاکمال کی ہے۔ (پھر فرمایا) تعظیم و توہین عرف پر مبنی ہیں ایک چیز سے ایک زمانہ میں تعظیم یا توہین ہوتی ہے دوسرے زمانہ میں نہیں یا ایک قوم میں ہوتی ہے دوسری قوم میں نہیں مثلاً مثلاً عرب میں بڑے چھوٹے سب کو صیغہ مفرد سے خطاب ہے انت قلت تو نے کہا یہ وہاں کوئی توہین نہیں اور ہمارے یہاں توہین ہے یا یورپ کا ادب یہ ہے کہ ملاقات معظم کے وقت سر ننگا کرلے اور جوتا پہنے ہو اور ہمارے یہاں یہ توہین ہے ادب اس میں ہے کہ پاؤں ننگے ہوں اور سر پر عمامہ ہو جب ہمارے یہاں یہ دربار بادشاہان مجازی کی توہین تو دربار الٰہی کہ ملک الملوک اور حقیقی شاہنشاہ سچے بادشاہ کا دربار ہے احق بالتعظیم ہے۔

عرض۔ ریل گاڑی میں بنچ پر بیٹھکر پاؤں لٹکا کر فرض یا وتر پڑھے نماز ہوئی یا نہیں بعض ایسا کرتے ہیں۔

ارشاد۔ نہیں کہ قیام فرض ہے اور جبتک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہوسکتا فرض اور وتر اور صبح کی سنتیں یوں نہ ہوسکیں گے۔

عرض۔ ریل میں ایسا موقع کم ملتا ہے کہ کھڑے ہوکر نماز ادا کی جائے۔

ارشاد۔ مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بفضلہ تعالیٰ پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھی قیام اور رکوع تو ریل میں بھی بخوبی ہوسکتا ہے ہاں بعض وقت سجدے میں وقت ہوتی ہے جبکہ قبلہ بنچ کی طرف ہو وہ یوں ہوسکتا ہے کہ سر کو خم کرکے بنچ کے نیچے کرے صرف تھوڑا سا تکلف کرنا ہوگا مگر اس قدر خم نہ کرے کہ

ف: بعض احکام میں عرف و مصالح سے تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

ف: ریل میں کس طرح نماز پڑھے

ف: قیام فرض ہے جب تک عجز نہ ہو ساقط نہیں ہوسکتا
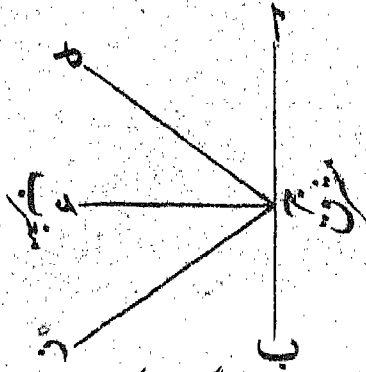
۴۵ درجے کسی جانب مائل ہو جائے
۴۵ درجے کے قریب تک اجازت
ہے ایک خط کے نصف پر دوسرا
خط عمود قائم کرو کہ دو زاویہ قائمے
بنائے گا ان دونوں قائموں کی دو
خطوں سے تنصیف کر دو یہ ۴۵ - ۴۵ درجے کے زاویہ ہونگے فرض کرو کہ خط ج د
سمت قبلہ تو شمال کو ہ د یا جنوب کو د ز تک جھکنا مفسد نماز نہیں کہ سمت قبلہ
نہ بدلے گی زیادہ میں فساد ہے۔

عرض۔ جتنی نمازیں اس طرح پڑھی ہوں ان کے اعادہ کی تو ضرورت نہ ہوگی اس لیے کہ وہ نادانستگی میں پڑھی ہیں ہاں آئندہ یوں پڑھنا فرض ہے۔

ارشاد۔ جہل عدم اعادہ کا سبب نہیں ہو سکتا جہل خود گناہ ہے۔ ہمارے علمانے احکام شرعیہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دیے اور قرآن عظیم میں ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون تمہیں نہ معلوم ہو تو جاننے والوں سے پوچھو اب نہ جاننے والے کی غلطی ہے اس نے کیوں نہ سیکھا کیوں نہ پوچھا ان نمازوں کا اعادہ ضرور ہے۔

عرض۔ پھر کس قدر کا اعادہ کیا جائے۔

ارشاد۔ اتنی کہ ظن غالب ہو جائے کہ اب باقی نہ رہی ہوگی۔

عرض۔ ایک شخص نے نماز پڑھائی مصلے کج تھا نہ انھوں نے استقبال قبلہ کیا نہ مصلّی ہی کو ٹھیک کیا نماز ہوئی یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر مصلے کا میلان قبلہ سے ۴۵ درجے کے اندر تھا تو نماز ہوگئی اور اگر زیادہ تھا تو باطل (پھر فرمایا) بریلی میں اکثر مساجد قبلہ سے ڈیڑھ ڈیڑھ درجے جانب شمال

ہٹی ہوئی ہیں اور بمبئی کی مساجد ۲۰ درجے جانب جنوب اگر شرع مطہر اس کی اجازت نہ دیتی تو لاکھوں نمازیں باطل ہوتیں (پھر فرمایا) انسان کی پیشانی کی قوسی شکل ہونے میں یہ بھی مصلحت ہے تاکہ یہ آسانی رہے کہ اگر قبلہ سے ۴۵ درجہ تک انحراف بھی ہوگا تو بھی پیشانی کے کسی جز سے محاذات ہوجائے گی اگر پیشانی مستوی ہوتی تو یہ بات حاصل نہ ہوتی (انحراف مساجد کی وجہ بیان فرمائی) لوگوں نے یہ سمجھا کہ مغرب کی طرف مونھ کرکے اس طرح کھڑے ہوں کہ قطب داہنے شانے پر ہو تو جہت محاذی وجہ ہو وہی سمت قبلہ ہے حالانکہ یہ تحقیق نہیں البتہ ہندوستان میں تقریباً کے لیے کافی ہے۔

انسان کی پیشانی کی قوسی شکل ہونے میں ایک مصلحت

عرض۔ عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک (جس میں سر کے بالوں یا کان کا کوئی حصہ داخل نہیں نہ ٹھوڑی کے نیچے کا) یہ تو بالاتفاق نماز میں چھپانا فرض ہیں اور گٹوں تک دونوں ہاتھ ٹخنوں تک دونوں پاؤں ان میں اختلاف روایات ہے ان کے سوا اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصداً کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد بقدر ادائے رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔

مؤلف۔ ایک صاحب جن کا میلان قدرے وہابیت کی طرف تھا انھوں نے علم غیب نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی نسبت سوال کیا تو فرمایا۔

ارشاد۔ کیا آپ مطلق علم غیب کو پوچھتے ہیں یا علم ما کان و ما یکون جیسا سوال ہو اس کے موافق جواب دیا جائے۔

عرض - میں حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے افضل و اعلےٰ جانتا ہوں اور حضور کو روشن ضمیر مانتا ہوں مگر یہ کہ وہ دلوں کی بات جانتے ہیں یہ نہیں مانتا -

ارشاد - روشن ضمیر ہونے کے تو یہی معنے ہیں کہ دلوں کی حالتیں جانیں (پھر اس کے ثبوت کی طرف توجہ فرمائی) قرآن عظیم فرماتا ہے وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء - اے عام لوگو اللہ اس لیے نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع فرما دے ہاں اپنے رسولوں سے چُن لیتا ہے جسے چاہے اور فرماتا ہے عٰلم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو - صرف اظہار ہی نہیں بلکہ رسولوں کو علم غیب پر مسلط فرما دیا (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ) علمائے اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ جو فضائل اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو عنایت فرمائے گئے وہ سب باکمل وجوہ اور اُن سے بدرجہا زائد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے اور اہل باطن کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کچھ فضائل اور انبیا صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علی سیدہم وعلیہم کو ملے وہ سب حضور کے دیے سے اور حضور کے طفیل ہیں - اصحاب صحیح بخاری و مسلم نے روایت کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی - میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے - اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی بابت فرماتا ہے وکذٰلک نری ابرٰھیم ملکوت السمٰوٰت والارض یعنی ایسا ہی ہم ابراہیم کو آسمان و زمین کی ساری سلطنت دکھاتے ہیں اور لفظ نری استمرار و تجدد پر دال ہے جس کا یہ مطلب کہ وہ دکھانا ایک بار کے لیے نہ تھا بلکہ مستمر ہے تو یہ صفت حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں اکمل طور پر ثابت - حضور کے دیے سے اور حضور کے طفیل ہیں

حضور کے جد اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علی ابیہ و بارک وسلم کو یہ فضیلت ملی اسکا انکار
نہ کریگا مگر کور باطن اعاذنا اللہ تعالیٰ من ھذہ العقیدۃ الباطلۃ۔ اور لفظ کذلک
تشبیہ کے واسطے ہے جسے ہر معمولی عربی داں جانتا ہے اور تشبیہ کے لیے مشبہ اور
مشبہ بہ ضرور ہے مشبہ تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ
والسلام باقی رہا مشبہ بہ وہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اے حبیب
لبیب جیسے ہم آپکو آسمانوں اور زمینوں کی سلطنتیں دکھا رہے ہیں یو ہیں آپکے طفیل میں
آپکے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو بھی ان کا معائنہ کرا رہے ہیں اور قرآن کریم
میں ارشاد فرماتا ہے وما ھو علی الغیب بضنین یعنی میرا محبوب غیب پر بخیل نہیں جس
میں استعداد پاتے ہیں اُسے بتاتے بھی ہیں اور ظاہر کہ بخیل وہ کہ جس کے پاس مال
ہو اور صرف نہ کرے وہ کہ جس کے پاس مال ہی نہیں کیا بخیل کہا جائے گا اور
یہاں بخیل کی نفی کی گئی تو جبتک کوئی چیز صرف کی نہو کیا مفاد ہوا لہذا معلوم
ہوا کہ حضور غیب پر مطلع ہیں اور اپنے غلاموں کو اس پر اطلاع بخشتے ہیں اور
فرماتا ہے نزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء ہم نے تم پر یہ کتاب ہر شے کا روشن
بیان کر دینے کے لیے اُتاری تبیانا ارشاد فرمایا بیانا نہ فرمایا کہ معلوم ہو جائے کہ اس
میں بیان اشیاء اس طرح پر ہے کہ اصلا خفا نہیں اور حدیث میں ہے جسے امام
ترمذی وغیرہ نے دس صحابہ سے روایت کیا کہ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم
صبح کو نماز فجر کے لیے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور کی تشریف آوری میں دیر ہوئی
حتی کدنا ان نتراءی الشمس یعنی قریب تھا کہ آفتاب طلوع کر آئے اتنے میں حضور
تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھائی پھر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو کیوں
دیر ہوئی سب نے عرض کی اللہ ورسولہ اعلم اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔
ارشاد فرمایا اتانی ربی فی احسن صورۃ میرا رب سب سے اچھی تجلی میں میرے پاس

تشریف لایا یعنی میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا اس نماز میں عبد درگاہ معبود میں حاضر ہوتا ہے اور وہاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی قال یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلٰی اُس نے فرمایا اے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ فرشتے کس بات میں مخاصمہ اور مباہات کرتے ہیں فقلت لا ادری میں نے عرض کی کہ میں بے تیرے بتائے کیا جانوں۔ فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردا انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت تو رب العزۃ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور اُس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میرے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا کہ کسی وہابی صاحب کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ کل شئے سے مراد ہر شئے متعلق بشرایع ہے بلکہ ایک روایت میں فرمایا ما فی السماء والارض میں نے جان لیا کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور دوسری روایت میں فرمایا فعلمت ما بین المشرق والمغرب اور میں نے جان لیا جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے یہ تینوں روایتیں صحیح ہیں تو تینوں لفظ ارشاد اقدس سے ثابت ہیں یعنی میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور روشن ہونے کے ساتھ پہچان لینا اس لیے فرمایا کہ کبھی شئے معروف ہوتی ہے پیش نظر نہیں اور کبھی شئے پیش نظر ہوتی ہے اور معروف نہیں جیسے ہزار آدمیوں کی مجلس کو چھت پر سے دیکھو وہ سب تمہارے پیش نظر ہونگے مگر اُن میں بہت کو پہچانتے نہ ہوگے اس لیے ارشاد فرمایا کہ تمام اشیائے عالم ہمارے پیش نظر بھی ہوگئیں اور ہم نے پہچان بھی لیں کہ اُن میں نہ کوئی ہماری نگاہ سے باہر رہی نہ علم سے خارج والحمد للہ رب العلمین مسلمان دیکھیں نصوص میں بلا ضرورت تاویل وتخصیص باطل ونامسموع ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو ہم نے تم پر یہ کتاب اُتاری نبی صلے اللہ تعالے

علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی تو بلاشبہ یہ رویت و معرفت جمیع مکنونات قلم و مکتوبات لوح کو شامل ہے جس میں ماکان وما یکون من الیوم الاول الی یوم الآخر و جملہ ضمائر و خواطر سب کچھ داخل و لہٰذا طبرانی و نعیم بن حماد استناذ امام بخاری وغیرہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ بیشک اللہ نے میرے سامنے دنیا اُٹھا لی ہے تو میں اُسے اور اُس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو اور حضور کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا ایک بزرگ فرماتے ہیں وہ مرد نہیں جو تمام دُنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے انھوں نے سچ فرمایا اپنے مرتبہ کا اظہار کیا اُن کے بعد حضرت شیخ بہاء الملۃ والدین نقشبند قدس سرہ نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کی مثل نہ دیکھے اور وہ جو نسب میں حضور کے صاحبزادے اور نسبت میں حضور کے ایک اعلیٰ جاہ کفش بردار ہیں یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

نظرت الی بلاد اللہ جمعاً ✤ کخردلۃ علی حکم اتصال

یعنی میں نے اللہ کے تمام شہروں کو مثل رائی کے دانے کے ملاحظہ کیا اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ علی الاتصال یہی حکم ہے اور فرماتے ہیں ان بؤبؤۃ عینی فی اللوح المحفوظ میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں لگی ہے لوح محفوظ کیا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل صغیر وکبیر مستطر ہر بڑی چھوٹی چیز لکھی ہوئی ہے اور فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ ہم نے کتاب میں کوئی شئے اُٹھا نہ رکھی اور فرماتا ہے ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین کوئی تر و خشک ایسا

حاشیہ: اولیاء اللہ کے علوم

حاشیہ: لوح محفوظ کی حقیقت

نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو توجب لوح محفوظ کی یہ حالت کہ اُس میں تمام کائنات روز
اول سے روز آخر تک محفوظ ہیں توجس کو اُس کا علم ہو بیشک اُسے ساری
کائنات کا علم ہوگا۔

عرض۔ ظہر کا وقت کب تک رہتا ہے۔

ارشاد۔ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں دو مثل تک رہتا ہے اور یہ ہی قول
اصح ہے۔

عرض۔ اگر ایک مثل کے اندر ظہر پڑھی جائے اور بعد دو مثل عصر تو بہتر ہوگا کہ سب
اقوال علما جمع ہو جائیں گے۔

ارشاد۔ ہاں اچھا ہے امام و صاحبین کے قول جمع ہو جائیں گے تمام اقوال علمار کا
جمع کرنا ناممکن ہے کہ اصطخری شافعیہ سے اس امر کے قائل ہیں کہ بعد مثلین کسی نماز
کا وقت ہی نہیں۔

مولوی امجد علی صاحب۔ ظہر میں تاخیر گرمی کے زمانہ میں مستحب ہے اس قدر کہ
شدت حر جاتی رہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ابردوا بالظھر فان
شدۃ الحر من فیح جھنم۔

ارشاد۔ ہاں ایک مثل تک تو ہرگز شدت حر میں کمی نہیں یہ اعلیٰ درجہ کی حدیث
صحیح امام کی اعلیٰ دلیل ہے اور اسے واضح تر کر دیا بخاری کی حدیث ابوذر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہ ایک منزل میں تشریف فرما تھے مؤذن اذان کہہ کر حاضر بارگاہ ہوئے
فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو پھر دیر کے بعد حاضر ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو پھر
دیر کے بعد حاضر ہوئے فرمایا ابرد وقت ٹھنڈا کرو حتی ساوی الظل التلول یہاں تک کہ
ٹیلوں کے سائے اُن کے برابر ہو گئے اُس وقت نماز ادا فرمائی۔ خود ائمہ شافعیہ تصریح
فرماتے ہیں کہ ٹیلوں کا سایہ شروع اُس وقت ہوتا ہے جب اکثر وقت ظہر نکل جاتا ہے

اُن کے برابر کس وقت ہوگا یقیناً جبکہ مثل اول دیر کا نکل چکا ہو قائلان مثل اول کے پاس اس حدیث صحیح سے اصلا کوئی جواب نہیں غیر مقلدوں کے پیشوا نذیر حسین دہلوی نے معیار الحق میں جو حرکت مذبوحی اور حدیث سے مسخر گی کی ہے اس کا رد میری کتاب حاجز البحرین میں دیکھیے۔

عرض۔ اگر قبل دو مثل کے عصر کی نماز پڑھ لی جائے تو ہو جائے گی۔

ارشاد۔ ہاں صاحبین کے نزدیک ہو جائے گی۔

عرض۔ کیا اعادہ واجب نہ ہوگا۔

ارشاد۔ فرض نہ ہوگا کہ اُس قول پر بھی فتوے دیا گیا ہے اگرچہ صحیح و معتمد قول امام ہے۔

عرض۔ تو کیا تمام مسائل اختلافیہ کا یہ ہی حکم ہے۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ جس میں اختلاف فتویٰ ہے اُس کا یہ ہی حکم ہے کہ جس قول پر عمل کیا جائیگا ہو جائیگا اور چونکہ اس میں علماء دونوں طرف گئے ہیں اور دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے لہذا جس پر عمل کیا جائے ہو جائیگا مگر جو معتقد ترجیح قول امام ہے اُسے احتراز چاہیے حرمین طیبین میں اب کچھ برسوں سے حنفی مصلے پر نماز عصر مثل ثانی میں ہونے لگی ہے صبح کے سوا سب نمازیں پہلے مصلائے حنفی پر ہوتیں شافعیہ نے شکایت کی کہ ہمارے لیے وقت عصر ہمارے مذہب کی رو سے تنگ ہو جاتا ہے اس پر تو یہ ہوا نہیں کہ نماز عصر مثل صبح مؤخر کر دی جائے رکھی مقدم اور مثل دوم میں کر دی اس بار کی حاضری میں یہ نئی بات دیکھی ہیں اور مکہ کے جلیل علماء حنفیہ مثل مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ و مولانا سید اسمٰعیل محافظ کتب حرم اس جماعت میں شریک ہوتے تو نفل کی نیت سے پھر حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے جس میں وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر مجبور فرماتے۔

عرض۔ جمعہ اگر عین زوال کے وقت پڑھا جائے تو ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ نہیں کتب فقہ بحر وغیرہ میں تصریح فرمائی کہ جمعہ مثل ظہر ہے۔

عرض۔ زوال کے وقت نماز کی کراہت اس بنا پر ہے کہ جہنم روشن کیا جاتا ہے اور یہ حدیث میں ہے دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن جہنم بھڑکایا نہیں جاتا لہذا چاہیے کہ زوال کے وقت مکروہ نہ ہو کہ مانع موجود نہیں۔

ارشاد۔ یہ اُس وقت نوافل کی کراہت میں جاری ہوسکتا ہے فرائض کے تو اول وآخر وقت مقرر ہیں اول سے پہلے باطل ہیں اور آخر کے بعد قضا مثلاً نماز صبح کا وقت طلوع فجر ہے اُس سے پہلے شروع کی تو نماز قطعاً نہ ہوگی نہ یہ کہ اُسے جائز کہیں کہ وہ وقت کراہت نماز کا نہیں یونہی جمعہ کے دن جہنم نہ سُلگائے جانے سے اگر ثابت ہوا تو اتنا کہ وہ اوقات کراہت سے نہ رہا نہ یہ کہ جمعہ جس کا آغاز وقت بعد زوال ہے پیش از وقت جائز ہو جائے ہاں دربارہ نوافل اسی حدیث کی بنا پر امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے روز جمعہ وقت زوال کراہت نہ مانی اشباہ میں اسے صحیح و معتمد رکھا مگر یہ حاوی قدسی سے ہے میرا تجربہ ہے کہ صاحب حاوی یوسفی المذہب ہیں ہر جگہ قول امام ابو یوسف کو بہ ناخذ کہتے ہیں ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب جس پر تمام متون وشروح ہیں اطلاق منع ہے اور یہی صحیح و معتمد ہے۔

مؤلف۔ آج حضرت مولنا وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمۃ (جن کو اعلیٰحضرت مدظلہ الاقدس نے الاسد الاسد الاشد سے مخاطب فرمایا تھا) اور جناب مولنا مولوی حمد اللہ صاحب پشاوری بھی دولت کدہ اقدس پر مہمان ہیں دوپہر کا وقت ہے یہ حضرات اور حضرت قبلہ دامت برکاتہم کھانا ملاحظہ فرما رہے ہیں مولنا مولوی حکیم امجد علی صاحب بھی حاضر اور شریک طعام ہیں بریلی کے پانی

کے پانی کی نفاست کا ذکر ہوا اس پر ارشاد ہوا کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس سے قرآن عظیم میں جا بجا بندوں پر منت رکھی اور ایک جگہ خاص اس پر شکر کی ہدایت فرمائی اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ کیا تم نے دیکھا یہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادلوں سے اتارا یا ہم ہیں اتارنے والے (بلکہ تو ہی اے رب ہمارے) ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری کر دیں پھر کیوں نہیں شکر کرتے (تیرے وجہ کریم کے لیے ہمیشہ حمد ہے اے رب ہمارے) حضور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کبھی کھانے پینے پہننے کی کوئی چیز کسی سے طلب نہ فرمائی مگر ٹھنڈا پانی دو بار طلب فرمایا ایک بار فرمایش فرمائی رات کا باسی لاؤ۔ میں نے مدینہ طیبہ سے بہتر پانی کہیں نہ پایا خدام کرام حاضرین بارگاہ کے لیے زور قوں میں پانی بھر کر رکھتے ہیں گرمی کے موسم میں اس شہر کریم کی ٹھنڈی نسیمیں اتنا سرد کر دیتی ہیں کہ بالکل برف معلوم ہوتا ہے عمدہ پانی کی تین صفتیں ہیں اور وہ تینوں اس میں اعلیٰ درجہ پر ہیں ایک صفت یہ کہ ہلکا ہو اور وہ پانی اس قدر ہلکا ہے کہ پیتے وقت حلق میں اس کی ٹھنڈک تو محسوس ہوتی ہے اور کچھ نہیں اگر خنکی نہ ہو تو اس کا اترنا بالکل معلوم نہ ہو دوسری صفت شیرینی وہ پانی اعلیٰ درجہ کا شیریں ہے ایسا شیریں میں نے کہیں نہ پایا تیسری خنکی یہ بھی اس میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ میری عادت ہے کہ کھانا کھاتے میں پانی پیتا ہوں کھانا مکان پر کھایا جائے اور وہ جانفزا پانی مسجد کریم میں لہذا کھانا کھاتے میں پانی نہ پیتا کھانے کے بعد مسجد کریم میں بہ نیت اعتکاف حاضر ہوتا اور اس عطیہ سرکاری سے دل وجان سیراب کرتا اعتکاف تو ہر مسجد کی حاضری میں ہمیشہ ہوتا ہی ہے پانی کے لیے اعتکاف نہ ہوتا تھا بلکہ اس کی منفعت یہ ہے۔ غیر معتکف کو مسجد میں کھانا پینا جائز نہیں۔

غیر معتکف کو مسجد میں کھانا پینا جائز نہیں

عرض۔ کھانے پینے کے لیے اعتکاف جائز ہے۔

ارشاد۔ اعتکاف صرف ذکر الٰہی کے لیے کیا جائے بالتبع اس کے منافع اور ہو سکتے ہیں مثلاً روزے کے بارے میں حدیث ہے صُومُوا تَصِحُّوا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ روزہ تندرستی کی نیت سے رکھا جائے بلکہ روزہ اللہ تعالےٰ کے لیے ہوگا اور تندرستی کی منفعت بھی اُس سے تبعاً حاصل ہوگی پھر اُسی حدیث میں فرمایا حُجُّوا تَسْتَغْنُوا حج کرو غنی ہو جاؤ گے تو یہ نہیں کہ حج مال کی نیت سے کیا جائے بلکہ حج اللہ تعالےٰ کے لیے ہوگا اور یہ نفع بھی ضمناً ملیگا تو جس طرح یہ دونوں اللہ ہی کے لیے ہیں اور صحت وغنا ان کے ضمنی منافع اسی طرح اعتکاف اللہ تعالےٰ کے لیے ہوگا اور کھانے پینے کا جواز نفع بالتبع فتاوےٰ عالمگیری وغیرہا میں ہے اگر مسجد میں سونا چاہے اعتکاف کی نیت کرلے کچھ دیر ذکر الٰہی میں مشغول رہے پھر جو چاہے کرے۔

مؤلف کھانے کے بعد ڈاک نکالنے کا حکم فرمایا ڈاک نکالی گئی مولٰنا مولوی حکیم محمد امجد علی صاحب نے خطوط سُنانا شروع کیے جواب فرمانے جاتے مولٰنا لکھتے جاتے اُن میں ایک خط حضرت سیدنا نور عالم میاں صاحب صاحبزادہ سرکار خورد مارہرہ مطہرہ کا تھا اُنھوں نے تحریر فرمایا تھا کہ ایک مسئلہ حل طلب ہے شرم اس بات کی ہے کہ کوئی دینی مسئلہ جس میں مجھے ثواب ملتا اور آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہوتا میں دریافت کرتا سو یہ دینی مسئلہ نہیں دوسرے کوئی سوال آپ کے شایان شان ہوتا تو بھی مجھکو پس وپیش نہ تھا جو بات دریافت کرتا ہوں وہ بھی آپ کے مرتبہ علیا سے بہت دون دادون ہے بہر حال آپ ہی ایسے ہیں کہ ہر فن کے اکمل ومکمل آپ سے فیضیاب ہو سکتے ہیں لہذا بوجہ اعتقاد واُمید ووثوق سوال کا مطلع کہ اس وقت زیر بحث اعزا ہے اور مجھ سے دریافت کیا گیا ہے پیش کرتا

ہوں ؎

ہوا جب کفر ثابت ہی یہ تمغائے مسلمانی ٭ نہ ٹوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی

کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ ہر چند اس ناچیز سوال میں آپ کے ہمایوں ساعات کو تلف کرنا بہت گستاخی ہے مگر کیا کریں آپ ہی ایسے ہیں جو ان مشکلات کو بھی حل فرمائیں میں تو آپ کو ہر فن میں امام اور علامۃ العلماء خیال کرتا ہوں خدا وند تعالیٰ آپ کے وجود مسعود باجود کو زندہ سلامت وباخیریت رکھے اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ[۱] اس شعر کی شرح مختصر اور تھوڑی ترکیب عبارت اور خلاصہ اور نتیجہ مطلب خیر بذریعہ کسی طالب علم صاحب کے افادہ فرمایا جائے ہم لوگ آپ ہی کے ارشاد و حل مطلب پر نظر کر رہے ہیں ایک علی حزین کا مطلع توحیدیہ جس کو بڑے بڑے ذہین و سخن سنج نہ حل کر سکیں گے پہلے آپ نے آن کی آن میں حل فرما دیا تھا یہ تو اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتا ہے بہر حال متوقع ہوں کہ جواب سے مسرور و مفتخر فرمائیے فقط

مولٰنا امجد علی صاحب ۔ حضور اس کا کیا مطلب ہے؟

ارشاد ۔ بہت آسان اور ظاہر ہے اچھا اس کا جواب لکھیے اور اسی ڈاک سے روانہ فرما دیجیے ۔

مؤلف ۔ پھر حضرت قبلہ مدظلہ الاقدس نے یہ جواب لکھوا کر روانہ فرما دیا ۔

بشرف ملاحظہ حضرت والا دامت برکاتہم ۔ ظاہر مطلب شعر جہاں تک شاعر نے مراد لیا ہوگا صرف اتنی مناسبت دیکھ لینا ہے کہ دانہ سلیمانی ہیں جس کی تسبیح عباد و زہاد رکھتے ہیں بشکل زنار موجود ہے اور اس کا رکھنا تمغائے فقر قرار پایا ہے شاعر کہ مذہباً سنی نہ تھا اور بدگمانی تمغائے شعراء ہے غالباً اس سے زائد کچھ نہ سمجھا ہوگا

[۱] وہ ہر شئے پر قادر اور قبول فرمانا اس کی شان ہے ۱۲

ایک شعر کا مطلب

اور یہ ایک بیہودہ معنے تھے مگر اتفاقاً اُس کے قلم سے ایک لفظ ایسا نکل گیا جس نے اس شعر کو با معنی و پُر مغز کر دیا وہ کیا یعنی لفظ ثابت زنار کہ کفار باندھتے ہیں زنار زائل ہے کہ ایک جھٹکے میں ٹوٹ سکتا ہے اور دانہ سلیمانی میں اُس کی تصویر ثابت ہے کہ جبتک دانہ رہے گا قائم رہے گی یوہیں کفر دو قسم ہے ایک کفر زائل جو کفر کفار ہے اور جس کی سزا خلود فی النار ہے ہر کافر موت کے بعد اُس سے باز آتا ہے قال تعالٰی [1] وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۙ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۙ دوسرا کفر ثابت جو ابد الآباد تک قائم رہیگا جسے علمائے دین نے جزء ایمان فرمایا ہے وہ ہے جسے قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے [2] فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنی قوم سے فرمایا انا برءؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم ہم بیزار ہیں تم سے اور اللہ کے سوا تمھارے معبودوں سے ہم تم سے کفر و انکار رکھتے ہیں صحیح حدیث میں ہے جب مینھ برستا ہے اور مسلمان کہتا ہے ہمیں اللہ کے فضل و رحمت سے مینھ ملا اللہ عزوجل اُسے فرماتا ہے مؤمن بی وکافر بالکوکب مجھپر ایمان رکھتا ہے اور نچھتر سے کفر و انکار۔ الحمد للہ طاغوت و شیطان و بت و جملہ معبودان باطل کے ساتھ مسلمانوں کا یہ کفر و انکار ابد الآباد تک قائم رہیگا بخلاف کفر کفار کے اللہ و رسول سے اُن کا کفر قیامت بلکہ بر نزع بلکہ سینے پر

مسئلہ کفر دو قسم ہے۔ کفر ثابت۔ و زائل۔ اول کفر بمعبودان جو جزو ایمان ہے اور دوسرا کفر کفار جس کی سزا خلود فی النار ہے

---

[1] انھوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرائے کہ اُن سے ان کی عزت ہو۔ ہرگز نہیں۔ عنقریب ان کی عبادت سے کفر کریں گے اور ان کے مخالف ہونگے ۱۲ منہ

[2] جو شیطان کے ساتھ کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اُس نے بیشک بڑی مضبوط گرہ تھام لی جو کبھی نہ کھُلے گی اور اللہ سُنتا جانتا ہے ۱۲

دم آنے ہی جس وقت ملکہ عذاب کو دیکھیں گے زائل ہو جائیگا مگر کیا فائدہ الآن[1] وعصیت قبل اب معنے واضح ہو گئے کہ جو کفر ثابت ہے وہ تمنائے مسلمان بلکہ جزو ایمان ہے بخلاف کفر زائل والعیاذ باللہ تعالیٰ - اسی وقت صحیفہ شریفہ ملا نوری جواب حاضر ہے -

مؤلف - اس وقت وہ حافظ صاحب حاضر ہیں جنھوں نے اُس وہابی خیال شخص کو پیش کیا تھا جس نے علم[2] غیب میں کچھ دریافت کیا تھا -

عرض - حضور وہ شخص جب یہاں سے گیا تو راستہ ہی میں کہنے لگا کہ اعلیحضرت مدظلہم کی باتیں میرے دل نے قبول کیں اور اب میں انشاء اللہ تعالےٰ اُن کا مُرید ہونگا -

ارشاد - دیکھو نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے اگر اُس شخص سے سختی برتی جاتی تو ہرگز یہ بات نہ ہوتی جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں اُن سے نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں یہ جو وہابیہ میں بڑے بڑے ہیں ان سے بھی ابتداً بہت نرمی کی گئی مگر چونکہ ان کے دلوں میں وہابیت راسخ ہو گئی تھی اور مصداق ثم لا یعودون حق نہ مانا اُس وقت سختی کی گئی کہ رب عزوجل فرماتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ اے نبی جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور اُن پر سختی کرو اور مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے ولیجدوا فیکم غلظۃ لازم ہے کہ وہ تم میں درشتی پائیں ایک شخص خدمت اقدس حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول میرے لیے زنا حلال فرما دیجیے صحابہ کرام نے انھیں قتل کرنا چاہا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

[1] کیا اب حالانکہ پہلے تو نافرمان رہا ۱۲ [2] جس کا سوال صفحہ ۲۰ میں گزر چکا ۱۲

یہ گستاخی کے الفاظ کہے حضور نے منع فرمایا اور اُن سے فرمایا قریب آؤ وہ قریب حاضر ہوئے اور قریب فرمایا یہاں تک کہ اُن کے زانو زانوئے اقدس سے مل گئے اُس وقت ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی شخص تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ۔ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ۔ فرمایا کہ جس سے تو زنا کریگا آخر وہ بھی کسی کی ماں یا بیٹی یا بہن یا پھوپی یا خالہ ہوگی یعنی جو بات اپنے لیے نہیں پسند کرتا دوسرے کے لیے کیوں پسند کرتا ہے دست اقدس اُن کے سینہ پر مار کر دعا فرمائی کہ الٰہی زنا کی محبت اس کے دل سے نکال دے وہ صاحب کہتے ہیں جب میں حاضر ہوا تھا تو زنا سے زیادہ محبوب میرے نزدیک کوئی چیز نہ تھی اور اب اس سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں اس کے بعد حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بھاگ گیا لوگ اُسے پکڑنے کو اُس کے پیچھے دوڑتے ہیں جتنا دوڑتے ہیں وہ زیادہ بھاگتا ہے۔ اُس کے مالک نے کہا کہ تم لوگ ٹھہر جاؤ اس کی راہ میں جانتا ہوں سبز گھاس کا ایک مُٹھا لے کر چُمکارتا ہوا اونٹ کے قریب آگیا اور اُسے پکڑ لیا اور بٹھا کر اُس پر سوار ہو لیا فرمایا اُس وقت اگر تم اُسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا۔

عرض۔ حضور میرے کچھ روپے ایک شخص پر ہیں وہ نہیں دیتے۔

ارشاد۔ اس زمانے میں قرض دینا اور یہ خیال کرنا کہ وصول ہو جائے گا ایک مشکل خیال ہے میرے پندرہ سو روپے لوگوں پر قرض ہیں جب قرض دیا یہ خیال کر لیا کہ دیدیے تو خیر ورنہ طلب نہ کرونگا۔ جن صاحبوں نے قرض لیا دینے کا نام نہ لیا (پھر خود ہی فرمایا) جب یوں قرض دیتا ہوں تو ہبہ کیوں نہیں کر دیتا اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا جب کسی کا دوسرے پر

دین ہو اور اُس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اُسی قدر روپیہ کی خیرات کا ثواب ملتا ہے جتنا دین ہے۔ اس ثواب عظیم کے لیے میں نے قرض دیئے ہیں نہ کیسے کہ پندرہ سو روپے روز میں کہاں سے خیرات کرتا۔

عرض۔ حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کریگا سُنا گیا ہے کہ اپنے اعزا سے دس شخصوں کی۔

ارشاد۔ ہاں اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائیگا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی حاجی ستر کی اور علما بے گنتی لوگوں کی شفاعت کرینگے حتی کہ علما کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا اُن کی شفاعت کرینگے۔ کوئی کہے گا میں نے وضو کے لیے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا لوگوں کا حساب ہوتا جائیگا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے علما کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے عرض کرینگے الٰہی لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں فرمایا جائے گا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں ہر سُنی عالم سے فرمایا جائیگا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے ستاروں کی برابر ہوں۔

عرض۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے۔

ارشاد۔ حضور کے علم ذات دو ہیں کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے اسمار صفات بے گنتی ہیں علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانچسو جمع فرمائے۔ سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کیے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسمار ہر طبقہ میں مختلف ہیں اور پھر ہر جنس میں جداگانہ ہیں دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور

۱۔ قیامت میں کون کون دوسروں کی شفاعت کریں گے

۲۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کتنے ہیں

عرض۔ یہ کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتی ہے۔

ارشاد۔ ہاں۔

عرض۔ ہر طبقہ اور ہر جنس میں جُدا جُدا نام ہونا اس لیے کہ ہر جگہ حضور کی ایک خاص تجلی ہے جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے اُسی کے مناسب نام بھی ہو۔

ارشاد۔ یہ بھی ہے (اس کے بعد بیان فرمایا) انجیل شریف کی بہت سی آیات ہیں جو حضور کے اوصاف بیان کر رہی ہیں اگرچہ نصاریٰ نے بہت تحریف کی ہے اور اپنی چلتی وہ کُل آیتیں جو حضور کے اوصاف میں تھیں نکال ڈالیں مگر جس امر کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہے اُس کو کون ناقص کر سکتا ہے بہت سی آیتیں اب بھی ہیں مگر اُنھیں سوجھتی نہیں علیٰ ہذا القیاس توراۃ و زبور میں۔

مؤلف۔ ایک صاحب شاہجہانپور سے حاضرِ خدمت ہوئے اُنھوں نے عرض کی میں نے سُنا ہو اور بعض دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی دیکھا ہے کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کو جناب اللہ تعالیٰ کے علم کریم کی برابر فرماتے ہیں مگر چونکہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں نے چاہا کہ حضور کا شرف ملاقات حاصل کر کے اسے عرض کروں اور جو کچھ حضرت کا اس بارے میں خیال ہو دریافت کروں۔

ارشاد۔ اس کا فیصلہ قرآن عظیم نے فرما دیا فنجعل لعنۃ اللہ علی الکٰذبین جو میرے عقائد ہیں وہ میری کتابوں میں لکھے ہیں وہ کتابیں چھپکر شائع ہو چکی ہیں کہیں اس کا کچھ نام و نشان ہو تو کوئی دکھا دے۔ ہم اہلسنت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب[1] عنایت فرمایا رب عزوجل فرماتا

---

[1] قرآن کریم کی بکثرت آیات کریمہ مثل وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما ٥ اور بہت احادیث شریفہ مثلاً فتجلی لی کل شی وعرفت اور کثیر اقوال ائمہ سے آفتاب نصف النہار کی طرح (بقیہ بصفحہ آیندہ)

ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ؕ یہ نبی غیب کے بتانے میں بخیل نہیں تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے یعنی حضور کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بھی تعلیم فرماتے ہیں اور وہابیہ دیوبندیوں کا یہ خیال ہے کہ کسی غیب کا علم حضور کو نہیں اپنے خاتمہ[۱] کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں بلکہ حضور کے لیے علم غیب کا ماننا شرک ہے اور شیطان کی وسعت علم نص سے ثابت ہے اور اللہ کے دیے سے بھی حضور کو علم غیب حاصل نہیں ہوسکتا۔ برابری تو درکنار ہیں نے اپنی کتابوں میں تصریح کردی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم الٰہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہوسکتی جو ایک قطرہ کے کروڑویں حصہ کو کروڑ سمندر سے ہے کہ یہ نسبت متناہی کی متناہی کے ساتھ ہے اور وہ غیر متناہی متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہوسکتی ہے۔

عرض - صدقہ کا جانور بلا ذبح کیے کسی مصرف صدقہ کو دیدیا جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد - اگر صدقہ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا۔ مگر اس حالت میں کہ ذبح کے لیے وقت معین تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۹) روشن ہے کہ حضور کو علم غیب عنایت ہوا تفصیل کے لیے خالص[۵] الاعتقاد و انباء المصطفیٰ الدولۃ المکیہ مالئ الجیب وغیرہا رسائل شریفہ امام اہلسنت مجدد المأۃ الحاضرہ دامت برکاتہم نیز و قعات السنان و ادخال السنان و قصیدہ مبارکہ الاستمداد علی اجیال الارتداد ملاحظہ ہوں ۱۲ مؤلف غفرلہ

[۱] حضور کو معاذ اللہ اپنے خاتمہ کا بھی علم نہیں اور دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں اور حضور کے لیے غیب ماننا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اور شیطان کا علم وسیع ہے اپنے خاتمہ کا علم نہ ہونا دہلی کے ایک وہابی نے کہا تھا باقی سب کفریات براہین قاطعہ میں ہیں۔ مؤلف غفرلہ

صدقہ کا جانور بلا ذبح فقیر کو دیدینا

[۵] یہ تمام کتب و رسائل حسنی پریس بریلی سے طلب کیجئے۔

دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں اور وہ وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق کیا جائیگا۔

عرض۔ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ نانا نانی دادا دادی ماموں چچا وغیرہ کھائیں یا نہیں۔

ارشاد۔ سب کھا سکتے ہیں کلوا وتصدقوا وأتجروا۔ والعقیقۃ فی الدر یہ ہے احکامہا احکام الاضحیۃ۔

عرض۔ کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے۔

ارشاد۔ نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

عرض۔ زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں جائز ہے۔

عرض۔ کیا عدت کے اندر بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

ارشاد۔ عدت میں نکاح تو نکاح۔ نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

عرض۔ اگر کوئی پیش امام یا قاضی عدت میں نکاح پڑھائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے اس پڑھانے والے کے نکاح میں تو کچھ فرق نہ آئیگا اور ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہوگا یا نہیں اور اس نکاح میں جو لوگ شریک ہوئے انکی نسبت بھی ارشاد ہو پیش امام نے اقرار کیا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی اب مجھے مسلمان معاف فرمائیں مگر ایک مولوی صاحب نے اس سے کہدیا کہ تم کہدو "مجھے اطلاع نہ تھی میں نے بے خبری میں نکاح پڑھا دیا" ان صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ جس نے دانستہ عدت میں نکاح پڑھایا اگر حرام جانکر پڑھایا سخت فاسق اور زنا کا دلال ہوا مگر اس سے اس کا اپنا نکاح نہ گیا اور اگر عدت میں نکاح حلال جانا تو خود اس کا نکاح جاتا رہا اور وہ اسلام سے خارج ہوگیا بہرحال اس کی امامت جائز نہیں جبتک کہ توبہ نہ کرے یہی حکم شریک ہونے والوں کا ہے جو نہ جانتا تھا

فـ عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں

فـ محرم و صفر میں نکاح منع نہیں

فـ عدت میں نکاح کا پیام بھی حرام ہے

فـ عدت کے اندر نکاح پڑھانے والے اور شریک ہونے والوں کا حکم

کہ نکاح پیش از عدت ہو رہا ہے اُس پر الزام نہیں اور جو دانستہ شریک ہوا اگر حرام جانکر تو سخت گنہگار ہوا اور حلال جانا تو اسلام بھی گیا اور وہ شخص جس نے امام کو جھوٹ بولنے کی تعلیم دی سخت گناہگار ہوا اُس پر توبہ فرض ہے۔

عرض۔ ہندہ کے نکاح و رخصت کو دو سال ہوئے رخصت کے بعد صرف چودہ پندرہ روز شوہر کے یہاں رہی پھر اپنے میکے چلی آئی جب سے نہ شوہر بُلاتا ہے نہ روٹی کپڑا دیتا ہے اور ہندہ کا مہر نصف معجل اور نصف مؤجل ہے اب شرعًا وہ نصف معجل اور نان نفقہ مل سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ ہاں نصف معجل کا ابھی یا جب چاہے دعوے کر سکتی ہے اور اگر وہ شوہر کے یہاں جانے سے انکاری ہو کر نہ بیٹھی بلکہ وہاں جانا چاہتی ہے اور شوہر نہیں آنے دیتا تو نان نفقہ کی بھی مستحق ہے مگر جتنا زمانہ گزر لیا اُس کا دعویٰ نہیں کر سکتی جبتک کچھ ماہوار مقرر نہ ہو گیا ہو (پھر ایک استفتا پیش ہوا) کہ زید نے اپنی عورت کو طلاق دی دو تین روز کے بعد دوسرے شخص نے نکاح کر لیا ابھی عدت نہ گزری تھی آیا اُس کا نکاح ہوا یا نہیں اور اگر نہیں ہوا تو تین برس تک اُس نے حرام کیا اور وہ حرام کا مرتکب ہوا اب ہم برادری والے اُس پر جرمانہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ شریعت کیا حکم دیتی ہے ہم اسے سزا بھی دینا چاہتے ہیں جو شرع فرمائے وہ سزا ہم اُسے دیں یا اُسے برادری سے جدا کر دیں یا کچھ لوگوں کو کھانا کھلا دیں۔

ارشاد۔ وہ نکاح نکاح نہیں ہوا حرام محض ہوا اور مرد و عورت پر فرض ہے کہ فوراً جُدا ہو جائیں نہ مانیں تو برادری والے اُنھیں قطعاً برادری سے خارج کر دیں اُن سے میل جول بول چال نشست برخاست یک لخت ترک کر دیں اس کے سوا یہاں اور کیا سزا ہو سکتی ہے اور جبراً کھانا ڈالنا یا جرمانہ لینا جائز نہیں۔

عرض۔ ہمارے یہاں اب یہ رواج ہو چلا ہے کہ نکاح کے وقت شاہدین ہمراہی

وکیل نہیں جانتے اور قاضی بوکالت وکیل اور حاضرین کی شہادت سے نکاح پڑھا دیتا ہے یہ امر عند الشرع محمود ہے یا مردود۔ نیز مذہب حنفی میں اس طور پر نکاح صحیح بھی ہوگا یا نہیں کیا وکیل کو اپنے ساتھ دو شاہد رکھنا اور ان گواہوں کا عورت کی اجازت سُننا ضروری نہیں اگر بطریق اول نکاح ہوا تو سب گناہگار ہوئے یا نہیں۔

ارشاد۔ وکیل کے ساتھ شاہدوں کی کچھ حاجت نہیں اگر واقع میں عورت نے وکیل کو اذن دیا اور اُس نے نکاح پڑھا دیا۔ نکاح ہوگیا ہاں اگر عورت انکار کرے گی کہ میں نے اذن نہ دیا تھا تو حاکم کے یہاں گواہوں کی حاجت ہوگی یہ تو کوئی غلطی نہیں ہاں یہ ضرور غلطی ہے کہ وکیل ہوتا ہے کوئی اور نکاح پڑھاتا ہے دوسرا مذہب صحیح و ظاہر الروایۃ میں وکیل بالنکاح دوسرے کو وکیل نہیں کرسکتا اسمیں بہت فتنیں ہیں جن کی تفصیل میرے فتاوے میں ہے لہذا یہ چاہیے کہ جس سے نکاح پڑھوانا منظور ہو۔ اُسی کے نام کی اجازت لی جائے یا اذن مطلق لے لیا جائے۔

عرض۔ حضور نوشہ کا وقت نکاح سہرا باندھنا نیز باجے گاجے سے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔

ارشاد۔ خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز و حرام ہیں۔

عرض۔ حضور ولیمہ کا کھانا شریعت کے کس حکم میں داخل ہے اور اس کا تارک کیسا ہے۔

ارشاد۔ ولیمہ بعد زفاف سنت ہے اور اسمیں صیغہ امر بھی وارد ہے۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دُنبہ یا اگرچہ ایک دُنبہ دونوں معنی محتمل ہیں اور اول اظہر۔

---

[1] پہلے معنے ایک دُنبہ کی قلت پر دلالت کرتے ہیں یعنی زیادہ نہ ہو تو ایک ہی دُنبہ سہی دوسرے معنی اس کی کثرت پر یعنی اگرچہ پورا دُنبہ صرف کرنا پڑے ۱۲ مدیر

عرض۔ جس شہر کے لوگوں میں سے ایک بھی ولیمہ نہ کرتا ہو بلکہ نکاح سے پہلے اول روز جیسا رواج ہے کھلا دیتا ہو تو ان سب کے لیے کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ تارکانِ سنت ہیں مگر یہ سُنن مستحبہ سے ہے تارک گنہگار نہ ہوگا اگر اُسے حق جانے۔

عرض۔ حضور اگر ہندہ بوقت شیر خوارگی عمرو پسر خود بکر کو مدت رضاعت کے اندر اپنا دودھ پلائے اس کے بعد ہندہ کے تین لڑکے سعید۔ فاضل سلیم پیدا ہوئے تو اب بکر کی لڑکی سے سلیم کا نکاح جو عمرو کا برادر حقیقی ہے جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ بکر کی لڑکی ہندہ کی اگلی پچھلی سب اولاد کی حقیقی بھتیجی ہے اور باہم مناکحت حرام قطعی۔

عرض۔ زید و بکر آپس میں چچا زاد بھائی بھی ہیں اور رضاعی بھی زید کے حقیقی چھوٹے بھائی کا بکر کی حقیقی چھوٹی ہمشیرہ سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ جائز ہے۔

مؤلف۔ تحفہ حنفیہ کی جلد پیش نظر تھی اُس میں یہ مکالمہ ملا خیال ہوا کہ اسے بھی ملفوظات میں شامل کر لیا جائے کہ نہایت مفید اور ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہے۔

۲۵ جمادی الاولیٰ روز پنجشنبہ ۱۳۱۶ھ کو وقت چاشت جناب مولوی سید محمد شاہ صاحب صدر دوم ندوہ ابن مولوی سید حسن شاہ محدث رامپوری مع گرامی جناب سید نوشہ میاں صاحب وجناب مولوی سید محمد نبی صاحب مختار وجناب تصدق علی صاحب وکیل، صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ حامی اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں آئے اور دیر تک ایک نفیس جلسہ دلکشا مذاکرہ علمی کا رہا۔

میاں صاحب ۔ سے مراد جناب صدر دوم ندوہ ہیں۔

جو الفاظ دو خط ہلالی کے اندر ہیں وہ فقیر محرر سطور کے ہیں۔

میاں صاحب۔ (بعد سلام ومصافحہ وباہمی گفتگوئے مزاج پرسی) میں حسن شاہ
محدث کا بیٹا ہوں۔
ارشاد۔ جناب میں اُن کے فضائل سے واقف ہوں اور آپ سے بھی ایک بار
نیاز حاصل ہوا تھا۔
میاں صاحب۔ میں بالقصد ایک بات آپ سے گزارش کرنے کو آیا ہوں اگرچہ
آپ کی طبیعت علیل ہے (مسہلات ہو رہے ہیں) آپ کو تکلیف ضرور ہوگی مگر بات
ضروری ہے اور اُس میں آپکی رائے دریافت کرنی ہے۔
ارشاد۔ میں حاضر ہوں جو فہم قاصر میں آئے اُسے گزارش بھی کروں گا اگرچہ
رأی العلیل علیل۔
میاں صاحب۔ میری رائے یہ ہے کہ کسی کو بُرا نہ کہنا چاہیے اس لیے کہ صائب
نے کہا ہے ؎
دہن خویش بدشنام میالا صائب * کیں زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد
(رسالہ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ میاں صاحب کے پاس پہنچ چکا
تھا یہ نصیحت اس بنا پر تھی)۔
ارشاد۔ بہت بجا فرمایا جہاں اختلافات فرعیہ ہوں جیسے باہم حنفیہ وشافعیہ
وغیرہما فرق اہلسنت میں وہاں ہرگز ایک دوسرے کو برا کہنا جائز نہیں اور فحش و
دشنام جس سے دہن آلودہ ہو کسی کو بھی نہ چاہیے۔
میاں صاحب۔ کچھ اختلافات فرعی کی قید نہیں زمانۂ رسالت میں دیکھیے
منافق لوگ کیسے مسلمانوں میں گھُلے ملے رہتے تھے نمازیں ساتھ پڑھتے مجالس
میں پاس بیٹھتے شریک رہتے۔
ارشاد۔ ہاں صدر اسلام ایسا تھا مگر اللہ عزوجل نے صاف ارشاد فرمایا

تھا کہ رندوے کاسا) یہ گھال میل جو ہو رہا ہے اللہ تعالےٰ تمھیں یوں رہنے نہ دیگا ضرور خبیثوں کو طیبوں سے الگ کر دیگا قال اللہ تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط اُس کے بعد آپکو معلوم ہے کیا ہوا بھری مسجد میں خاص جمعہ کے دن عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نام بنام ایک ایک کو فرمایا اخرج یا فلان فانك منافق اے فلاں نکل جا تو منافق ہے نماز سے پہلے سب کو نکال دیا (یہ حدیث طبرانی و ابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی) مخالفین دین کے ساتھ یہ برتاؤ اُن کا ہے جنھیں رب العزت عزجلالہ رحمۃ للعلمین فرماتا ہے جنکی رحمت رحمت الٰہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے زیادہ ہے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

میاں صاحب۔ دیکھیے فرعون کے پاس جب موسے (علی نبینا و علیہ السّلام) کو بھیجا تو اللہ (تعالیٰ) نے فرما دیا قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا اُس سے نرم بات کہنا

ارشاد۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر شدت وسختی کر۔ یہ اُنھیں حکم دیتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تو بڑے خلق پر ہے تو معلوم ہوا کہ مخالفانِ دین پر شدت و غلظت منافی اخلاق نہیں بلکہ یہی خلق حسن ہے۔

میاں صاحب۔ میری مراد کافروں سے نہیں (منافقین اور فرعون شاید مسلمان ہونگے)

ارشاد۔ جی آپ کی بہرکیف تو سب کو عام تھی خیر اب کوئی دائرہ محدود کیجیے۔

میاں صاحب۔ جو کلمۂ کفر کہے اُسے ان لفظوں سے بیان کیجیے کہ میرے فلاں بھائی نے جو بات کہی ہے میرے نزدیک یہ کلمۂ کفر معلوم ہوتی ہے۔

ف منافقوں سے میل جول کا رد

ف کافروں کو بُرا نہ کہنے پر قولا لہ قولا لینا سے استدلال کا رد

ارشاد - کفریات بکنے والا بحمد اللہ میرا بھائی نہیں اور جب اُس کا کلمۂ کفر ہونا ثابت ہو تو ان گرے لفظوں کی کیا حاجت کہ میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے جس سے عوام سمجھیں کہ احتمالی بات ہے شک ہے -

میاں صاحب - میرے نزدیک ضرور کہنا چاہیے -

ارشاد - جب دلیل شرعی قائم ہو ضرور صاف کہنا چاہیے -

میاں صاحب خیر یہ کہو کہ کلمۂ کفر کہا مگر گمراہ نہ کہو -

ارشاد - کیا خوب گمراہی کفریات بکنے سے بھی کسی بدتر چیز کا نام ہے -

میاں صاحب - یوں تو داڑھی منڈا فاسق بھی گمراہ ہے مگر عرف میں گمراہ بہت بُرا لقب ہے -

ارشاد - داڑھی منڈانے والا کہ اُسے فعل حرام جانے فاسق ہے گمراہ نہیں (کہ راہ سنت جانتا اور اُس پر اعتقاد رکھتا ہے اگرچہ شامت نفس سے اختیار نہ کی) مگر قائل کفریات ضرور گمراہ ہے -

میاں صاحب - کوئی قائل کفریات ہو بھی اب آپ نے اتنے بڑے عالم محدث (اسمٰعیل دہلوی) کو جس کی عمر خدمت حدیث میں کٹی قائل کفریات بنا دیا -

ارشاد - سل السیوف آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے -

میاں صاحب - ہاں -

ارشاد - میں نے اس میں کافر لکھا ہے

میاں صاحب - نہیں کافر نہیں لکھا - (الحمد للہ یہ بھی غنیمت ہے ورنہ بہت وہابیہ تو یہی رو رہے ہیں کہ تکفیر کر دی)

ارشاد - تو جس قدر میں نے لکھا ہے وہ ضرور ثابت اور خدمت حدیث مسلم بھی ہو تو اُس سے انتفائے ضلالت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ اَضَلَّہُ اللّٰہُ

علیٰ عِلْمٍ۔
میاںصاحب۔ اب آپ نے لکھدیا کہ اُنھوں نے کہا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔
ارشاد۔ جی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے یہی لفظ جابجا دیکھ لیجیے
میاںصاحب۔ یہ کون کہیگا کہ نبی کا اعتقاد نہ رکھو۔
ارشاد۔ حضرت اُردو زبان ہے آپ ہی فرمایئے کہ ماننے کے کیا معنے ہیں۔
میاںصاحب۔ بھلا ہم نبی کو نہ مانتے تو مڈل نہ پڑھتے کہ نوکری ملتی حدیث کیوں پڑھتے۔
ارشاد۔ یہ آپ اپنی نسبت کہیے اُس کے وقت میں مڈل نہ تھا نہ مڈل کی نوکری۔
مولینا حسن رضا خاںصاحب۔ حضرت پچیس برس کی عمر کے بعد نوکری ملتی بھی تو نہیں۔
میاںصاحب۔ بھلا کوئی نبی کی شان میں گستاخی کریگا۔
ارشاد۔ کیا معاذ اللہ مر کر مٹی میں ملجانا بتانا گستاخی نہیں۔
میاںصاحب۔ (انکاری لہجے میں) ہوں۔ کس نے کہا ہے۔
ارشاد۔ اسمٰعیل نے۔
میاںصاحب۔ کوئی نہیں بھلا کوئی رسول کو ایسا کہے ہے۔
ارشاد۔ تقویۃ الایمان چھپی ہوئی کتاب ہے دیکھ لیجیے۔
میاںصاحب۔ بھلا کوئی رسول کو ایسے کہے ہے۔
ارشاد۔ جی رسول ہی کی شان میں کہا ہے دیکھ لیجیے نا۔
سید مختار صاحب۔ جناب میاں صاحب اُس کے کلمات ضرور یہاں ایسے ہیں جن سے دل دُکھتا ہے یہ (اعلیٰ حضرت قبلہ) اُن کے سبب جوش میں ہیں۔
میاںصاحب۔ مولوی روم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ اے اللہ تو ظالم ہے

جتنا چاہے مجھ پر ظلم کیے جا تیرا ظلم مجھے اوروں کے انصاف سے اچھا لگتا ہے۔

ارشاد۔ مولانا قدس سرہٗ نے اللہ عزوجل سے یوں عرض کی ہے۔

میاں صاحب۔ جی مولانا نے۔

ارشاد۔ مثنوی شریف لاؤ۔

مولوی محمد رضا خاں صاحب۔ مثنوی شریف لائے جناب میاں صاحب کے سامنے رکھدی۔ میاں صاحب نے ہاتھ سے ہٹادی۔

ارشاد۔ حضرت بتائیے کہاں لکھا ہے۔

میاں صاحب۔ (مثنوی شریف اور ہٹا کر) اب اسی میں لکھا ہے ع
گہہ شہیدے دیدہ از۔۔ خر۔ خر کے ساتھ شہید کا لفظ دیکھیے۔

ارشاد۔ یہ تو پہ استہزا ہے (قرآن مجید میں) فرمایا ذق انک انت العزیز الکریم اسی حکایت کی سرخی میں ہے جان من ۔۔۔ راوبدی وکدورانہ بدی جناب نے یہ نہ دیکھا کہ مولانا کا ارشاد تو ہماری دلیل ہے جب ایک فاسقہ کی نسبت اکابر دین ایسے کلمات فرماتے ہیں تو گمراہان بددین زیادہ مستحق تشنیع وتوہین ہیں۔

میاں صاحب۔ اب آپ ہی جو اپنے آپ کو عبد المصطفےٰ کہتے ہیں۔

ارشاد۔ مسلمان کے ساتھ حسن ظن کی خوبی ہے رب العزۃ جل جلالہ نے قرآن عظیم میں جو فرمایا وَانْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اسے بھی شرک کہئے۔ حضرت امام اہلسنت نے اپنے قصیدۂ اکسیر اعظم ۱۳۰۲ھ شرح مجیر معظم ۱۳۰۲ھ میں تحریر فرمایا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں حدیث نقل کی ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا کنت عبدہ وخادمہ میں حضور کا بندہ اور حضور کا خادم تھا اس مسئلہ کی بحث کافی اسی کتاب مستطاب میں ہے۔

میاں صاحب۔ جنہیں بھائی تمہیں اختیار ہے برا کہو برا سنو۔

ارشاد۔ کافر کو کافر رافضی کو رافضی خارجی کو خارجی وہابی کو وہابی ضرور کہا جائیگا اور وہ ہمیں برا کہیں تو اس کی کیا پرواہ ہمارے پیشواؤں صدیق و فاروق کو انتقال فرمائے ہوئے تیرہ سو برس گزرے آج تک ان کا برا کہنا نہیں چھوٹتا۔

میاں صاحب۔ ایسے ہی وہ بھی کہتے ہیں پھر اس سے کیا حاصل۔

ارشاد۔ ضرور حاصل ہے حدیث میں فرمایا اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں (یہ حدیث امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبۃ اور امام ترمذی محمد بن علی نے نوادر الاصول اور حاکم نے کتاب الکنٰی اور شیرازی نے کتاب الالقاب اور ابن عدی نے کامل اور طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن کبریٰ اور خطیب نے تاریخ میں حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خطیب نے رواۃ مالک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔)

میاں صاحب۔ تو یہ تو فاسق کو کہا ہے۔

ارشاد۔ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

میاں صاحب۔ بیشک۔

ارشاد۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب بدمذہبوں کو جہنمی بتایا۔ کلهم فی النار الا واحدة اب کیا نہ کہا جائیگا کہ رافضی گمراہ جہنمی ہیں۔

میاں صاحب۔ رافضی جہنمی نہیں۔

ارشاد۔ حدیث کا کیا جواب۔

میاں صاحب۔ (سکوت فرمایا)

فاسق فاجر کو اس کے عیبوں سے برا کہو لوگ اسے پہچانیں اور اس سے بچیں

فسق عقیدہ فسق عمل سے بدتر ہے

ارشاد۔ کیا آپ کے نزدیک ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کافر کہنے والا جہنمی نہیں۔
میاں صاحب۔ کون کہتا ہے کوئی نہیں۔
ارشاد۔ رافضی کہتے ہیں۔
میاں صاحب۔ کوئی رافضی ایسا نہیں کہتا۔
مولوی سید تصدق علی صاحب۔ چھپی ہوئی کتابیں تو موجود ہیں اور کوئی کہتا ہی نہیں۔
میاں صاحب۔ میرے دس بارہ ہزار ملاقاتی اور عزیز رافضی ہیں کسی نے میرے سامنے اس کا اقرار نہیں کیا کوئی ایسا نہیں کہتا۔
سید مختار صاحب۔ حضرت وہ ضرور ایسا کہتے ہیں آپ کے سامنے تقیۃً کچھ اور کہدیا ہوگا۔
ارشاد۔ حضرت اب وجہ حمایت معلوم ہوئی۔
میاں صاحب۔ پھر بھائی تم انھیں برا کہو وہ تمھیں برا کہیں۔
ارشاد۔ اس کی پرواہ نہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جو آپ تک کہا جاتا ہے۔
میاں صاحب۔ ایسی ہی وہ بھی کہتے ہیں۔
ارشاد۔ آپ کے نزدیک یہود و نصاریٰ گمراہ ہیں یا نہیں۔
میاں صاحب۔ ہونگے۔
ارشاد۔ ہیں یا نہیں۔
میاں صاحب۔ ہوں گے (واللہ اللہ ضروریات دین میں بھی تامل)
سید مختار صاحب۔ اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی وہ بھی آپ کو کہتے ہیں (تو اہل باطل اگر اہل حق کو اہل باطل کہیں۔ اس سے اہل حق انھیں اہل باطل

کہنے سے باز نہیں رہ سکتے)

میاں صاحب۔ تردد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں رافضیوں نے سُنیوں کو قتل کیا سُنیوں نے رافضیوں کو مارا۔ ہمارے نزدیک دونوں مردود ۔ اللہ اللہ کفریات بکنے والے کو گمراہ نہ کہے۔ رافضیوں کو جہنمی نہ بتائے مگر سُنّی ضرور مردود انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ارشاد۔ آپ ایسا فرمائیے مگر اہلسنت ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

میاں صاحب۔ جب دونوں مسلمان ہیں اور باہم لڑے دونوں مردود ہوئے (سبحن اللہ اسی دلیل سے خارجیوں نے مولی علی و اہل جمل و اہل صفین سب پر معاذ اللہ وہ حکم ناپاک لگایا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون)

ارشاد۔ بھلا امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے جو ایک دن میں پانچ ہزار کلمہ گو قتل فرمائے جو نہ صرف مسلمان بلکہ قرار و علما کہلاتے اسکی نسبت کیا ارشاد ہے۔

سید مختار صاحب۔ یہ بحث ختم نہ ہو گی اب تشریف لے چلیے اور اس جلسہ کو خوشی اور خوش اسلوبی پر ختم کیجیے۔

میاں صاحب۔ (کھڑے ہو کر تشریف لیجاتے وقت) ابوبکر صدیق کو کسی نے ان کے سامنے بُرا کہا لوگوں نے اسے قتل کرنا چاہا صدیق نے فرمایا کہ قتل میرے بُرا کہنے والے کے لیے نہیں ہے۔ (آگے تتمہ حدیث یوں ہے کہ جو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے میاں صاحب یہیں تک پہنچے تھے کہ اس کے لیے ہے کہ اعلی حضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا) جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہے معاذ اللہ مرکز سُنّی میں مل گئے۔

حاضرین۔ سوائے میاں صاحب۔ سب ہنسنے لگے۔

ارشاد۔ الحمد للہ ہم امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے تابع ہیں جنھوں نے

خوارج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا بد مذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس نہ فرمایا۔

میاں صاحب۔ السلام علیکم۔

(جلسہ بالخیر ختم وتمام والحمد للہ)

مؤلف۔ حدیث میں ارشاد فرمایا اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ۔ بچو تہمت کی جگہوں سے یہ امر کسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیائے کرام مکلف ہیں تو وہ بھی مامور ہوئے پھر انہیں اس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلاوجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی حرام ہے۔

ارشاد۔ شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں سب جانتے ہیں کہ خمر و خنزیر حرام قطعی ہیں مگر ساتھ ہی ارشاد ہوا۔ اِلَّا مَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ۔ بھوک یا پیاس سے جان نکلی جاتی ہے اور کھانے یا پینے کو حرام کے سوا کچھ نہیں اب اگر ترک کرے تو گنہگار ہوگا اور حرام موت مریگا بلکہ فرض ہے کہ جان بچانے کی قدر استعمال کرے۔ یونہی اگر نوالہ اٹکا دم نکلا جاتا ہے اور اتارنے کو سوائے خمر کچھ نہیں شریعت کا کلیہ قاعدہ ہے۔ اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ۔ اللہ عزوجل کے ساتھ قلب کی محافظت اہم و اعظم فرائض سے ہے جب بحالت ضعف و تنگی ظرف اس کا حفظ بے ایسی کسی اظہار کے نہ بن پڑے تو یہ واجب ہوگا حقیقت فعل سے جاہل اُسے مرتکب حرام جانے گا حالانکہ وہ ایک مباح کر رہا ہے اور فعل سے واقف حال فاعل سے غافل اُسے موضع تہمت میں پڑتا لوگوں کو بدگمانی میں ڈالتا خلاف امر کرتا گمان کریگا حالانکہ وہ ادائے واجب اعظم کر رہا ہے کیا اپنے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا حرام نہیں لیکن معاذ اللہ آکلہ ہو جائے تو کاٹ ڈالا جائیگا کہ اور بدن محفوظ رہے۔ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اشرفیاں ملیں کنارہ دجلہ پر ایک صاحب خط بنوا رہے تھے انکو دیں قبول نہ کیں حجام کو دیں کہا میں نے انکا خط اللہ عزوجل کے لیے بنایا

ف: اس شبہ کا جواب کہ فرقہ ملامیہ (اولیائے کرام کا ایک فرقہ) باوجود مخالفت حدیث مواضع تہمت سے کیوں نہیں بچتا اور اوروں کو بدگمانی میں کیوں ڈالتا ہے

ف: شریعت میں احکام اضطرار احکام اختیار سے جدا ہیں

چاہا ہے اُس پر نہ لونگا شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس حال سے فرمایا کہ تو ایسی ہی چیز تھی جسے
کوئی قبول نہیں کرتا اور دریا میں پھینکدیا جاہل گمان کریگا کہ تضیع مال ہوئی حاشا بلکہ حفظ قلب
کہ اُس وقت بھی اُس کا ذریعہ تھا دو صاحب سامنے تھے کسی نے قبول نہ کیا اب اُنکو پاس
رکھتے اور ایسے فقیر کی تلاش میں نکلتے جو قبول کرلیتا اور مصیبت میں نہ اُٹھاتا اتنی دیر تک
کی زندگی پر تم لوگونکو اطمینان ہوتا ہے وہاں ہر آن موت پیش نظر ہے اور ڈرتے ہیں کہ
اس وقت آجائے اور اس غیر خدا کا خطرہ قلب میں ہو جنگل میں پھینکدیتے تو نفس کا تعلق قطع
نہ ہوتا کہ ابھی دسترس رہتی اب بتایئے سوا اس کے اُن کے پاس کیا چارہ تھا کہ اُس سے
فوراً فوراً اس طرح ہاتھ خالی کرلیں کہ نفس کو یاس ہوجائے اور اُس کے خیال سے باز آئے یہ
صفائے قلب و دفع خطرۂ غیر کی دولت کروروں اشرفیوں بلکہ تمام ہفت اقلیم کی سلطنت
سے کروروں درجہ اعلیٰ و افضل ہے کیا اگر سو اشرفیاں خرچ کرکے سلطنت یہ ملی
کوئی اُسے تضیع مال کہہ سکتا ہے بلکہ بڑی دولت کا بہت ارزاں حاصل کرنا
یہی یہاں ہے۔

عرض۔ وحدۃ الوجود کے کیا معنے ہیں۔

ارشاد۔ وجود بمعنی ہستی بالذات واجب تعالےٰ کے لیے ہے اُس کے سوا جتنی موجودات
ہیں سب اُسی کی ظل پر تو ہیں تو حقیقۃً وجود ایک ہی ٹھہرا۔

عرض۔ اس کا سمجھنا تو کچھ دشوار نہیں پھر یہ مسئلہ اسقدر مشکل کیوں مشہور ہے۔

ارشاد۔ اس میں غور و تامل یا موجب حیرت ہے یا باعث ضلالت اگر اس کی
تھوڑی بھی تفصیل کروں تو کچھ سمجھ میں نہ آئے گا بلکہ اوہام کثیرہ پیدا ہوجائیں گے
اس کے بعد کچھ مثالیں بیان فرمائیں اُن میں سے ایک یاد رہی۔ مثلاً روشنی
بالذات آفتاب و چراغ میں ہے زمین و مکان اپنی ذات میں بے نور ہیں
مگر بالعرض آفتاب کی وجہ سے تمام دُنیا منور اور چراغ سے سارا گھر

ف۔ اللہ کے سوا تمام قلب کی حفاظت اعظم و افضل ہے

ف۔ وحدۃ الوجود کے معنے

ف۔ وحدۃ الوجود کی ایک مثال

روشن ہوتا ہے اُن کی روشنی انھیں کی روشنی ہے ان کی روشنی اُن سے اُٹھالی جائے وہ بھی تاریک محض رہ جائیں۔

عرض۔ یہ کیونکر ہوتا ہے کہ ہر جگہ صاحب مرتبہ کو اللہ ہی اللہ نظر آتا ہے۔

ارشاد۔ اس کی مثال یوں سمجھیے کہ جو شخص آئینہ خانہ میں جائے وہ ہر طرف اپنے آپ ہی کو دیکھے گا اس لیے کہ یہی اصل ہے اور جتنی صورتیں ہیں سب اسی کے ظل ہیں مگر یہ صورتیں اُس کی صفات ذات کے ساتھ متصف نہ ہونگی مثلاً سُننے والی دیکھنے والی وغیرہ وغیرہ نہ ہونگی اس لیے کہ یہ صورتیں صرف اُس کی سطح ظاہری کی ظل ہیں۔ ذات کی نہیں اور سمع و بصر ذات کی صفتیں ہیں سطح ظاہر کی نہیں لہذا جو اثر ذات کا ہے وہ ان ظلال میں پیدا نہوگا بخلاف حضرت انسان کہ یہ ظل ذات باری تعالےٰ ہے لہذا اظلال صفات سے بھی حسب استعداد بہرہ ور ہے۔

مؤلف۔ حضور یہ اب بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ ہر جگہ خدا کیونکر دیکھتے ہیں اگر ان ضلال و عکوس کو کہا جاوے تو یہ اتحاد ہے وحدت نہیں اور اتحاد کھُلا الحاد وزندقہ ہے اور اگر یہ ضلال و عکوس کو نہیں دیکھتے بلکہ انھیں عدم محض میں سلاتے ہیں ایک اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ تو یہ خود بھی ایک ظل ہیں یہ بھی معدوم ہوئے تو نہ ناظر رہا نہ نظر پھر یہ کہ اللہ تعالےٰ کو دیکھنے کے کیا معنے وہ اس سے پاک ہے کہ کسی کی نظر اُسے احاطہ کرے وہ سب کو محیط ہے نہ کہ محاط یہ میرا ایمان ہے کہ قیامت میں انشاء اللہ تعالیٰ دیدار الٰہی سے ہم مسلمان فیضیاب ہونگے مگر یہ نہیں سمجھ سکتا کہ رویت کیونکر ممکن ہے جبکہ احاطہ ناممکن اگر یہ کہا جائے کہ منظور کو نظر کا محیط ہو جانا کچھ ضرور نہیں مثلاً فلک ہے کہ اس کا ایک حصہ انسان کی نظر میں سما سکتا ہی جہاں تک اُس کی نظر پہنچتی ہے تو یہ تقریر وہاں جاری نہیں کہ وہ تجزی سے پاک ہی میں اپنا ما فی الضمیر اچھی طرح پر ظاہر نہ کر سکا مگر یہ جانتا ہوں کہ حضور میرے

ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے میرا مطلب خیال فرمالیں گے۔

ارشاد۔ ظلال وعکوس مرآت ملاحظہ ہیں مرآت کا مرئی سے متحد ہونا کیا ضرور علم بالوجہ میں وجہ مرآت ملاحظہ ہوتی ہے حالانکہ ذوالوجہ سے متحد نہیں بلاشبہہ آئینہ میں جو اپنی صورت دیکھتے ہو کیا اُس میں کوئی صورت ہے۔ نہیں بلکہ شعاع بصری آئینہ پر پڑکر واپس آئی ہے۔ اوراس رجوع میں اپنے آپکو دیکھتی ہے لہٰذا دہنی جانب بائیں اور بائیں دہنی معلوم ہوتی ہے۔ تو آئینہ تمھارا عین نہیں مگر دکھایا اُس نے تمھیں کو ظلال اپنی ذات میں معدوم ہیں کہ کسی کی ذات مقتضی وجود نہیں كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ مگر وجود عطائی سے ضرور موجود ہیں اسلام کا پہلا عقیدہ ہے کہ حَقَائِقُ الْاَشْيَاءِ ثَابِتَةٌ نظر سے ساقط ہونا واقع سے عدم نہیں کہ نہ ناظر ہے نہ نظر فی الواقع اس مشاہدہ میں خود اپنی ذات بھی اُن کی نگاہ میں نہیں ہوتی اہلسنت کا ایمان ہے کہ قیامت وجنت میں مسلمانوں کو دیدار الٰہی بے کیف وبے جہت وبے محاذات ہوگا قال اللہ تعالٰے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کچھ موُنھ ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے ہوئے۔ کفار کے حق میں فرماتا ہے۔ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ بیشک وہ اُس دن اپنے رب سے حجاب میں رہیں گے یہ کافروں پر عذاب بیان فرمایا گیا ہے تو ضرور مسلمان اس سے محفوظ ہیں۔ بصر احاطۂ مرئی نہیں چاہتی آیہ کریمہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ کا یہی مفاد ہے کہ وہ ابصار وجملہ اشیا کا محیط ہے اُسے بصر اور کوئی شے محیط نہیں فلک وغیرہ کی مثالیں اس کے بیان کو ہیں کہ بصر کو احاطہ لازم نہیں نہ یہ کہ وہاں بھی عدم احاطہ معاذ اللہ اسی طرح کا ہے وہاں بھی عدم ادراک حقیقت وکنہ ہی رہا یہ کہ رویت "کیونکر" یہ کیف سے سوال ہے وہ اور اُس کی رویت کیف سے پاک ہے پھر کیونکر کو کیا دخل ہے۔

وخلق کو ظلال ذوالشبہہ سے تشبیہ کا نفیس جواب

دیدار الٰہی ہوگا مگر بے کیف کہ وہ اور اس کی رویت کیفیت سے پاک ہے

عرض - ذات باری کے پرتو تو صرف حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں چنانچہ شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ جلد ثانی کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام مظہر صفات الٰہیہ ہیں اور عامہ مخلوق مظہر اسمار الٰہیہ ہے - وسید کل مظہر ذات حق ست وظہور حق در وے بالذات ست تو تمام مخلوق ظلال ذات کس طرح ہو گی -

ارشاد - اسمار مظہر صفات ہیں اور صفات مظہر ذات اور مظہر کا مظہر مظہر ہی تو سب خلق مظہر ذات ہی اگرچہ بواسطہ یا بوسائط شیخ کا کلام مظہر ذات بلا واسطہ میں ہے وہ نہیں مگر حضور مظہر اول صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے لفظ دیکھیے کہ ظہور حق در وئے بالذات ست -

عرض - دو شخصوں میں کچھ روپیہ کا جھگڑا تھا چودھری نے صلح کرا دی اور مدعی کو مدعاعلیہ سے روپے مل گئے اور برادری میں یہ دستور ہے کہ جب چودھری تصفیہ کراتا ہی تو اپنا کچھ حق مقرر کر رکھا ہے وہ لیتا ہی چنانچہ اس صلح میں بھی چودھری اپنے حق کا طالب ہوا اُس نے دینے سے انکار کیا جب اس نے اصرار کیا تو اُس نے سب روپے چودھری کو دیدیے چودھری نے کہا کہ میں صرف اپنا حق لونگا سب نہ لونگا اُس نے کہا میں خوشی سے دیتا ہوں چودھری نے وہ سب روپے لے لیے بعد اس واقعہ کے مدعی نے کچہری میں نالش دائر کی کہ مجھے روپیہ نہیں ملے اور دو شخصوں نے جو اس واقعہ میں موجود تھے اور جن کے سامنے روپے دیے گئے تھے قسم کھا کر شہادت دی کہ اسکو روپے نہیں ملے ان سب کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے -

ارشاد - مدعی سے چودھری کو روپیہ لینا حرام ہی ہاں اپنی خوشی سے دے تو مضائقہ نہیں اور مدعی اور گواہوں پر توبہ فرض ہی کہ جھوٹا دعوی کیا اور جھوٹی گواہی دی اور جھوٹی قسم کھائی -

مؤلف - رشوت بھی اپنی خوشی سے دی جاتی ہی بلکہ چودھری نے تو مانگا اور مدعی نے انکار کیا پھر جب چودھری کا بہت اصرار ہوا تو اُس نے سب دیدیے جس سے معلوم ہوا کہ وہ ناخوش

تھا اور یہ کہ خوشی سے دیتا ہوں جھوٹ تھا اور رشوت تو بغیر طلب خود دیجاتی ہے پھر یہ
کیوں جائز ہوا اور وہ تو حرام ہی ہے اور چودھری کو جو پہلے لینا حرام تھا اُسکی وجہ بھی نیت رشوت ہوگی۔
ارشاد۔ انسانی خواہش وہاں تک معتبر ہے جہاں تک نہی شرعی نہ ہو رشوت شرع نے حرام
فرمائی ہے وہ کسی کی خوشی سے حلال نہیں ہوسکتی صحیح حدیث میں فرمایا اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ کِلَاہُمَا فِی النَّارِ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں چودھری جو صلح ہوجانے پر صلح کرانے
کا معاوضہ لیتے ہیں وہ رشوت نہیں ہے بلکہ ایک ناجائز اُجرت ہے جاہلان بے خرد ایسی جگہ
حق کا لفظ بولتے ہیں یہانتک کہ رشوت خوار بھی یہی کہتا ہے کہ ہمارا حق دلوائیے یہ کفر ہے کہ حرام کو
حق کہا۔ عرض کا مرتبہ وہی ہے جو تم نے کہا کہ ظاہر انداز سے مظنون ہوتا ہے کہ اُسکا یہ دینا حقیقۃً
خوشی سے نہ ہوا اگرچہ بظاہر صاف کہہ رہا ہے کہ میں خوشی سے دیتا ہوں مگر شریعت مطہرہ میں
زبان مظہر ما فی الضمیر مانی گئی ہے وہ جو کچھ ہے قیاسی دلالت ہے اور یہ کہ خوشی سے دیتا ہوں
صریح تصریح ہے اور فتاوے قاضی خاں وغیرہ میں مصرح ہے اَلصَّرِیْحُ یَفُوْقُ الدَّلَالَۃَ صریح کے آگے
دلالت نہ لی جائیگی فقہ میں بہت مسائل اس پر مبنی ہیں کہ خانیہ و ہندیہ و درمختار میں ہیں اور
تمام کتاب الحیل کی بنا ہی اس پر ہے ورنہ اصل غرض قلبی اُس عقد ملفوظ کے مطابق نہیں ہوتی
درزی سے کپڑا سلوایا اور اُجرت دینے کا کچھ ذکر نہ آیا اُجرت واجب ہوگئی کہ اُس کا پیشہ ہی
دلیل اُجرت ہے لیکن اگر اُس نے کہدیا تھا کہ میں تم سے اُجرت نہیں چاہتا اب نہیں لے سکتا
اگرچہ دوستانہ میں کہا ہو اگرچہ ایسی صورت میں غالباً یہ کہنا دل سے نہیں ہوتا بلکہ محض مروت
و لحاظ۔ حتی الامکان مسلمان کا حال صلاح پر محمول کرنا واجب ہے قیاس سے ٹھہرالینا کہ اُس نے
خوشی سے دینا جھوٹ کہا اُس کی طرف تین کبیروں کی نسبت ہے ایک تو جھوٹ دوسرے
دھوکا دینا کہ دیا ناراضی سے اُس کی رضا ظاہر کی تیسرے حرام مال دینا جس کا لینا حرام ہے
دینا بھی حرام ہے لہذا اُس کا قول واقعیت پر محمول کرینگے۔
عرض۔ حضور قسم کا کفارہ کچھ نہیں۔

ارشاد - اس صورت میں کفارہ کچھ نہیں - تو بہ ہے - کفارہ اُس قسم کا ہوتا ہے جو آیندہ کے لیے کسی کے کرنے نہ کرنے پر کھائی اور اُس کے خلاف کیا گزشتہ پر قسم کھانے سے کفارہ نہیں -

مؤلف - شب جمعہ میں اعلیٰ حضرت مدظلہ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خاں صاحب تشریف لائے اور عرض کیا کہ آج ایک اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ سلطنت بخارا شریف روسیوں سے منتقل ہو کر سلطان المعظم کے زیر اثر آگئی ہے اس پر ارشاد ہوا کہ یہ ایک قدیمی اسلامی سلطنت ہے جہاں بڑے بڑے ائمہ و مجتہدین گزرے ہیں اور جن کے برکات اس وقت تک یہ موجود ہیں کہ ایک وقت میں سب جگہ اذان ہوتی ہے اور ایک ہی وقت میں نماز دکاندار اور کاروباری لوگ اپنا اپنا کام فوراً چھوڑ کر شامل جماعت ہو جاتے ہیں پھر اسی تذکرہ سلطنت بخارا میں فرمایا کہ میں ایک روز حکیم وزیر علی صاحب کے یہاں قریب دس بجے دن کے جارہا تھا میری عمر اُس وقت جیلانی (اعلیٰ حضرت مدظلہ کے پوتے یعنی برخوردار ابراہیم رضا خاں) کے برابر تھی (دس سال) کہ سامنے سے ایک بزرگ سفید ریش نہایت شکیل و وجیہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا - سنتا ہے بچے آجکل عبد العزیز ہے اس کے بعد عبد الحمید اور اُس کے بعد عبد الرشید ہوگا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے چنانچہ اس وقت تک اُن بزرگ کا قول بالکل مطابق ہوا ایسے ہی ایک صاحب مسجد کے قریب ملے میرے بچپن کا زمانہ تھا مجھے بہت دیر تک غور سے دیکھتے رہے پھر فرمایا کہ تو رضا علی خاں کا کون ہے میں نے کہا پوتا فرمایا - جبھی - اور فوراً تشریف لے گئے -

عرض - نماز فرض سے قبل کی سنتیں نہ ملنے سے کیا وہ قضا ہو جاتی ہیں -

ارشاد - اپنے وقت سے قضا سمجھی جائیں گی نہ وقت نماز سے

عرض - کیا ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہے - جو ہاتھوں کے باندھنے میں اختلاف ہے کہ بعض سینہ پر اور بعض ناف پر باندھتے ہیں -

ارشاد - خربوزہ کھائیے فالیز سے کیا غرض اس میں نہ پڑیے جو کچھ ائمہ نے فرمایا مطابق

شرع ہے ہر ایک کو امام کی تقلید چاہیے۔

عرض۔ حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ حاصل ہونیکا طریقہ کیا ہے۔

ارشاد۔ درود شریف کی کثرت شب میں اور سونے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر رکھے بالخصوص اس درود شریف کو بعد عشا سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ۵

حصول زیارت اقدس کے لیے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیم شان اقدس کے لیے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو آگے اُن کا کرم بیحد و بے انتہا ہے

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب ✦ کہ حیف باشد از و غیر او تمنائے

پھر ایک مسئلہ معمولی پیش ہوا جس کے اخیر میں لکھا تھا کہ جواب بحوالہ کتب ارقام فرمایا جائے۔

ارشاد۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی استفتا پیش ہوتے تھے جن کے جواب فرما دیے جاتے تھے حوالہ کتب وہاں کہاں تھا اور آجکل مدلل مفصل صفحہ سطر دریافت کرتے ہیں حالانکہ سمجھتے کچھ بھی نہ ہوں۔

عرض۔ حضور ایک استغاثہ پیش کرنا ہے اس کے واسطے کونسا دن مناسب ہے۔

ارشاد۔ اس کے لیے کوئی خاص دن مقرر نہیں البتہ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی حاجت کو ہفتہ کے دن صبح کے وقت قبل طلوع آفتاب اپنے گھر سے نکلے تو اُس کی حاجت روائی کا میں ضامن ہوں۔

عرض۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر حاجت کے لیے ارشاد فرمایا ہے۔

تاجدار مدینہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریف ہونے کا آسان عمل

ارشاد - ہاں جائز حاجت ہونا چاہیے -

عرض - الم کے پارے میں ایک جگہ عَذَابٌ عَظِیْمٌ آیا ہے اگر نماز میں اَلِیْمٌ پڑھا ہوجائے گی یا نہیں -

ارشاد - ہاں ہوجائے گی نماز اُس غلطی سے جاتی ہے جس سے معنے فاسد ہوجائیں -

عرض - نماز میں اگر بسم اللہ شریف بالجہر نکل جائے تو کیا حکم ہے -

ارشاد - بلا قصد نکل جائے تو خیر ورنہ قصداً مکروہ -

عرض - دو مسجدیں قریب قریب ہیں ایام بارش میں ایک شہید ہوگئی اب اُسکا سامان دوسری مسجد میں کہ وہ بھی شکستہ حالت میں ہے لگا سکتے ہیں یا نہیں -

ارشاد - ناجائز ہے حتی کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لیجانے کی ممانعت ہے مسلمانوں پر دونوں کا بنانا اور آباد کرنا فرض ہے اور اسقدر قریب بنانے کی ضرورت ہی کیا -

عرض - حضور مسجد کے نام سے چندہ وصول کرکے خود کھائے تو کیا حکم ہے -

ارشاد - جہنم کا مستحق ہے -

عرض - اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں پختہ قبر بنوا کر تیار کر رکھے یہ جائز ہے یا ناجائز -

ارشاد - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مریگا قبر تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لیجائے اور قبر ہمراہ نہیں رہ سکتی -

عرض - جمعہ و عیدین کا خطبہ مع بسم اللہ جائز ہے -

ارشاد - اَعُوْذُ بِاللہِ آہستہ پڑھے اُس کے بعد خطبہ پڑھے -

عرض - اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سنتوں کے وقت اُتار لے کہ دردِ سر کا گمان ہے تو جائز ہے یا نہیں -

ارشاد - خیر مگر اچھا یہ ہے کہ نہ اُتارے ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بغیر عمامہ کے

برابر ہی (اسی بیان میں ارشاد ہوا کہ) درد سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہوتے تھے ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے درد سر ہوا آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو ہوتا تھا اللہ اکبر یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں پھر فرمایا جو مرض یا تکلیف جسم کے جس موضع پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفارہ اُسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اُس سے ہی لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے باذنہ تعالیٰ تمام رگ رگ کے گناہ نکال لیتا ہے الحمد للہ کہ مجھے اکثر حرارت و درد سر رہتا ہے۔

ف: مرض مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے حضور کا بخار

عرض۔ حضور خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی فرقہ وہابیہ تھا۔

ارشاد۔ ہاں یہی وہ فرقہ ہے جسے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فہمائش کی اجازت چاہی تھی اور بحکم امیر المؤمنین تشریف لے گئے اور اُن سے پوچھا کیا بات امیر المؤمنین کی تمکو ناپسند آئی اُنھوں نے کہا واقعہ صفین میں ابو موسیٰ اشعری کو حَکَم بنایا یہ شرک ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہِ حکم نہیں مگر اللہ کے لیے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اسی قرآن کریم میں یہ آیت بھی تو ہے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا زن و شوہر میں خصومت ہو ایک حَکَم اُس کی طرف سے بھیجو ایک حَکَم اُس کی طرف سے اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ اُن میں میل کر دیگا۔ دیکھو وہی طریقہ استدلال ہے جو وہابیہ کا ہوتا ہے کہ علم غیب و امداد و غیرہما میں ذاتی و عطائی کے فرق سے آنکھ بند اور نفی کی آیتوں پر دعویٰ ایمان اور اثبات کی آیتوں سے کفر۔ اس جواب کو سُن کر اُن میں سے پانچ ہزار تائب ہوئے اور پانچ ہزار کے سر پر موت سوار تھی وہ اپنی شیطنت پر قائم رہے امیر المؤمنین نے اُن کے قتل کا حکم فرمایا

ف: وہابیہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ کی ابتدا

امام حسن و امام حسین اور دیگر اکابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اُن کے قتل میں تامل ہوا کہ یہ قوم رات بھر تہجد اور دن بھر تلاوت میں بسر کرتی ہے ہم کیونکر ان پر تلوار اُٹھائیں مگر امیر المومنین کو تو حضور عالم ماکان و مایکون صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دیدی تھی کہ نماز روزہ وغیرہ ظاہری اعمال کے بشدت پابند ہونگے باایں ہمہ دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے قرآن پڑھیں گے مگر اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ امیر المومنین کے حکم سے لشکر اُن کے قتل پر مجبور ہوا عین معرکہ میں خبر آئی کہ وہ نہر کے اُس پار اُتر گئے امیر المومنین نے فرمایا واللہ اُن میں سے دس اُس پار نہ جانے پائیں گے سب اسی طرف قتل ہونگے جب سب قتل ہو چکے امیر المومنین نے لوگوں کے دلوں میں اُن کے تقوے وطہارت و تہجد و تلاوت کا وہ خدشہ دفع کرنے کے لیے فرمایا تلاش کرو اگر ان میں ذوالثدیہ پایا جائے تو تم نے بدترین اہل زمین کو قتل کیا اور اگر وہ نہو تو تم نے بہترین اہل زمین کو قتل کیا تلاش کیا گیا لاشوں کے نیچے نکلا جس کا ایک ہاتھ پستانِ زن کے مشابہ تھا امیر المومنین نے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے اور لشکر کے دل کا شبہہ اس غیب کی خبر بتانے اور مطابق آنے سے زائل ہو گیا کسی نے کہا حمد ہے اُسے جس نے اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کیا امیر المومنین نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ختم ہو گئے ہرگز نہیں ان میں سے کچھ ماں کے پیٹ میں ہیں کچھ باپ کی پیٹھ میں۔ جب ان میں سے ایک گروہ ہلاک ہو جائیگا دوسرا سر اُٹھائیگا حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الدَّجَّالِ یہاں تک کہ اُن کا پچھلا گروہ دجّال کے ساتھ نکلے گا یہی وہ فرقہ ہے کہ ہر زمانہ میں نئے رنگ نئے نام سے ظاہر ہوتا رہا اور اب اخیر وقت میں وہابیہ کے نام سے پیدا ہوا ان کی جو جو علامتیں صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمائی ہیں سب اُن میں موجود ہیں تُحَقِّرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ عِنْدَ صَلٰوتِہِمْ وَصِیَامَکُمْ عِنْدَ صِیَامِہِمْ وَاَعْمَالَکُمْ

عِنْدَ اَعْمَالِهِمْ تم اُن کی نماز کے آگے اپنی نماز کو حقیر جانو گے اور اُن کے روزوں کے آگے اپنے روزوں کو اور اُن کے اعمال کے آگے اپنے اعمال کو یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیْهِمْ قرآن پڑھیں گے اُن کے گلوں سے نیچے نہ اُتریگا یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ بظاہر وہ بات کہیں گے کہ سب کی باتوں سے اچھی معلوم ہو یا مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ بات بات پہ حدیث کا نام لیں گے اور حال یہ ہوگا کہ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اُن کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر سر مونڈے مُشَمِّرِیْ الْاُزُرِ گھٹنی ازار والے ان کے پیشوا ابن عبد الوہاب نجدی کو سر منڈانے میں یہاں تک غلو تھا کہ عورت اُس کے دین ناپاک میں داخل ہوتی اُس کا بھی سر منڈا دیتا کہ یہ زمانہ کفر کے بال ہیں انھیں دور کر یہاں تک کہ ایک عورت نے کہا جو مرد تمھارے دین میں آتے ہیں اُن کی داڑھیاں منڈوا یا کرو کہ وہ بھی زمانہ کفر کے بال ہیں اُس وقت سے باز آیا اور اب وہابیہ کو دیکھیے اُن میں اکثر وہی سر منڈائے اور گھٹنے پائچے والے ہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ) غزوہ حنین میں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے جو غنائم تقسیم فرمائے اُس پر ایک وہابی نے کہا کہ میں اس تقسیم میں عدل نہیں پاتا کیونکہ کسی کو زیادہ کسی کو کم عطا فرمایا اس پر فاروق اعظم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں فرمایا کہ اسے رہنے دے کہ اس کی نسل سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں (وہابیہ کی طرف اشارہ فرمایا) اُس سے فرمایا افسوس اگر میں تجھ پر عدل نہ کروں تو کون عدل کریگا اور فرمایا اللہ رحم فرمائے میرے بھائی موسے پر کہ اس سے زائد ایذا دیے گئے علما فرماتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ایک اُس دن کی عطا سخی بادشاہوں کی عمر بھر کی داد و دہش سے

زائد بھی جنگل غنائم سے بھرے ہوئے ہیں اور حضور عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حضور پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب سب اموال تقسیم ہو لیے ایک اعرابی نے ردائے مبارک بدن اقدس پر سے کھینچ لی کہ شانہ و پشت مبارک پر اُس کا نشان بن گیا اُس پر اتنا فرمایا اے لوگو جلدی نہ کرو واللہ کہ تم مجھکو کسی وقت بخیل نہ پاؤ گے حق ہے اے مالک عرش کے نائب اکرم قسم ہے اُس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ دونوں جہان کی نعمتیں حضور ہی کی عطا ہیں دونوں جہان کی نعمتیں حضور ہی کی عطا ہیں دونوں جہان حضور کی عطا سے ایک حصہ ہیں ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ٭ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

بیشک دنیا و آخرت حضور کی بخشش سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کے تمام علوم ماکان و مایکون حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلیٰ آلک وصحبک وبارک وکرم۔ ایک روز بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام حاضر ہیں ایک شخص آیا اور کنارہ مجلس اقدس پر کھڑے ہو کر مسجد میں چلا گیا ارشاد فرمایا کہ کون ہے کہ اسے قتل کرے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور جا کر دیکھا وہ نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھ رہا ہے صدیق اکبر کا ہاتھ نہ اُٹھا کہ ایسے نمازی کو عین نماز کی حالت میں قتل کریں واپس حاضر ہوئے اور سب ماجرا عرض کیا ارشاد فرمایا کون ہے کہ اسے قتل کرے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور اُنھیں بھی وہی واقعہ پیش آیا حضور نے پھر ارشاد فرمایا کون ہے کہ اسے قتل کرے مولیٰ علی اُٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں فرمایا ہاں تم۔ اگر تمھیں ملے۔ مگر تم اُسے نہ پاؤ گے یہی ہوا۔ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبتک جائیں وہ نماز پڑھکر چلتا ہوا۔ ارشاد فرمایا اگر تم اُسے قتل کر دیتے تو امت پر سے بڑا فتنہ اُٹھ جاتا یہ تھا وہابیہ کا باپ جس کی ظاہری و معنوی نسل آج دُنیا کو گندہ کر رہی ہے اُس نے مجلس

اقدس کے کنارے پر کھڑے ہوکر ایک نگاہ سب پر کی اور دل میں یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ مجھ جیسا ان میں ایک بھی نہیں۔ یہ غرور تھا اُس خبیث کو اپنی نماز و تقدس پر اور نہ جانا کہ نماز ہو یا کوئی عمل صالح وہ سب اس سرکار کی غلامی و بندگی کی فرع ہے جب تک اُن کا غلام نہ ہولے کوئی بندگی کام نہیں دے سکتی ولہذا قرآن عظیم میں اُن کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایا لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ و رسول پر اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اس کے تعظیم رسول مقبول نہیں اُس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اُس کے نماز اور کوئی عبادت مقبول نہیں یوں تو عبداللہ تمام جہان ہے مگر سچا عبداللہ وہ ہے جو عبد مصطفٰے ہے ورنہ عبد شیطان ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

مؤلف۔ ایک روز مولوی سعید احمد ابن مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی اعلیحضرت مدظلہ سے آکر دست بوس ہوئے اور قربانی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا کہ مدارس میں دیجا سکتی ہیں یا نہیں۔ ارشاد ہوا بلاشبہ ان کا صرف مدرسہ میں جائز ہے۔ مولوی صاحب نے صاحب ہدایہ کا قول نقل کیا کہ اُن کے نزدیک قربانی کی کھال بیچنے سے اُس کی قیمت کا صدقہ واجب ہوجاتا ہے اور صدقات واجبہ کا مصرف مصرف زکاۃ ہے اور مصرف زکاۃ میں تملیک فقر اشرط ہے اس پر ارشاد فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ متمول کے لیے بیچے کہ وہ بوجہ تقرب صالح تمول نہ رہی بخلاف اُس صورت کے کہ فی سبیل اللہ مصارف خیر میں صرف کے لیے بیچے کہ یہ بھی قربت ہی اور یہاں قربت ہی مقصود ہے علاوہ بریں مدارس میں دینا بیچنے پر ہی ضرور نہیں اکثر کھالیں مدارس میں بھیجدیتے ہیں اور کھال تو غنی کو بھی دے سکتا ہے پھر مدرسہ دینیہ نے کیا قصور کیا ہے اُس وقت مولنا مولوی حسنین رضا خاں صاحب

قربانی کی کھال مدارس دینیہ وغیرہ امور خیر میں صرف کرسکتا ہے

بھی حاضرِ خدمت تھے اُنھوں نے عرض کی کہ جب صدقاتِ واجبہ میں تملیک شرط ہو تو زکاۃ اور ایسے صدقات مدارس میں کیونکر صرف کیے جاسکیں گے۔

ف۔ زکاۃ وصدقاتِ واجبہ مدارس میں کس طرح صرف ہوں

ارشاد۔ مہتمم کو چاہیے کہ زکاۃ وصدقاتِ واجبہ کی رقوم سے ضرورت پر طلبا کو کتابیں خرید دے اور اُنھیں مالک بنا دے یا یہ کہ جو کھانا طلبا کو مدرسے سے بطریقِ اباحت دیا جاتا ہے طلبا کو پہلے روپیہ دیکر مالک بنا دے پھر وہ روپیہ مہتمم کو واپس کریں اور کھانے میں شریک ہو جائیں البتہ مدرسین کی تنخواہ وغیرہ میں یہ روپیہ صرف کرنا جائز نہیں۔

عرض۔ حضور اگر قرآن عظیم صندوق میں بند ہو اور ریل کا سفر یا کسی دوسری سواری میں سفر کرنا ہے اور تنگیٔ جگہ کے باعث مجبور ہے تو ایسی صورت میں صندوق نیچے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

ف۔ سفر میں قرآن کریم جس صندوق میں ہو اُسے نیچے نہ رکھو

ارشاد۔ ہرگز نہ رکھے انسان خود مجبوریاں پیدا کر لیتا ہے ورنہ کچھ دشوار نہیں جسکے دلمیں قرآن عظیم کی عظمت ہے وہ ہر طرح سے اُس کی تعظیم کا خیال رکھیگا۔

عرض۔ وقتِ عصر میں کراہت کس وقت آتی ہے۔

ف۔ وقتِ عصر میں کراہت کب آتی ہے

ارشاد۔ غروبِ آفتاب سے بیس [٢٠] منٹ قبل تک کراہت نہیں یعنی سلام کے بعد بیس منٹ غروب میں باقی رہیں اُس کے بعد کراہت ہے کہ اس وقت تیزیٔ میں آفتاب پر نگاہ جمنے لگتی ہے۔

عرض۔ ایک شخص نے نماز میں سورۂ زِلْزَال و عَادِیَات پڑھیں اور اَثْقَال اور حُدِّثَتْ کی ث کو س کے مخرج سے ادا کیا اور ادی کی ع کو ہ اور ضَبْحًا کے ض کو دفعتہ بھی نہیں پڑھا بلکہ صریح دبحًا پڑھا اور حُصِّلَ کے ص کو مشابہ س اس صورت میں اعادہ نماز کا ہوگا یا نہیں۔

ف۔ مسئلہ قرارت

ارشاد۔ نماز نہ ہوئی پھر پڑھے۔

عرض ۔ بعض حاضرین نے عرض کیا کہ حضور دُنیوی مکروہات نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج قضا نمازیں ادا کرنا شروع کر دوں گا مگر نہیں ہوتا کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نمازیں فجر کی ادا کر لوں پھر ظہر کی پھر اور اوقات کی تو کوئی حرج ہے مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ایسی حالتیں کیا کرنا چاہیے ۔

ارشاد ۔ قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازم ہیں نہ معلوم کس وقت موت آجائے کیا مشکل ہے ایک دن کی بیس[۲۰] رکعت ہوتی ہیں (یعنی فجر کے فرضوں کی دو[۲] رکعت اور ظہر کی چار اور عصر کی چار اور مغرب کی تین[۳] اور عشا کی سات رکعت یعنی چار فرض تین[۳] وتر) ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب و زوال کے (کہ اُس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرلے پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا کی یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے کاہلی نہ کرے جبتک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا ۔ نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سَو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کرے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اُس کے لیے صورت تخفیف اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہے اگر ایک بار بھی کہہ لیگا تو فرض ادا ہو جائیگا نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم و سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لینا کافی ہے تشہد کے بعد درود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وتروں میں بجائے دعائے قنوت رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہنا کافی ہے طلوع آفتاب کے بیس[۲۰] منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے

ف ۔ قضا نمازیں جلد ادا کرنا لازم ہیں

ف ۔ جبتک فرض ذمہ پر ہے کوئی نفل قبول نہیں

ف ۔ قضا نمازوں کی نیت

ف ۔ جلد ادا کرنے کا آسان طریقہ

اس سے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے ہر ایسا شخص جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں چھپکر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں اُس نے اپنے اُن ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کُل نمازیں ادا کر کے آرام لونگا اور فرض کیجیے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اُس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اُس کی سب نمازیں ادا کر دیگا۔ قال اللہ تعالےٰ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اُسے راستہ میں موت آجائے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو چکا۔ یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آلیا تو پورا کام اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا اور کامل ثواب پائیگا وہاں نیت دیکھتے ہیں سارا دارمدار حسنِ نیت پر ہے

عرض۔ حضور جب رسل و ملائکہ معصوم ہیں تو اُن کو علیہ الصلاۃ والسلام کہکر ایصال ثواب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ارشاد۔ اول تو علیہ الصلاۃ والسلام ایصال ثواب نہیں بلکہ اظہار تعظیم ہے اور اُن پر نزول درود و سلام کی دعا اور ہو بھی تو ملائکہ و رسل زیادت ثواب سے مستغنی نہیں حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام غسل فرما رہے تھے رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے سونے کا مینہ اُن پر برسایا آپ چادر مبارک پھیلا کر سونا اُٹھانے لگے ندا آئی اے ایوب کیا ہم نے تمھیں اس سے غنی نہ کیا عرض کرتے ہیں بیشک تو نے غنی کیا ہے لیکن تیری برکت سے مجھے کسی وقت غنا نہیں (اسی تذکرے میں

جب انبیاء و ملائکہ کو ایصال ثواب کی کیا ضرورت — اس کا جواب

فرمایا) کہ ایک صاحب سادات کرام سے اکثر میرے پاس تشریف لاتے اور غربت و افلاس کے شاکی رہتے ایک مرتبہ بہت پریشان آئے میں نے اُن سے دریافت کیا کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دیدی ہو کیا وہ بیٹے کو حلال ہو سکتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جن کی آپ اولاد میں ہیں تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا اے دُنیا کسی اور کو دھوکا دے میں نے تجھے وہ طلاق دی جس میں کبھی رجعت نہیں پھر سادات کرام کا افلاس کیا تعجب کی بات ہے سید صاحب نے فرمایا واللہ میری تسکین ہوگئی وہ اب زندہ موجود ہیں اس روز سے کبھی شاکی نہ ہوئے۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب بھاری جیپوری۔ حضور حاجی عبد الجبار صاحب کو اکثر اوقات پریشانی رہتی ہے۔

ارشاد۔ لاحول شریف کی کثرت کریں یہ ٦٩ بلاؤں کو دفع کرتی ہے ان میں سب سے آسان تر پریشانی ہے اور ٧٠ بار پانی پر دم کرکے روز پی لیا کریں۔

عرض۔ برکت رزق کی کوئی دعا حضور ارشاد فرمائیں میں آجکل بہت ہی پریشان ہوں۔

ارشاد۔ ایک صحابی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی دُنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی فرمایا کیا وہ تسبیح تمھیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے خلق دُنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر طلوع فجر کے ساتھ سو بار کہا کر سُبْحَانَ اللّٰہِ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اُن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات دن گزرے تھے کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور دُنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی میں حیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں۔ اس تسبیح کا آپ بھی ورد رکھیں حتی الامکان طلوع صبح صادق کے ساتھ ہو ورنہ صبح سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو اُس میں شریک ہو کر بعد کو عدد

ف ۔ دفع پریشانی کا ایک مجرب عمل　ف ۔ برکت رزق کی ایک مجرب دعا

پورا کیجیے اور جس دن قبل نماز بھی نہ ہوسکے تو خیر طلوع شمس سے پہلے۔

مؤلف۔ مصر کے مناروں کا تذکرہ ہوا اس پر فرمایا۔

ارشاد۔ ان کی تعمیر حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے چودہ[۱۴] ہزار برس پہلے ہوئی نوح علیہ السّلام کی امت پر جس روز عذاب طوفان نازل ہوا ہے پہلی رجب تھی بارش بھی ہو رہی تھی اور زمین سے بھی پانی اُبل رہا تھا بحکم رب العلمین نوح علیہ السلام نے ایک کشتی تیار فرمائی جو ۱۰ رجب کو تیرنے لگی اس کشتی پر اسّی آدمی سوار تھے جن میں دو[۲] نبی تھے (حضرت آدم و حضرت نوح علیہم السلام) حضرت نوح علیہ السلام نے اس کشتی پر حضرت آدم علیہ السّلام کا تابوت رکھ لیا تھا اور اُس کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب عورتوں کو بٹھایا تھا پانی اُس پہاڑ سے جو سب سے بلند تھا ۳۰ ہاتھ اونچا ہوگیا تھا دسویں محرم کو ۶ ماہ کے بعد سفینہ مبارکہ جودی پہاڑ پر ٹھہرا سب لوگ پہاڑ سے اُترے اور پہلا شہر جو بسایا اُس کا سوق الثمانین نام رکھا یہ بستی جبل نہاوند کے قریب متصل موصل واقع ہے اُس طوفان میں دو[۲] عمارتیں مثل گنبد و منارہ باقی رہگئی تھیں۔ جنھیں کچھ نقصان نہ پہنچا اُس وقت روئے زمین پر سوائے ان کے اور عمارت نہ تھی۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم سے انھیں عمارتوں کی نسبت منقول ہے بنی الھرمان النسر فی سرطان یعنی دونوں عمارتیں اُس وقت بنائی گئیں جب ستارہ نسر نے برج سرطان میں تحویل کی تھی۔ نسر دو[۲] ستارے ہیں نسر واقع و نسر طائر اور جب مطلق بولتے ہیں تو اُس سے نسر واقع مراد ہوتا ہے ان کے دروازہ پر ایک گدھے کی تصویر ہے اور اُس کے پنجہ میں گنگچہ جس سے تاریخ تعمیر کی طرف اشارہ ہے مطلب یہ کہ جب نسر واقع برج سرطان میں آیا اُس وقت یہ عمارت بنی جس کے حساب سے بارہ ہزار چھ سو چالیس برس ساڑھے آٹھ مہینے ہوتے ہیں کہ ستارہ چونسٹھ برس

قمری سات مہینے ستائیس دن میں ایک درجہ طے کرتا ہے اور اب بُرج جدی کے سولھویں درجہ میں ہے تو جب سے چھ برج ساڑھے پندرہ درجہ سے زائد طے کر گیا تو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق سے بھی تقریباً پونے چھ ہزار برس پہلے کے بنے ہوئے ہیں کہ اُن کی آفرینش کو سات ہزار برس سے کچھ زائد ہوئے لاجرم یہ قوم جن کی نعمیر ہے کہ پیدائش آدم علیہ الصلاۃ والسّلام سے پہلے ساٹھ ہزار برس زمین پر رہ چکی تھی۔

عرض۔ حضور اُنھیں انھی انسانوں کی اولاد ہو کر دنیا بڑھی۔

ارشاد۔ پسماندگان طوفان سے کسی کی نسل نہ بڑھی صرف نوح علیہ السلام کی نسل تمام دُنیا میں ہے قرآن عظیم فرماتا ہے وجعلنا ذریته هم الباقین اسی لیے اُنھیں آدم ثانی کہتے ہیں۔

عرض۔ کیا حضرت نوح علیہ السلام نے دُنیا میں ایک ہزار برس قیام فرمایا۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ تقریباً سولہ سو برس تک تشریف فرما رہے۔

عرض۔ حضور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر بھی حج فرض ہوا تھا۔

ارشاد۔ اُن پر فرضیت کا حال خدا جانے انبیا علیہم الصلاۃ والسّلام حج کرتے رہے حضرت سلیمٰن علیہ السّلام کا تخت ہوا پر اُڑتا جا رہا تھا جب کعبہ معظمہ سے گزرا تو کعبہ رویا اور بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیا سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا نہ نماز پڑھی اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا تو رو نہیں تیرا حج اپنے بندوں پر فرض کردوں گا جو تیری طرف ایسے ٹوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اونٹنی اپنے بچہ کے شوق میں اور تجھ میں نبی آخر الزماں کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیا سے زیادہ پیارا ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۔ حضرت مولیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ اہرام تخلیق حضرت آدم علیہ السلام سے بھی بہت پیشتر کے ہیں

ف۔ حضرت آدم علیہ السلام کی آفرینش کو کتنا زمانہ ہوا ف۔ آفرینش حضرت آدم سے پہلے جن زمین پر کسقدر عرصہ تک رہے۔

ف۔ حضرت نوح علیہ السلام کی نسل ساری دنیا میں ہے

ف۔ حضرت نوح دُنیا میں کتنا رہے ف۔ انبیا پر حج فرض ہوا یا نہیں

عرض - غَرور بالفتح اور غُرور بالضم میں کیا فرق ہے۔

ارشاد - غَرور بالفتح فریبی اور بالضم فریب۔

عرض زید اپنے عیال و اطفال کو اپنے بھانجے یا بھتیجے کی نگرانی میں چھوڑ کر خود باہر چلا گیا اس کے چلے جانے کے بعد عورت کے بچّہ پیدا ہوا اُس کی اطلاع خاوند کو دی گئی اُس نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ جب واپس آیا تب بھی محض خاموش رہا نہ کچھ کہا نہ سُنا اور پھر باہر چلا گیا۔ پھر ایک لڑکی پیدا ہوئی اُس کی خبر کی اطلاع دینے پر اُس نے جواب لکھا کہ تم میری عورت پر تہمت لگاتے ہو اس صورت میں اولاد حرامی ہوگی یا نہیں۔

ارشاد - تاوقتیکہ چار مرد مسلمان آزاد عاقل گواہان ثبوت اس طرح دیکھنے کی گواہی نہ دیں جیسے سرمہ دانی میں سلائی اُن کی شہادت شریعت مطہرہ میں قابل سماعت نہ ہوگی۔

عرض - حضور عہد رسالت میں کوئی ایسا واقعہ گزرا ہے یا نہیں۔

ارشاد - عہد رسالت اقدس میں زنا کا ثبوت گواہوں سے کبھی نہیں ہوا البتہ دو بار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود اقرار کر لیا پہلا واقعہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواستگار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں دونوں کو سنگسار کیا گیا جس وقت حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنگسار کیا آپ بھاگے لیکن سنگساریوں نے پکڑ کر قتل کر دیا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کل واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے چھوڑ کیوں نہیں دیا جب وہ بھاگا تھا اور فرمایا اُس نے ایسی توبہ کی کہ تمام شہر پر تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کچھ بُرے الفاظ فرمائے اُس پر ارشاد ہوا ایسا نہ کہو میں دیکھتا ہوں کہ جنت

کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اسی طرح صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جرم کا خدمت اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اقرار کیا اور سزا کی خواستگار ہوئیں ارشاد فرمایا تیرے پیٹ میں حمل ہے بعد وضع حمل آنا بعد فراغ حمل بچّہ کو لیکر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اس بچّہ کو اب کیا کروں فرمایا اس کو دودھ پلاؤ یہ ارشاد عالی سُن کر وہ بی بی واپس گئیں اور بعد دو برس کے بچہ کو لیکر حاضر ہوئیں بچّہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا عرض کی حضور اب یہ روٹی خود کھاتا ہے بچّہ لیکر رجم فرمایا۔

عرض۔ کیا حضور حد شرعی سے پاک ہو جاتا ہے۔

ارشاد۔ حد سے پاک ہو جاتا ہے اور قصاص سے نہیں ہوتا خون ناحق کرنے والے پر تین حق ہیں ایک مقتول کے اعزا کا دوسرا مقتول کا تیسرا رب العزۃ تبارک وتعالیٰ کا جن میں سے اعزا کا قصاص لینے سے ادا ہو جاتا ہے اور دو حق باقی رہتے ہیں۔

عرض۔ اُس شخص پر جو قصاص میں قتل کیا گیا نماز پڑھی جائے۔

ارشاد۔ ہاں خودکشی کرنے والے اور اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا اُن کے جنازہ کی نماز نہیں۔

عرض۔ ایک صاحب نے ایک وہابی کے جنازہ کی نماز پڑھی ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

ارشاد۔ وہابی۔ رافضی۔ قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز اُنھیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔

عرض۔ اگر امام منبر پر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے امام کو سمجھانا چاہیے نماز ہوگئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا ابتداءً اکثر ستون کے سہارے سے حضور نے خطبہ فرمایا ہے۔

حد و قصاص کا قانون

نماز جنازہ کس پر پڑھی جائے اور کس پر نہیں

عرض۔ حضور نمازی کے سامنے سے نکلنے کے لیے کتنا فاصلہ درکار ہے۔

ارشاد۔ خاشعین کی سی نماز پڑھے کہ قیام میں نظر موضع سجدہ پر جمائے تو نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اس سے کچھ آگے بڑھتی ہے میرے تجربہ میں یہ جگہ تین گز ہے یہاں تک نکلنا مطلقاً جائز نہیں اس سے باہر باہر صحرا اور بڑی مسجد میں نکل سکتا ہے مکان اور چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک سامنے سے نہیں جاسکتا فقہائے کرام نے جس کو بڑی مسجد فرمایا ہے یہاں کوئی نہیں سوائے مسجد خوارزم کے جس کا ایک ربع چار ہزار ستون پر ہے بڑی مسجد ہے یا مسجد حرام شریف میں نمازی کے سامنے طواف جائز ہے کہ وہ بھی مثل نماز عبادت ہے (اسی سلسلۂ بیان میں فرمایا کہ) اگر کوئی شخص تنہا اپنے گھر یا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا شخص دستک دے یا مسجد میں نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہتا ہو تو نمازی اس کو آگاہ کرنے کی غرض سے بالجہر لا الہ الا اللہ کہدے اور اگر نماز میں بچہ سامنے آکر بیٹھ جائے تو اس کو ہٹا دے اور اگر تخت پر پڑھ رہا ہو اور بچہ کے گرجانے کا احتمال ہو تو اس کو گود میں اٹھالے خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گود میں لیکر نماز پڑھی ہے اگر بچے کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ گود میں خود رک سکتا ہے تو نماز جائز ہے کہ بچہ حامل نجاست ہے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ اب یہ خود حامل نجاست ہوا۔

عرض۔ جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد۔ اگر مدعی نبوت سے اس خیال سے کہ اس کا عجز ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر تحقیق کے لیے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں تو فوراً کافر ہوگیا (اسی تذکرہ میں فرمایا کہ) مباحثہ میں لوگ یہ شرط کر لیتے ہیں کہ جو ساکت ہو جائیگا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کرلیگا یہ سخت حرام اور اشد حماقت ہے

ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

مؤلف - اس وقت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولانا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی اور مولوی احمد علی صاحب و مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظم انجمن اہلسنت و مدرس مدرسہ اہلسنت و مولانا مولوی امجد علی صاحب مدرس مدرسہ اہلسنت و مہتمم مطبع اہلسنت وغیرہ حضرات علمائے کرام حاضر خدمت تھے انجمن کے آریہ ناریہ کے مقابل جلسے ہو رہے تھے یہ سب حضرات جلسہ مناظرہ سے مظفر و منصور واپس آئے تھے راجچند مناظر آریہ کی چرب زبانی اور بیحیائی کا ذکر ہو رہا تھا کہ بات سمجھنے کی لیاقت نہیں، رکھتا بے حیائی سے کچھ نہ کچھ بکے ضرور جاتا ہے اس پر

ارشاد فرمایا سخت غلطی ہے کہ ایسوں سے زبانی بات چیت ہو اس کا حاصل یہی ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ بکے جائیگا جس سے لوگ جانیں کہ بڑا مقرر ہے برابر جواب دے رہا ہے انسان میں یہ قوت نہیں کہ زبان بند کر دے بے حیا کفار اللہ عزوجل کے حضور بھی نہ چوکیں گے وہاں بھی زبان چلی ہی جائے گی یہاں تک کہ مونھ پر مہر فرمائی جائے گی اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ تو ایسوں سے ہمیشہ تحریری گفتگو ہونا چاہیے کہ مکرنے بدلنے کی گلی نہ رہے بہت دھوکا ہوتا ہے کہ وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل میں گفتگو کر بیٹھتے ہیں۔ وہابی غیر مقلد قادیانی وغیرہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اصول چھوڑ کر فرعی مسائل میں گفتگو ہو انھیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے اُن سے یہی کہا جائے کہ پہلے تم اسلام کے دائرہ میں آلو اپنا مسلمان ہونا تو ثابت کر لو پھر فرعی مسائل میں گفتگو کا حق ہوگا۔

عرض - مصافحہ واپسی کے وقت کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۵۹ تحریری مناظرہ کا فائدہ

۶۰ وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل میں گفتگو کرنے سے بڑا دھوکا ہے

۶۱ رخصت کے وقت مصافحہ کی ممانعت نہیں

ارشاد۔ نہیں اصحاب نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب آپس میں ملتے مصافحہ فرماتے اور جب رخصت ہوتے معانقہ کرتے۔

عرض۔ معانقہ ایک جانب یا دونوں جانب سے کرے۔

ارشاد۔ ایک طرف سے بھی ہوجائے گا لیکن عرب شریف میں دونوں طرف سے کرتے ہیں۔

عرض۔ نماز جمعہ یا عیدین یا بعد صلاۃ پنجگانہ مصافحہ کرنا کیسا ہے۔

ارشاد۔ جائز ہے نسیم الریاض میں ہے الاصح انہا بدعۃ مباحۃ۔

عرض۔ اذان میں نام اقدس لیتے وقت روضۂ منورہ کی طرف موہنھ کرسکتا ہے۔

ارشاد۔ خلاف سنت ہے سوائے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے اور کسی کلمہ پر کسی طرف موہنھ نہیں پھیر سکتا یا خطبہ میں عزجلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ قلبی محبت نہیں۔ قلبی محبت وہی ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہے اُس میں اپنی اصلاح کی مداخلت نہ کرے البتہ خطبہ میں اگر کلمہ شریف خطیب پڑھے تو رفع سبابہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

عرض۔ گناہ صغیرہ و کبیرہ میں کیا فرق ہے۔

ارشاد۔ گناہ کبیرہ سات سو ہیں اُن کی تفصیل بہت طویل ہے اللہ کی معصیت جسقدر ہے سب کبیرہ ہے اگر صغیرہ و کبیرہ کو علٰحدہ شمار کرایا جائے تو لوگ صغائر کو ہلکا سمجھیں گے وہ کبیرہ سے بھی بدتر ہوجائیگا جس گناہ کو ہلکا جانکر کریگا وہی کبیرہ ہے ان کے امتیاز کے لیے صرف اسقدر کافی ہے کہ فرض کا ترک کبیرہ ہے اور واجب کا صغیرہ جو گناہ بیباکی اور اصرار سے کیا جائے کبیرہ ہے۔

عرض۔ کون کون عورتیں غیر محرم کے یہاں جاسکتی ہیں۔

ارشاد۔ مریضہ۔ غاسلہ۔ قابلہ کا غیر محرم کے یہاں جانا جائز ہے۔

عرض۔ لامذہب کو مسلمان کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

ارشاد۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ایک اللہ ہے آسمان سے پانی اتارنے والا ایک اللہ ہے زمین سے کھیتی اگانے والا۔ ایک اللہ ہے جلانے والا۔ ایک اللہ ہے مارنے والا۔ ایک اللہ ہے روزی دینے والا ایک اللہ ہے ایک اللہ کی پوجا ہے اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں۔ لوگ اللہ کے سوا جن جن کو پوجتے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں اللہ نے اپنے بندوں کو سچا راستہ دکھانے کے لیے اپنے نیک بندے بھیجے جنھیں نبی اور رسول کہتے ہیں وہ جو کچھ خدا کے پاس سے لائے وہ سب حق ہے اُن نبیوں اور کتابوں پر ایمان لایا اُن میں سب سے بڑے اور سب کے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں وہ جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے سب سچ ہے۔ میرا دین مسلمانوں کا دین ہے مسلمانوں کا دین سچا ہے مسلمانوں کے دین کے سوا اور دین جتنے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عرض۔ وسوسہ کے دفع کے لیے کیا پڑھے۔

ارشاد۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ پڑھنے سے فوراً وسوسے دفع ہو جاتے ہیں بلکہ صرف اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہنے سے دور ہو جاتے ہیں۔

عرض۔ اگر ریا کے لیے نماز روزہ رکھا تو فرض ادا ہوگا یا نہیں۔

ارشاد۔ (معاذ اللہ) فقہی نماز روزہ ہو جائیگا کہ مفسد نہ پایا گیا ثواب نہ ملے گا بلکہ عذاب نار کا مستحق ہوگا روز قیامت اُس سے کہا جائے گا او فاجر او غادر او خاسر او کافر تیرا عمل حبط ہوا اپنا اجر اس سے مانگ جس کے لیے کرتا تھا یہی ایک بُرائی ریا کی مذمت کو کافی ہے۔

لامذہب کو مسلمان کرنے کا طریقہ

دفع وسوسہ کا عمل

ریا کے لیے جو نماز روزہ ہو فقہاً فرض ادا ہو جائیگا مگر ثواب نہیں ملیگا

عرض - تبارک بعد مرنے ہی کے ہو سکتا ہے یا زندگی میں بھی کرسکتا ہے اور مقدار سوا من صحیح ہے یا نہیں۔

ارشاد - ہر سال کریں یا ایک ہی سال تبارک شریف سے مقصود ایصال ثواب ہے اور شریعت میں اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں جتنا ہو اور جب ہو پاک مال اور خالص نیت سے اللہ کے لیے ہو مرنے کے بعد یا زندگی میں ہر سال کریں کوئی حرج نہیں بلکہ مقرر کرکے موقوف کرنا نہ چاہیے اس کے فوائد بیشمار ہیں اس میں سورۂ تبارک شریف پڑھی جاتی ہے اس سورۂ کریمہ کی برابر عذاب قبر سے بچانے والی اور راحت پہنچانے والی کوئی چیز نہیں اگر اس کے پڑھنے والے کے پاس ملائکہ عذاب آنا چاہتے ہیں تو اُن کو روکتی ہے وہ دوسری طرف سے آنا چاہتے ہیں تو اُدھر حائل ہوتی ہے اور فرماتی ہے کہ اس کے پاس نہ آؤ یہ مجھے پڑھتا تھا فرشتے عرض کرتے ہیں ہم اُس کے حکم سے آئے ہیں جس کا تو کلام ہے تو فرماتی ہے کہ ٹھہر جاؤ جبتک میں واپس نہ آؤں اس کے پاس نہ آنا اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لیے ایسا جھگڑتی ہے کہ مخلوق کو ایسا جھگڑنے کی طاقت نہیں انتہا یہ کہ اگر مغفرت میں تاخیر ہوتی ہے عرض کرتی ہے وہ مجھے پڑھتا تھا اور تو نے اُسے نہ بخشا اگر میں تیرا کلام نہیں تو مجھے اپنی کتاب میں سے چھیل دے اُس پر ارشاد باری ہوتا ہے جا ہم نے اُسے بخشا وہ فوراً جنت میں جاتی ہے اور وہاں سے ریشمی کپڑے اور آرام تکیے اور پھول اور خوشبوئیں لیکر قبر میں آتی ہے اور فرماتی ہے مجھے آنے میں دیر ہوئی تو گھبرایا تو نہ تھا پھر بچھونے بچھاتی اور تکیہ لگاتی ہے فرشتے بحکم رب العلمین واپس جاتے ہیں۔

عرض - حضور ایک شخص نے اپنی لڑکی کے انتقال کے بعد دیکھا کہ وہ علیل اور برہنہ ہے یہ خواب چند بار دیکھ چکا ہے۔

ارشاد - کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھکر بخشدیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کے لیے ذریعۂ نجات ہوگا اور پڑھنے والے کو دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا اسی طرح کروروں بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کرسکتا ہے اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے کھانا کھاتے ہوئے دفعۃً رونے لگا وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اُسے لیے جاتے ہیں (اُس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس یہی کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا آپ نے اُس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کردیا فوراً وہ لڑکا ہنسا آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لیے جارہے ہیں شیخ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کی تصحیح مجھے اُس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اُس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

عرض - عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی۔

ارشاد - روح و جسم دونوں پر یوہیں ثواب بھی حدیث میں ہے ایک لُنجھا کسی باغ کے سامنے پڑا تھا اور میوے دیکھ رہا تھا مگر اُس تک جا نہ سکتا تھا اتفاقاً ایک اندھے کا اُس طرف سے گزر ہوا کہ باغ میں جاسکتا تھا مگر میوے اُسے نظر نہ آتے لُنجھے نے اندھے سے کہا تو مجھے باغ میں لےچل وہاں جا کر ہم اور تم دونوں میوے کھائیں اندھا اُس کو اپنی گردن پر سوار کرکے باغ میں لے گیا لُنجھے نے میوے توڑے اور دونوں نے کھائے اس صورت میں کون مجرم ہوگا دونوں ہی مجرم ہیں اندھا جسم ہے اور لُنجھا روح۔

عرض - ہر ایک کے ساتھ کتنی روحیں ہیں۔
ارشاد - صرف ایک روح ہے اگر مسلمان ہے تو علّیین میں اور کافر تو سجّین میں جو شخص قبر پر جاتا ہے اُس کو بخوبی دیکھتی ہے اُس کی بات سُنتی سمجھتی ہے مرنے کے بعد روح کا ادراک بیشمار بڑھ جاتا ہے خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں روح کو قرب و بعد مکانی یکساں ہے روح بصر کو دیکھو کوئیں کے اندر سے ستاروں کو دیکھتی ہے یعنی نگاہ اُٹھتے ہی زمین سے فلک ثوابت تک پہنچتی ہے جو یہاں سے آٹھ ہزار برس کی راہ پر ہے حدیث میں روح زندہ و مُردہ کی مثال پرند کی فرمائی کہ جبتک پنجرے میں بند ہے اُسی کے لائق پر کھول سکتا ہے جب قفس سے نکال دو پھر اُس کی اُڑان دیکھو۔
عرض - قبر کھودی وہاں مُردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا کیا جائے۔
ارشاد - اگر اور جگہ ملسکتی ہے تو ہرگز اُس میں دفن نہ کریں اور اُس قبر کو بدستور درست کر دیں ورنہ اُن ہڈیوں کو ایک طرف رکھکہ حائل کا فصل دیکر اس کو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی جگہ اور نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی تو مجبوراً جائز ہے۔
عرض - داڑھی منڈانا اور کترانا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔
ارشاد - کتروانا یا منڈانا ایک دفعہ کا صغیرہ گناہ ہے اور عادت سے کبیرہ جس سے فاسق معلن ہو جائیگا اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب اگر اعادہ نہ کیا جائیگا گنہگار رہوگا ایک روز حضرت مولٰنا شاہ سید احمد اشرف صاحب کچھوچھوی تشریف لائے ہوئے تھے رخصت کے وقت اُنھوں نے عرض کیا کہ مولوی سید محمد صاحب اشرفی اپنے بھانجے کو میں چاہتا ہوں کہ حضور

کی خدمت میں حاضر کردوں حضور جو مناسب خیال فرمائیں ان سے کام لیں۔
ارشاد ہوا ضرور تشریف لائیں یہاں فتوے لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں رد
وہابیہ اور افتا یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں
آتے ان میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے میں بھی ایک
حاذق طبیب کے مطب میں سات برس بیٹھا مجھے وہ وقت وہ دن وہ جگہ وہ
مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔ میں نے ایک بار ایک
نہایت پیچیدہ حکم بڑی کوشش وجانفشانی سے نکالا اور اس کی تائیدات مع
تنقیح آٹھ ورق میں جمع کیں مگر جب حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے حضور میں
پیش کیا تو انھوں نے ایک جملہ ایسا فرمایا کہ اس سے یہ سب ورق رد ہو گئے
وہی جملے اب تک دل میں پڑے ہوئے ہیں اور قلب میں اب تک ان کا اثر
باقی ہے خود ستائی جائز نہیں مگر وقت حاجت اظہار حقیقت تحدیث نعمت
ہے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے بادشاہ مصر سے فرمایا اِجْعَلْنِیْ عَلٰی
خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ۔ زمین کے خزانے میرے ہاتھ میں دیدے بیشک
میں حفظ والا ہوں اور علم والا ہوں بفضل ورحمت الٰہی پھر یوں وعنایت رسالت پناہی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتا اور رد وہابیہ کے دونوں کامل فن دونوں عالی فن نہیں
یہاں سے اچھا ان شاء اللہ تعالیٰ ہندوستان میں کہیں نہ پائیے گا بلکہ ممالک کی بات
نہیں کہتا میں تو ہر شخص کو یہ طب خاطر سکھانے کو تیار ہوں۔ سید محمد اشرفی صاحب
تو میرے شاہزادے ہیں میرے پاس جو کچھ ہے وہ انھیں کے جد امجد (یعنی حضور
سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا صدقہ و عطیہ ہے آپ
یہاں موجود ہیں میں تحفہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں
زیادہ پائیے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ استفتا سنایا کرتے ہیں اور جو میں

جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں طبیعت اخاذ ہے طرز سے واقفیت ہو چلی ہے اسی طرح علم توقیت بھی ایک ایسا فن ہے کہ اس کے جاننے والے بھی معدوم ہیں حالانکہ ائمہ دین نے اسے فرض کفایہ بتایا ہے علمائے موجودین میں تو کوئی اتنا بھی نہیں جانتا کہ فلاں دن آفتاب کب طلوع ہو گا اور کب غروب بہت سی عمر گزر گئی تھوڑی باقی ہے جن صاحب کو جو کچھ لینا ہو وہ حاصل کر لیں سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول بالکل صحیح ہے ع قدر نعمت پس از زوال بود۔ پھر لینے والے کو یہ چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہے اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑ دے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں خالی ہو کر آئیگا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا سمجھے گا تو ع انار کہ پر شد دگر چوں پر د۔ بھرے برتن میں اور کوئی چیز نہیں ڈالی جا سکتی اور آج کل تو حاصل کرنے والے ایسے ہیں کہ جب میں حسن میاں مرحوم کے مکان میں رہتا تھا اس میں ایک زینہ ہے جو باہر سے چھت پر گیا ہے اس زمانہ میں ایک مدرس صاحب کے ہدایہ آخرین سپرد ہوا ہے کوئی آسان کتاب نہیں جب انھوں نے کام چلتے نہ دیکھا تو مجھ سے پڑھنا چاہا مگر شرط یہ کی کہ اس باہر کے زینہ سے چھت پر مجھے بلا لیا کیجیے اور وہاں تنہائی میں پڑھا دیا کیجیے کسی کو معلوم نہ ہو میں نے کہا مولنا ہدایہ اخیرین کا سبق کوئی سہرفہ نہیں جو لوگوں سے چھپکر ہو مجھ سے یہ نہو گا ایک صاحب میرے فتوے نویسی کرتے تھے وہ اس طرح لکھتے تھے کہ باہر سے جواب لکھکر بھیجدیا میں نے اصلاح دیکر بھیجدیا ایک روز ان سے کہا گیا مولنا یوں جواب تو ٹھیک ہو جائے گا مگر آپکو یہ نہ معلوم ہو گا کہ آپ کی لکھی ہوئی عبارت کیوں کاٹی گئی اور دوسری عبارتیں کس مصلحت سے بڑھائی گئیں مناسب یہ ہے کہ آپ بعد نماز عصر اپنے لکھے ہوئے

فتووں پر اصلاح لے لیا کریں انھوں نے کہا کہ اس وقت آپ کے پاس بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں اس مجمع میں آپ فرمائیں گے کہ تم نے یہ غلط لکھا وہ غلط لکھا اور مجھے اس میں ندامت ہوگی اس بندۂ خدا کے نام افریقہ اور امریکہ تک سے استفتے آتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے اُن کے نام سے جواب جاتا تو لوگ اُنھیں کے نام استفتے بھیجتے اُس زمانے میں مکہ معظمہ کے ایک عالم جلیل حضرت مولانا سید اسمٰعیل حافظ کتب حرم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقیر کے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے مکہ معظمہ سے صرف ملاقات فقیر کے لیے کرم فرمایا تھا اُن کے سامنے ان کا تذکرہ ہوا فرمایا ایسا شخص برکت علم سے محروم رہتا ہے یہی ہوا کہ وہ صاحب چھوڑ کر بیٹھ رہے اب بی۔ اے پاس کرنے کی فکر میں ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب میں بغرض تحصیل علم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر جاتا اور وہ باہر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہ ادب اُن کو آواز نہ دیتا اُن کی چوکھٹ پر سر رکھکر لیٹ رہتا ہوا خاک اور ریتا اڑ اڑ کر مجھپر ڈالتی پھر جب حضرت زید کاشانۂ اقدس سے تشریف لاتے فرماتے اے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہ کرا دی میں عرض کرتا مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اطلاع کراتا یہ وہ ادب ہے جس کی تعلیم قرآن عظیم نے فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وہ جو حجروں کے باہر سے تمھیں آواز دیتے ہیں اُن میں بہت کو عقل نہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم باہر تشریف لاؤ تو اُن کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایک مرتبہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رکاب تھامی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے اے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اُنھوں نے کہا ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ علما کے ساتھ ایسا ادب کریں اس پر جعفر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے سے اُترے اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں یہی حکم ہے کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں۔ ہارون رشید جیسے جبّار بادشاہ نے ماموں رشید کی تعلیم کے لیے حضرت امام کسائی سے (جو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی اور اجلہ علماء و قراء سبعہ میں سے ہیں) عرض کیا فرمایا میں یہاں پڑھانے نہ آؤنگا۔ شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے ہارون رشید نے عرض کی وہ وہیں حاضر ہوجایا کریگا مگر اُس کا سبق پہلے ہو فرمایا یہ بھی نہ ہوگا بلکہ جو پہلے آئیگا اُس کا سبق پہلے ہوگا۔ غرض ماموں رشید نے پڑھنا شروع کیا اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا دیکھا کہ امام کسائی اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ماموں رشید پانی ڈالتا ہے بادشاہ غضبناک ہوکر اُترا اور ماموں رشید کے کوڑا مارا اور کہا بے ادب خدا نے دو ہاتھ کس لیے دیے ہیں ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے ان کا پاؤں دھو۔

ایک مرتبہ ہارون رشید نے ابو معاویہ ضریر کی دعوت کی وہ آنکھوں سے معذور تھے جب آفتابہ اور چلمچی ہاتھ دھونے کے لیے لائی گئی تو چلمچی خدمتگار کو دی اور آفتابہ خود لیکر اُن کے ہاتھ دھلوائے اور کہا آپ نے جانا کون آپکے ہاتھوں پہ پانی ڈال رہا ہے کہا نہیں کہا ہارون کہا جیسی آپ نے علم کی عزت کی ایسی اللہ آپ کی عزت کرے ہارون رشید نے کہا اسی دعا کے حاصل کرنے کے لیے یہ کیا تھا۔

ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالم تشریف لاتے بادشاہ اُن کی تعظیم کے لیے سرو قد کھڑا ہوتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کیا یا امیر المومنین رعب سلطنت جاتا ہے جواب دیا اگر علمائے دین کی تعظیم سے رعب سلطنت جاتا ہے

تو جانے ہی کے قابل ہے یہی وجہ تھی کہ اُن کا رعب روئے زمین کے بادشاہوں پر بدرجہ اتم تھا سلاطین نصاریٰ اُن کا نام لیے تھراتے تھے تخت قسطنطنیہ پر ایک عیسائیہ عورت حکمراں تھی اور وہ ہر سال خراج ادا کرتی جب وہ مرگئی تو اُس کا بیٹا تخت پر بیٹھا اور خراج نہ حاضر کیا ادھر سے خراج کا مطالبہ ہوا تو اُس نے حضرت ہارون رشید کی خدمت میں ایک ایلچی کے ہاتھ اس مضمون کی تحریر بھیجی کہ وہ مرگئی جو خود پیادہ بنی تھی اور آپ کو رُخ بنایا تھا یہ تحریر لیکر جب ایلچی حاضر دربار ہوا وزیر کو حکم ہوا سُناؤ وزیر نے اُسے دیکھکر عرض کی حضور مجھ میں تاب نہیں جو اسے سُنا سکوں فرمایا لا مجھے دے اور اُس تحریر کو پڑھا بادشاہ کو دیکھتے ہی ایسا جلال آیا جسے دیکھکر تمام دربار بھاگ گیا صرف وزیر اور وہ ایلچی رہ گئے وزیر کو حکم ہوا کہ جواب لکھو اُس نے ارادہ لکھنے کا کیا مگر رعب شاہی اسقدر غالب تھا کہ ہاتھ تھرتھرانے لگا اور قلم نہ چلا پھر فرمایا لا مجھے دے اور یوں لکھا یہ خط ہے خدا کے بندے امیر المومنین ہارون رشید کی طرف سے روم کے کُتّے کو کہ او کافرہ کے بچے جواب وہ نہیں جو تو سُنے جواب وہ ہے جو تو دیکھیگا یہ فرمان ایلچی کو دیا اور فوراً لشکر کو تیاری کا حکم دیا ایلچی کے ساتھ لشکر لیکر پہنچے اور جاتے ہی قسطنطنیہ کو فتح کرکے اُس بادشاہ عیسائی کو گرفتار کرلیا اُس نے بہت گریہ وزاری کی ہاتھ پاؤں جوڑے خراج دینے کا وعدہ کیا چھوڑ دیا اور تاج بخشی کرکے واپس آئے ابھی ایک منزل آئے تھے کہ خبر پائی اُس نے پھر سرتابی کی فوراً واپس گئے اور پھر فتح کیا۔ اور پھر اُسے گرفتار کیا پھر اُس نے ہاتھ جوڑے اور خوشامد کی پھر چھوڑ دیا۔ ایسے جبّار بادشاہ کی علما کے ساتھ یہ طرز تعظیم تھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

عرض۔ بندوں کو قرب الی اللہ کا مرتبہ علاوہ نماز بھی ہوتا ہے۔

ارشاد۔ ہاں ہر سجدہ میں رب کے قریب ہوتا ہے اور سجدے چار قسم ہیں۔

قسم سجدہ میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے

سجدۂ نماز۔ سجدۂ تلاوت۔ سجدۂ سہو۔ سجدۂ شکر۔

عرض۔ سجدۂ شکر مسنون ہے یا مستحب۔

ارشاد۔ سنت مستحبہ ہے جس وقت ابوجہل لعین کا سر کٹ کر سرکار میں آیا سجدۂ شکر فرمایا۔

عرض۔ اس لعین سے بھی قلب اقدس کو بہت تکلیف پہنچی۔

ارشاد۔ یہ ان بارہ لعینوں سے تھا جو سب کے سب تباہ و برباد ہو گئے کسی کے سر پہ بجلی گری کسی پہ پتھر برسے غرض طرح طرح کے عذاب الٰہی ان خبیثا پر نازل ہوئے ایک مرتبہ عاص سفر کو گیا تکان کے باعث ایک درخت سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا جبریل امین بحکم رب العالمین تشریف لائے اور اس کا سر پکڑ کر درخت سے ٹکرانا شروع کیا وہ چلاتا تھا کہ ارے کون میرے سر کو درخت سے ٹکرا رہا ہے اس کے ساتھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا یہاں تک کہ جہنم واصل ہوا۔ قیامت کے دن اس جہنمی کی سب سے جدا حالت ہوگی یہ اپنے آپ کو معاذ اللہ عزیز و کریم کہا کرتا یعنی عزت والا اکرم والا اور وغم دوزخ کو حکم ہوگا کہ اس کے سر پر گرز مارو جس کے لگتے ہی ایک بڑا خلا سر میں ہو جائیگا اور جس کی وسعت اتنی نہ ہوگی جتنی تم خیال کرتے ہو بلکہ جس کی ایک داڑھ کوہ احد کی برابر ہوگی اس کے سر پھٹنے سے جو خلا ہوگا وہ کس قدر وسیع ہوگا غرض اس خلا میں جہنم کا کھولتا پانی بھرا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ چکھ تو تو عزت و کرم والا ہے اور پھر کافر کو بھی پانی پلایا جائے گا کہ جب مونھ کے قریب آئیگا مونھ اس میں گل کر گر پڑے گا اور جب پیٹ میں اترے گا آنتوں کے ٹکڑے کر دیگا اور اس پانی کو ایسا پئیں گے جیسے تونس کے مارے اونٹ۔ بھونک سے بیتاب ہونگے تو خار دار تھوہر کھلتا

ہوا جرغ دیے ہوئے تانبے کی طرح اُبلتا ہوا کھلائیں گے جو پیٹ میں جا کر کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا اور بھوک کو کچھ فائدہ نہ دیگا انواع انواع کے عذاب ہونگے ہر طرف سے موت آئے گی اور مریں گے کبھی نہیں نہ کبھی اُن کے عذاب میں تخفیف ہوگی یہی حال تمام رافضیوں وہابیوں اور قادیانیوں نیچریوں تمام مرتدین کا ہے جس نے کسی دوسرے کے بہکانے سے کفر کیا ہوگا وہ بارگاہ رب العزۃ میں عرض کریگا اس نے مجھے بہکایا اس پر دونا عذاب کر رب العزۃ فرمائے گا سب پر دونا ہے مگر تم جانتے نہیں اور ناریوں کے جسم ایسے بڑے ہوں گے جن کی ایک ایک داڑھ مثل کوہ احد کے۔

مسجد میں کپڑا سینا

عرض۔ مسجد میں کپڑا سینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اگر اُجرت پر سیتا ہے تو ناجائز ورنہ کوئی حرج نہیں۔

کھانا کھانے کا مسنون طریقہ

عرض۔ کھانا کھانے کا مسنون طریقہ کیا ہے۔

ارشاد۔ داہنا پاؤں کھڑا ہو اور بایاں بچھا اور روٹی بائیں ہاتھ میں لیکر داہنے سے توڑنا چاہیے ایک ہاتھ سے توڑ کر کھانا اور دوسرا ہاتھ نہ لگانا عادت متکبرین ہے۔

سورۂ فاتحہ میں وہ سب کچھ ہے جو تیس پاروں میں ہے

عرض۔ فاتحہ میں الحمد شریف پڑھنے کو وہابیہ منع کرتے ہیں آیا کچھ زیادہ ثواب ہے۔

ارشاد۔ جو کچھ تیس پاروں میں ہے وہ صرف الحمد شریف میں ہے اسکی بابت حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ رب عزوجل فرماتا ہے الخ۔ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ میں نے سورۂ فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا نصف اول میرے لیے اور نصف آخر میرے بندے کے لیے ہے جب بندہ پہلے تین آیتوں کو

بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمایا نصف اول میرے لیے اور نصف آخر میرے بندے کے لیے ہے جب بندہ پہلی تین آیتوں کو پڑھتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تمجید کی اور جب بیچ کی آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے یہ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے جب اخیر کی تین آیات پڑھتا ہے ارشاد فرماتا ہے ھذا لعبدی ولعبدی ماسأل یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے وہ جو اس نے مانگا یہ اس لیے ارشاد ہوا کہ پہلی تین آیتوں میں مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ تک مولیٰ عزوجل کی خالص حمد وثنا ہے اور پچھلی اھدنا سے آخر سورہ تک اپنے لیے دعا ہے اور بیچ کی آیت میں ذکر عبادات اور استعانت ہے عبادت مولیٰ تعالیٰ کے لیے ہے اور استعانت بندے کا نفع وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیے کہ ایسی متبرک سورت کے پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔

عرض۔ حضور زمانہ صحابہ میں بھی قرآن عظیم کے یہ پارے ہو گئے تھے۔

ارشاد۔ امام جلال الدین سیوطی نے کتاب الاتقان میں جس قدر احادیث و روایات و اقوال قرآن عظیم کے ایسے امور کے متعلق ہیں جمع فرما دیے ہیں انہیں پاروں کا کہیں ذکر نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے وقت تک یہ تقسیم نہ تھی ہاں رکوع جاری ہوئے آٹھ سو برس ہوئے مشائخ کرام نے الحمد شریف کے بعد پانچسو چالیس رکوع رکھے کہ تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھے تو ستائیسویں شب میں کہ شب قدر ہے ختم ہو۔

عرض۔ یہ احزاب وغیرہ کیسے شروع ہوئے۔

ارشاد۔ احزاب و اعشار زمانہ مبارک سے ہیں اعشار دس دس آیتوں کے مجموعہ کا نام تھا یعنی صحابۂ کرام ایک عشر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھتے اور اس کے متعلق علوم و معارف جو ان کے لائق ہوتے ان سب کو حاصل کرنے کے بعد دوسرا عشر شروع کرتے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

آٹھ برس میں سورۂ بقر شریف ختم فرمائی اور بعد اختتام ایک اونٹ قربانی فرمایا سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقر شریف بارہ[۱۲] برس میں پڑھی۔

عرض۔ کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر شریف میں ننگے سر کھڑے ہوئے گانے والوں پر لعنت فرما رہے تھے۔

ارشاد۔ یہ واقعہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلس سماع میں قوالی ہو رہی تھی آج کل تو لوگوں نے بہت اختراع کر لیے ہیں ناچ وغیرہ بھی کراتے ہیں حالانکہ اس وقت بارگاہوں میں مزامیر بھی نہ تھے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں باہر مجلس سماع کے تشریف فرما تھے ایک صاحب صالحین سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی مجلس میں تشریف لے چلیے حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم جاننے والے ہو مواجہ اقدس میں حاضر ہو اگر حضرت راضی ہوں میں ابھی چلتا ہوں انھوں نے مزار اقدس پر مراقبہ کیا دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور اُن قوالوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں ایں بدبختان وقت مارا پریشان کردہ اند۔ وہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں فرمایا آپ نے دیکھا۔

عرض۔ حضور کاکی کے کیا معنے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

ارشاد۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند مسافر حاضر ہوئے حضور کے یہاں اُس وقت کچھ سامان خورونوش موجود نہ تھا غیب سے کاک (روٹیاں) آئیں جو سب کو کافی و وافی ہو گئیں جب سے آپ کاکی مشہور ہو گئے (اسی تذکرہ میں فرمایا) کہ ایک مرتبہ مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ علیہ جو میرے پیر و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے (جو مولانا بحر العلوم ملک العلماء کے شاگرد تھے) پڑھتے تھے دہلی میں تھے جلسۂ دہابیہ میں تشریف لے گئے وہاں

حضرت بختیار کاکی کا سماع سے پریشان خاطر ہونا اور قوالوں پر غضب فرمانا

وجہ کاکی کی تحقیق

شہزادہ امام ... اسمٰعیل دہلوی کی رد ... اور

مولانا فضل رسول ... کا کشف ...

حاضرین پر کاک اور چھوہارے برسا کرتے تھے چنانچہ حسب دستور آپکے سامنے بھی بوچھار ہوئی
ایک کاک اور ایک چھوہارا آپ کو بھی ملا آپ نے چھوہارا توڑا تو اس میں سے کیڑا نکلا اور
کاک کا کنارہ جلا ہوا یہ دیکھکر تبسم کیا اور باواز بلند کہا صاحبو آج تک تو سنا کرتے تھے کہ
فرشتے بھولتے نہیں یہ کیسا بھول گئے کہ روٹی بھی جلا دی اور سنتے تھے کہ جنت کا میوہ
سڑتا گلتا نہیں تعجب ہے کہ چھوہاروں میں کیڑے پڑ گئے اس پر بہت شور و غل ہوا
آپ کو غصہ آیا پردہ کو ہٹا دیا جس کے پیچھے سے یہ بارش ہو رہی تھی دیکھا تو اسمعیل
دہلوی کا ایک غلام جس کا نام عبد اللطیف تھا ایک جھولی میں کاک اور ایک میں
چھوہارے لیے بیٹھا ہے پردہ ہٹتے ہی پردہ فاش ہو گیا اس کے بعد
حضرت مولنا فضل رسول صاحب دہلی سے لکھنؤ حضرت مولنا نور رحمۃ اللہ
تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اندر سے خبر آئی کہ آنے کی ممانعت ہے
آپ چوکھٹ پر بیٹھ گئے اور رونے لگے اور عرض کی کہ میری خطا کیا ہے معلوم ہو کہ
وہ قابل معافی بھی ہے یا نہیں جب بہت دیر گزر گئی تو مولنا نور صاحب رحمۃ اللہ
تعالی علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمھیں میں نے اسی لیے پڑھایا تھا کہ وہابیوں
کے جلسوں میں جاؤ آپ نے عرض کی کہ اتنا تو معلوم ہو گیا کہ میری خطا قابل
معافی ہے اور پھر آپ نے سارا واقعہ اسمعیل دہلوی کے مکر و فریب کا عرض کیا
اور کہا میں اس کا صرف پردہ فاش کرنے کو گیا تھا کہ نہ معلوم کتنے بندگان خدا
اس کی اس عیاری سے گمراہ ہو رہے تھے آپ سن کر خوش ہوئے اور راضی ہو گئے
یہی مولنا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالے علیہ ایک روز راستے میں تشریف لیے
جا رہے تھے سامنے سے علی بخش وزیر بادشاہ اودھ جو اس کی ناک کا بال ہو رہا
تھا ہاتھی پر چلا آ رہا تھا اس نے حضرت کو دیکھکر اتنا ادب کیا کہ ہاتھی کو بٹھا دیا
اور اتر کر قریب حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے مونھ

پھیر لیا اور سلام نہ لیا کہ وہ رافضی تھا اور داڑھی مُنڈی ہوئی تھی سمجھا کہ شاید مجھے دیکھا نہیں دوسری طرف جاکر سلام عرض کیا آپ نے اُدھر سے مونھ پھیر لیا اور سلام قبول نہ فرمایا تیسری دفعہ پھر سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اُس خبیث کو غصہ آیا اور ہاتھی پر چڑھکر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ فرنگی محل کے مردوں کی داڑھی اور عورتوں کا سر نہ مُنڈوایا تو علی بخش نام نہیں آپ جب مکان میں تشریف لے گئے تو ایک طالب علم نے علی بخش کا وہ فقرہ عرض کیا آپ فوراً باہر تشریف لائے آستانے پر اُس وقت میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور مولٰنا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ حاضر تھے عرض کیا حضور کہاں کا قصد فرماتے ہیں فرمایا بچّہ نورا کی حماقت تو ہے (آپ کی زبان پوربی تھی) رافضی آیا تھا سلام کیا تھا جواب دیدیا ہوتا اب کسی کی داڑھی مونڑے ہے کسی کا مونڑ مونڑے ہے نورا کی حماقت تو ہے اور آپ سیدھے بادشاہ کے محل کو تشریف لے چلے کہ اس سے پیشتر کبھی نہ گئے تھے پیچھے پیچھے یہ دونوں حضرات بھی ہولیے اُس روز نوروز کا دن تھا اُس کے محل میں جشن ہورہا تھا شراب وکباب اور گانے بجانے کے سامان موجود تھے جب دربان نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا گھبراکر دوڑتا ہوا گیا اور بادشاہ کو خبر دی بادشاہ سُن کر گھبرا گیا اور حکم دیا کہ فوراً تمام منہیاتِ شرع اُٹھا دیے جائیں اور خود دروازہ تک استقبال کرکے حضرت کو اندر لے گیا اور باعزاز تمام بٹھایا علی بخش کھڑا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا ہے کاٹو تو بدن میں خون نہیں سمجھ رہا ہے کہ اب یہ شکایت فرمائیں گے اور خدا جانے بادشاہ کیا کچھ کریگا مگر یہ وسیع ظرف اُس ہلکے قیاس سے وراہیں یہ شکایت فرمانے تشریف نہ لے گئے بلکہ اُسے اپنی عظمت دکھانے کہ وہ ایذا رسانی کے خیال سے باز رہے بادشاہ نے عرض کی حضرت نے کیسے تکلیف فرمائی ارشاد

حضرت مولانا نورالحق صاحب فرنگی محلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رافضی کے سلام کا جواب نہ دینا اُس کی طرف سے بار بار منھ پھیر لینا

رافضی بادشاہ کا حضرت کا بہت ادب کرتا تھا

فرمایا تیری زمین میں رہتے ہیں ہم نے کہا ہو آئیں بادشاہ نے وہ شیرینی جو بوز وز کے لیے آئی تھی پیش کی فرمایا ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں چنانچہ ان حضرات کو بھی بلا لیا گیا تھوڑی دیر تشریف رکھکر واپس تشریف لائے۔ یہ دونوں حکایتیں مجھ سے حضرت مولٰنا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے لکھنؤ میں بیان فرمائیں جب میں اور وہ سنہ ۱۳۰۹ھ میں کچھ کتابیں دیکھنے لکھنؤ گئے تھے۔

ایک روز نواب وزیر احمد خاں صاحب ایک کتاب جس میں اُنھوں نے تعریفات اشیاء لکھی تھیں اعلیٰ حضرت مدظلہ کو بغرض اصلاح بعد ظہر سُنا رہے تھے علم جفر کی تعریف سُنانے وقت حضور نے ارشاد فرمایا آپ نے علم زایرچہ کی تعریف نہ لکھی یہ علم جفر ہی کا ایک شعبہ ہے اس میں جواب منظوم عربی زبان بحر طویل اور حرف ل کی روی سے آتا ہے اور جبتک جواب پورا نہیں ہوتا منقطع نہیں آتا جسکو صاحب علم کی اجازت نہیں ہوتی نہیں آتا میں نے اجازت حاصل کرنا چاہی اُس میں کچھ پڑھا جاتا ہے جس میں حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاتے ہیں اگر اجازت عطا ہوئی حکم مل گیا ورنہ نہیں میں نے تین روز پڑھا تیسرے روز خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اور اُس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور چند صحابہ کرام بھی حاضر ہیں جن میں سے میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچانا اس کنوئیں میں سے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پانی بھر رہے ہیں اُس میں سے ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہوگا اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم سے اھ ذ اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس سے میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا حاصل کرنا ہذیان فرمایا جاتا ہے اس سے بقاعدہ

جفر اذن نکل سکتا تھا ہ کو بطور صدر مؤخر آخر میں رکھا اُس کے عدد پانچ ہیں اب وہ اپنی پہلی جگہ سے ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں آگئی اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف نون ہے یوں اذن سمجھا جاتا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اور لفظ کو ظاہر پر رکھکر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھد کے معنے ہیں فضول باب۔

عرض۔ مرید کو بعد وفات شیخ قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے۔

ارشاد۔ چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اُس کی حیات میں جیسا ادب کرتا تھا کہ سامنے سے حاضر ہو کہ بالیں سے حاضر ہونے میں مُڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے (اسی سلسلہ بیان میں یہ حکایت بیان فرمائی) ایک بزرگ کا انتقال ہوا اُن کی صاحبزادی روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن عظیم کیا کرتیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا ایک روز حاضر نہ ہوئیں شب کو خواب میں تشریف لائے فرمایا ایسا نہ کرو آؤ اور میرے مواجہہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمھیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر میرے لیے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ رحمت آکر مجھ میں اور تم میں حجاب ہو جائے گی۔ ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اُس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھدینا صبح کو صاحبزادے نے اُٹھکر اُس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر آئی کہ اُس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے نہایت عمدہ کفن سلوا کر اُس کے کفن میں رکھدیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمھیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔

ف: ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن میں ایک تہ بند زیادہ چلا جانا اور ان کا اپنے صاحبزادے کی خواب میں تشریف لانا اور تہ بند واپس فرمانا

اُہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں اُن کے کفن میں ایک تہ بند زیادہ چلا گیا شب کو اپنے صاحبزادے کی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہ بند لو اور الگنی پر ڈالدیا صبح اُن کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔

ف: ایک اور حکایت

ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہوگیا خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اُس قبر میں فرماتی ہیں اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے والی ہے اُس کی فوراً آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ایک قبر وہیں کھُد رہی ہے اور سامنے ایک جنازہ جو کسی رئیس کا ہے چلا آرہا ہے اُس نے سب کو منع کیا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے خراب ہے ایسی ہے ویسی ہے غرض وہ لوگ باز رہے اور دوسری جگہ اُس میت کو لے گئے۔ شب کو اُس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ بی بی فرماتی ہیں کہ خدا تجھے جزائے خیر دے کہ تو نے آگ کو میرے پاس سے دور کیا۔

مؤلف۔ ایک روز مولنا مولوی امجد علی صاحب بعد عصر بہار شریعت حصہ سوم بغرض اصلاح سُنا رہے تھے اُس میں ایک مسئلہ اس بارے میں تھا کہ رب العزۃ جل جلالہ کی طرف مؤنث کا صیغہ زبان سے نماز میں نکل جائے تو نماز باطل ہوجائے گی۔

ف: مؤنث کے صیغہ یا ضمیر کے غلطی سے زبان سے نکل جانے پر نماز فاسد ہوجائے گی

ارشاد۔ فرمایا صیغہ ہو یا ضمیر۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفعتاً سوتے سوتے اُٹھ بیٹھے اور بہت روئے لوگوں نے سبب دریافت کیا فرمایا میں نے دیکھا رب العزۃ کو کہ فرماتا ہے تو اشعار لیلیٰ وسلمہ کو مجھ پر محمول کرتا ہے اگر میں نہ جانتا کہ تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ عذاب کرتا جو کسی پر نہ کیا ہو۔

عرض۔ حضور دعا کے وقت اگر کسی شخص کے ہاتھ سردی کی وجہ سے

ڈھکے رہیں تو کیسا ہے

ارشاد ۔ ایک بزرگ شاید حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے دعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ باہر نکالا تھا الہام ہوا ایک ہاتھ اٹھایا ہم نے اس میں رکھدیا جو رکھنا تھا دوسرا ہاتھ اٹھاتا تو اسے بھی بھر دیتے۔

عرض ۔ دعا ہر وقت مقبول ہوتی ہے۔

ارشاد ۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ حیا و الاکرم والا ہے اس سے شرم فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور انہیں خالی پھیرے اور فرمایا جو دعا نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

عرض ۔ کیا صف اول میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔

ارشاد ۔ حدیث میں فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ صف اول میں نماز پڑھنے کا اسقدر ثواب ہے تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کرتے یعنی ہر ایک صف اول میں کھڑا ہونا چاہتا اور جگہ کی تنگی کے سبب قرعہ برداری پر فیصلہ ہوتا سب سے پہلے امام پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے پھر صف اول میں جو اس کے محاذی کھڑا ہو پھر اس محاذی کے داہنی جانب پھر بائیں اسی طرح دوسری صف میں پہلے محاذی امام پر پھر داہنے پھر بائیں پر یوں ہی آخر صفوف تک۔

مؤلف ۔ برکات اولیائے کرام کے ذکر میں فرمایا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہوئے آپکا قارورہ ایک طبیب نصرانی کے پاس گیا بغور دیکھتا رہا پھر دفعتاً کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں نے سبب پوچھا کہا میں دیکھتا ہوں یہ قارورہ ایسے شخص کا ہے جسکا

سردی کے سبب طرف ایک ہاتھ اٹھانے کا حکم

قبول دعا کی ہر وقت امید رکھے

صف اول میں نماز کا ثواب

حضرت جنید بغدادی کے قارورہ سے ایک نصرانی کو ہدایت

جگر عشق الٰہی نے کباب کر دیا اللہ اکبر ط ان بزرگوں کا قول وہ ہدایت کرتا ہی جو دوسروں کا قول نہیں کرتا۔ یمن کے ایک نصرانی نے یہ صحیح حدیث سنی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ ۔ مسلمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اُس نصرانی نے چاہا کہ امتحان کرے اُدھر کے نصاریٰ زنّار باندھتے ہیں اس نے زنار نیچے چھپایا اور اوپر مسلمانی لباس پہنا عمامہ باندھا اور مسلمان بنکر مشایخ کرام کی مجلسوں پر دورہ شروع کیا ہر ایک کے پاس جاتا اور حدیث کے معنے پوچھتا وہ کچھ فرما دیتے یہ دوسرے کے پاس حاضر ہوتا یوں ہیں بغداد شریف آیا اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوا عرض کی یا سیدی اس حدیث کے معنے کیا ہیں اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ فرمایا اس کے یہ معنے ہیں کہ زنار توڑ اور نصرانیت چھوڑ اسلام لا وہ یہ سنتے ہی بیتاب ہوا اور کلمہ شہادت پڑھا اور کہا یا سیدی میں اتنے مشایخ کرام کے پاس گیا اور کسی نے مجھے نہ پہچانا فرمایا سب نے پہچانا مگر تجھ سے تعرض نہ کیا کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر لکھا ہوا ہے

عرض۔ مجاہد کے کیا معنے ہیں۔

ارشاد۔ سارا مجاہدہ اس آیہ کریمہ میں جمع فرما دیا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہشوں سے روکے بیشک تو جنت ہی ٹھکانا ہے یہی جہاد اکبر ہے حدیث میں ہے جہاد کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ ط ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔ ایک صاحب کو انار کی خواہش ہیں تیس برس گزر گئے اور نہ کھایا اس کے بعد خواب میں زیارت اقدس حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے

کہ فرماتے ہیں اِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے صبح اُٹھے اتار کھایا اب نفس نے دودھ کی خواہش کی فرمایا تیس برس خواہش کرے پھر شاید حضور تشریف لائیں اور فرمائیں اس سے یہی بہتر ہے کہ صبر کرو فوراً خواہش دور ہو گئی اس قسم کی خواہش یا تو نفسانی ہوا کرتی ہے یا شیطانی جس کے دو امتیاز سہل ہیں ایک یہ کہ شیطانی خواہش میں بہت جلد کا تقاضا ہوتا ہے کہ ابھی کر لو العجلۃ من الشیطان اور نفس کو ایسی جلدی نہیں ہوتی دوسری یہ کہ نفس اپنی خواہش پر جما رہتا ہے جبتک پوری نہ ہو اُسے بدلتا نہیں اُسے واقعی اُسی شے کی خواہش ہے اگر شیطانی ہے تو ایک چیز کی خواہش ہوئی وہ نہ ملی دوسری چیز کی ہو گئی وہ نہ ملی تیسری کی ہو گئی اس واسطے کہ اُس کا مقصد گمراہ کرنا ہے خواہ کسی طور پر ہو ایک صاحب ایک بزرگ کے یہاں آئے دیکھا کہ پانی پینے کا گھڑا دھوپ میں رکھا ہے اُنھوں نے کہا پانی دھوپ میں رکھا رہ گیا گرم ہو گیا ہوگا فرمایا صبح تو سایہ ہی تھا پھر دھوپ آ گئی میں نے اللہ سے شرم کی کہ نفس کی خاطر قدم اُٹھاؤں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزہ تھا طاق میں پانی ٹھنڈا ہونے کے لیے آبخورہ میں رکھ دیا تھا عصر کے مراقبہ میں تھے حورانِ بہشتی نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا جو سامنے آتی اُس سے دریافت فرماتے تو کس کے لیے ہے وہ ایک بندۂ خدا کا نام لیتی ایک آئی اُس سے پوچھا اُس نے کہا میں اُس کیلیے ہوں جو روزہ میں پانی ٹھنڈا ہونے کو نہ رکھے فرمایا اگر تو سچ کہتی ہے تو اس کوزہ کو گرا دے اُس نے گرا دیا اُس کی آواز سے آنکھ کھل گئی دیکھا تو وہ آبخورہ ٹوٹا پڑا ہے۔ دو فرشتے آپس میں ملے ایک نے پوچھا کہاں جاتے ہو دوسرے نے کہا فلاں عابد کے ہاتھ میں دودھ کا پیالہ ہے اور وہ پیا چاہتا ہے مجھے حکم ہے کہ جا کر ہاتھ مار دوں اور گرا دوں اور تم کہاں جاتے ہو کہا ایک فاسق دیر سے دریا میں بنسی ڈالے بیٹھا ہے اور مچھلیاں نہیں پھنستیں مجھے حکم ہے کہ جاؤں

۱۸ ـ حکایات بزرگان کے عجیب واقعات ۱۹ ـ خواہش نفسانی و شیطانی کا فرق

اور پھانسی دوں (اسی تذکرہ میں ارشاد فرمایا) اگر چالیس دن گزر جائیں کہ کوئی علت یا قلت یا ذلت نہ ہو تو خوف کرے کہ کہیں چھوڑ نہ دیا گیا حدیث میں ہے جب کوئی مقبول بندہ رب عزوجل کی طرف اپنی کسی حاجت کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے اور گڑگڑاتا ہے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ارشاد ہوتا ہے اے جبریل اسکی حاجت رہنے دے کہ مجھے اس کا گڑگڑانا اور میری طرف موہنہ اُٹھانا اچھا معلوم ہوتا ہے اور جب کوئی فاسق اپنی حاجت کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے ارشاد ہوتا ہے اے جبریل اس کی حاجت جلد روا کر دے کہ مجھے اپنی طرف اُس کا موہنہ اُٹھانا اچھا نہیں معلوم ہوتا اس حدیث میں بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حاجت روا ہیں پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت روا مشکلکشا و دافع البلا ماننے میں کس مسلمان کو تامل ہوسکتا ہے وہ تو جبریل کے بھی حاجت روا ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ایک روز مولوی احمد مختار صاحب میرٹھ سے آئے اور بعد نماز عشا اعلیٰ حضرت مدظلہ سے دست بوس ہوئے اور یہ مسئلہ پوچھا کہ آیا شرعی امامت کبریٰ کے لیے قرشی ہونا شرعاً ضروری ہے کہ بے اُس کے شرعی امامت کبریٰ نہ پائی جائے گی اگرچہ عربی ہو یا یہ کوئی استحبابی شرط ہے۔

ارشاد - یہ مذہبی مسئلہ ہے اس میں ہمارا اور روافض وخوارج کا خلاف ہے خوارج کچھ تخصیص نہیں کرتے اور روافض نے اس قدر تنگی کی کہ صرف ہاشمیوں سے خاص کر دی اور یہ بھی مولیٰ علی کی خاطر ورنہ بنی فاطمہ کی تخصیص کرتے اہلسنت صراط مستقیم و طریق وسط پر ہیں ہمارے تمام کتب عقائد میں تصریح ہے کہ اہلسنت کے نزدیک امامت کبریٰ کے لیے ذکورت وحریت و قرشیت لازم ہے اور تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا اشتراط قطعی یقینی اجماعی ہے۔

ف: خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں

عرض۔ خلافت راشدہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے مصداق کون کون ہوئے اور اب کون کون ہونگے۔

ارشاد۔ خلافت راشدہ وہ خلافت کہ منہاج نبوت پر ہو جیسے حضرات خلفائے اربعہ و امام حسن مجتبیٰ و امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور اب میرے خیال میں ایسی خلافت راشدہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی قائم کرینگے والغیب عند اللہ۔

ف: قیامت کب ہوگی اور ظہور امام مہدی کب

عرض۔ قیامت کب ہوگی اور ظہور امام مہدی کب۔

ارشاد۔ قیامت کب ہوگی اسے اللہ جانتا ہے اور اُس کے بتائے سے اُس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت ہی کا ذکر کرکے ارشاد فرماتا ہے عٰلِمُ الغیب فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے امام قسطلانی وغیرہ نے تصریح فرمائی کہ اس غیب سے مراد قیامت ہے جس کا اوپر کی متصل آیت میں ذکر ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پہلے بعض علمائے کرام نے بملاحظۂ احادیث حساب لگایا کہ یہ امت سن ہزار ہجری سے آگے نہ بڑھے گی امام سیوطی نے اس کے انکار میں رسالہ لکھا الکشف عن تجاوز هذه الامة الالف اس میں ثابت کیا کہ یہ امت ۱۰۰۰ھ سے ضرور آگے بڑھے گی امام جلال الدین کی وفات شریف ۹۱۱ھ میں ہے اور اپنے حساب سے یہ خیال فرمایا کہ سنہ ۱۳۰۰ھ میں خاتمہ ہوگا بحمد اللہ تعالیٰ اُسے بھی ۲۶ چھبیس برس گزر گئے اور ہنوز قیامت تو قیامت اشراط کبرے میں سے کچھ نہ آیا امام مہدی کے بارے میں احادیث بکثرت اور متواتر ہیں مگر اُن میں کسی وقت کا تعین نہیں اور بعض علوم کے ذریعہ سے مجھے ایسا خیال گزرتا ہے کہ

ف: قیامت کا علم حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اس کا ثبوت قرآن عظیم سے
دو قول علمائے متقدمین

شاید ۱۸۳۷ھ میں کوئی سلطنت اسلامی باقی نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں حضرت امام مہدی ظہور فرمائیں۔

عرض - جب میں مکہ معظمہ حضرت مولنا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا قاضی رحمت اللہ وہابی کو حاضر خدمت پایا اور یہ وہ وقت تھا کہ مولنا اُس کو سند حدیث دے چکے تھے مجھے یہ نہایت ہی گراں گزرا میں نے مولنا عبدالحق صاحب سے عرض کیا کہ میں بھی آپ کی غلامی میں حاضر ہوا ہوں اور یہ بھی آپ سے سند حاصل کر چکے ہیں تو یہاں وہ اختلاف جو ہم میں ان میں دربارہ مسئلہ علم غیب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے بآسانی طے ہو سکتا ہے اس پر مولنا نے تین دن میں ایک رسالہ بفوائد السنیہ فی الفوائد البہیہ تحریر فرما کر قاضی رحمت اللہ کو دیا اُس رسالہ میں مولنا نے آثار قیامت کے متعلق بہت سی احادیث جمع فرمائیں لیکن اُن میں بھی تعین وقت نہیں۔

ارشاد - حدیث میں ہے دُنیا کی عمر سات دن ہے میں اُس کے پچھلے دن میں مبعوث ہوا دوسری حدیث میں ہے میں امید کرتا ہوں کہ میری امت کو خدائے تعالےٰ نصف دن اور عنایت فرمائے ان حدیثوں سے اُمت کی عمر پندرہ سو (۱۵۰۰) برس ثابت ہوئی ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون تیرے رب کے یہاں ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کی برابر ہے ان حدیثوں سے جو مستفاد ہوا وہ اُس توقیت کے منافی نہیں جو اُس علم سے میرے خیال میں آئی ہے کیونکہ یہاں حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے رب عزجلالہ سے استدعا ہے آیندہ انعام الٰہی وہ جس قدر زیادہ عمر عطا فرمائے جیسے جنگ بدر میں حضور نے صحابۂ کرام کو تین ہزار فرشتے مدد کے لیے آنے کی امید

ف: بعض علوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ۱۹۰۰ھ میں ہوگا اور ۱۸۳۷ھ میں اسلامی سلطنت کوئی نہ رہے گی

ف: احادیث سے دنیا کی عمر پندرہ سو برس ہے ۱۵۰۰

دلائی کہ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمہاری مدد فرمائے اس پر حق سبحٰنہ تعالٰے نے فرشتوں کا اضافہ فرمایا کہ بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ - کیوں نہیں اگر تم صبر کرو اور تقوی پر رہو اور کافر ابھی کے ابھی تم پر آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

عرض۔ حضور نے جفر سے معلوم فرمایا۔

ارشاد۔ ہاں (اور پھر کسی قدر زبان دبا کر فرمایا) آم کھائیے پیڑ نہ گنیے (پھر خود ہی ارشاد ہوا) کہ میں نے یہ دونوں وقت (۱۸۳۷ھ میں سلطنت اسلامی کا ترھنا اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی کا ظہور فرمانا) سید المکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے کلام سے اخذ کیے ہیں اللہ اکبر کیسا زبردست واضح کشف تھا کہ سلطنت ترکی کا بانی اول عثمان پاشا حضرت کے مدتوں بعد پیدا ہوا مگر حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اتنے زمانے پہلے عثمان پاشا سے لیکر قریب زمانہ آخر تک جتنے بادشاہ اسلامی اور اُن کے وزراء ہونگے رموز میں سب کا مختصر ذکر فرما دیا اُن کے زمانے کے عظیم وقائع کی طرف بھی اشارے فرمادیے کسی بادشاہ سے اپنی اسی تحریر میں بہ نرمی خطاب فرماتے ہیں اور کسی پر حالت غضب کا اظہار ہوتا ہے اس میں ختم سلطنت اسلامی کی نسبت لفظ ایقظ فرمایا اور صاف تصریح فرمائی کہ لا اقول الفظ الجبریۃ بل ایقظ الجفریۃ میں نے اس ایقظ جفری کا جو حساب کیا تو ۱۸۳۷ھ آتے ہیں اور انھیں کے دوسرے کلام سے ۱۹۰۰ھ ظہور امام مہدی کے اخذ کیے ہیں وہ فرماتے ہیں (رباعی)

اذا دار الزمان علٰی حروف ❊ بسم اللہ فالمہدی قاما

حضرت شیخ اکبر کا کشف

ویخرج فی الحطیم عقیب صوم * الا فاقرأ له من عندی سلاما

خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرما دیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی نظروں سے غائب رہے گی مگر اذا دخل السین فی الشین ظہر قبر محی الدین جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی سلطان سلیم جب شام میں داخل ہوئے تو اُن کو بشارت دی کہ فلاں مقام پر ہماری قبر ہے سلطان نے وہاں ایک قبہ بنوا دیا جو زیارت گاہ عام ہے (پھر فرمایا) چند جداول ۲۸-۲۸ خانوں کی آپ نے تحریر فرما دی ہیں جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور باقی خالی چھوڑ دیے اب اُس کا حساب لگاتے رہیے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔

عرض۔ کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اُس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لیلے نہ یہ سمجھکر کہ ان خبثا کے تیوہار کی مٹھائی ہے بلکہ مال موذی نصیب غازی سمجھے۔

عرض۔ اگر نماز میں بلغم آجائے تو کیا کرے۔

ارشاد۔ دامن یا آنچل میں لیکر مل دے۔

عرض۔ حضور ہر سائل پر رحم کھانا چاہیے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کہ قرآن عظیم میں وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ فرمایا ہے۔

ارشاد۔ پھر سائل بھی تو ہو بحر الرائق وغیرہ میں تصریح ہے کہ کافر حربی پر کچھ تصدق کرنا اصلا جائز نہیں فرمایا یہ بھی ارشاد ہے اقیموا الصلوٰۃ نماز پڑھو تو کیا اس سے یہ مطلب ہے خواہ وضو ہو یا نہ ہو شرط بھی تو موجود ہونا چاہیے نہ کہ مطلق فقہائے کرام فرماتے ہیں اگر آدمی کے پاس ایک پیاس کا پانی ہو

اور جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر شدت تشنگی سے جاں بلب ہو تو کتے کو پلا دے اور کافر کو نہ دے حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لیے بارگاہ رب العزۃ میں لایا جائیگا اُس سے سوال ہوگا کیا لایا وہ کہے گا میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے اتنے روزے رکھے علاوہ ماہ رمضان کے اس قدر خیرات کی علاوہ زکوٰۃ کے اور اس قدر حج کیے علاوہ حج فرض کے وغیر ذالک ارشاد باری ہوگا ھل والیت لی ولیا وعادیت لی عدوا کبھی میرے محبوبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا و رسول کی محبت ایک طرف اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بیکار۔ پر کے کاٹنے سے ایک ذرا سی آپکو تکلیف ہوتی ہے اگر کہیں اُسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اُس کا ایک پاؤں یا پر بیکار ہوگیا ہے اور اُس میں طاقت پرواز نہیں ہے تو اُس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پر سے مسل دیتے ہیں تو خدا و رسول عزجلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں اور اُن سے دشمنی و عداوت رکھیں وہ قابل رحم ہیں ہرگز نہیں عوام کی یہ حالت ہے کہ ذرا کسی کو ننگا محتاج دیکھا سمجھے کہ قابل رحم ہے خواہ خدا اور رسول کا دشمن ہی کیوں نہ ہو حضرت سیدی عبد العزیز دباغ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ذرا سی اعانت کافر کی کرنا ہے کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتادے اتنی بات اللہ تعالےٰ سے اُس کا علاقہ مقبولیت قطع کر دیتی ہے ہاں ذمی مستامن کافروں کے لیے شرع میں رعایت کے خاص احکام ہیں یہ اس لیے کہ اسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا۔

عرض۔ حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید

دشمنان خدا و رسول سے محبت اور خدا و رسول کے دوستوں سے عداوت کے ساتھ عبادت مقبول نہیں

کافر کی ذرا سی اعانت مثلاً راستہ بتا دینا بھی مقبولیت کو قطع کر دیتا ہے

بغدادی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے یا اللہ فرمایا اور دریا سے اُتر گئے پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد - غالباً حدیقہ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اُس پر مثل زمین کی چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اُسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اُس وقت موجود نہ تھی جب اُس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ اُس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں فرمایا ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔ اللہ اکبر دو صاحب اولیائے کرام سے ایک دریا کے اس کنارے اور دوسرے اُس پار رہتے تھے اُن میں سے ایک صاحب نے اپنے یہاں کھیر پکوائی اور خادم سے کہا تھوڑی ہمارے دوست کو بھی دے آؤ خادم نے عرض کی حضور راستے میں تو دریا پڑتا ہے کیونکر پار اتروں گا کشتی وغیرہ کا کوئی سامان نہیں فرمایا دریا کے کنارے جا اور کہہ کہ میں اُس کے پاس سے آیا ہوں جو آج تک اپنی عورت کے پاس نہیں گیا خادم حیران تھا کہ یہ کیا معمہ ہے اس واسطے کہ حضرت صاحب اولاد تھے بہرحال تعمیل حکم ضرور تھی دریا پر گیا اور وہ پیغام جو ارشاد فرمایا تھا کہا دریا نے فوراً راستہ دیدیا اس نے پار پہنچکر اُن بزرگ کی خدمت میں کھیر پیش کی

ف: واقعہ کہ حضرت سید الطائفہ یا اللہ کہکر پار ہو گئے اور دوسرا شخص یا جنید یا جنید اور جب اُس نے یا اللہ کہا تو غوطہ لگا

ف: دریا پر اولیا کی حکومت

اُنھوں نے نوش جان فرمائی اور فرمایا ہمارا سلام اپنے آقا سے کہدینا خادم نے
عرض کی کہ سلام تو جبھی کہونگا جب دریا سے پار اُتر جاؤں فرمایا دریا پر جاکر
کہہ کہ اُس کے پاس سے آتا ہوں جس نے تیس برس سے آج تک کچھ نہیں کھایا
خادم شش و پنج میں تھا یہ عجیب بات ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناول فرمائی
اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظ ادب خاموش رہا دریا پر
آکر جیسا فرمایا تھا کہدیا دریا نے پھر راستہ دیدیا جب اپنے آقا کی خدمت
میں پہنچا تو اُس سے نہ رہا گیا اور عرض کی حضور یہ کیا معاملہ ہے فرمایا ہمارا
کوئی فعل اپنے نفس کے لیے نہیں ہوتا۔

عرض۔ وہابیہ کی جماعت چھوڑکر الگ نماز پڑھ سکتا ہے۔

ارشاد۔ نہ اُن کی نماز نماز ہے نہ اُن کی جماعت جماعت۔

(نہ وہابی کی نماز نماز ہے نہ اُن کی جماعت جماعت)

عرض۔ وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد مسجد ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔

(کفار کی طرح وہابی کی بنائی مسجد بھی مسجد نہیں)

عرض۔ وہابی مؤذن کی اذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں۔

ارشاد۔ جس طرح اُن کی نماز باطل اُسی طرح اذان بھی ہاں تعظیماً اللہ کے
نام پر جل شانہ اور نام اقدس پر درود شریف پڑھے۔

(وہابی کی اذان اذان نہیں)

عرض۔ حضور یہ روایت صحیح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے
کاشانۂ اقدس میں ایک کافر مسلمان ہوا اور اس خیال سے کہ اہلبیت اطہار
بھوکے رہیں سب کھانا کھا گیا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرہ
شریف میں ٹھہرایا پچھلی رات کے وقت پیٹ میں گرانی معلوم ہوئی اور تھوڑی
تھوڑی دیر بعد اجابت کی ضرورت ہوئی شرمندگی کی وجہ سے کہ کہیں کوئی
دیکھ نہ لے حجرہ شریف میں غلاظت پھیلائی اور تمام بستر وغیرہ خراب کر دیا اور

صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا جب حضور حجرہ شریف میں مہمان کی خیریت معلوم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تو یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی آپ نے خود نجاست کو صاف کیا صحابہ کرام کو اس کی اس ناشائستہ حرکت پر سخت غصہ آیا اتفاقاً عجلت میں وہ اپنی تلوار بھول گیا اور تلوار بہت اچھی تھی جس کے لیے اسے مجبوراً پھر لوٹنا پڑا یہاں آکر دیکھا کہ حضور اپنے دست اقدس سے بستر دھو رہے ہیں۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا دینے کا ارادہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ یہ میرا مہمان ہے اور اس سے فرمایا تم اپنی تلوار بھول گئے تھے جہاں رکھی تھی وہاں سے اٹھا لو وہ حضور کے اس خلق عظیم کو دیکھکر فوراً مشرف باسلام ہوگیا تو حضور اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار پر بھی نظر عنایت کرنا چاہیے۔

ارشاد۔ اس کے قریب روایت مثنوی شریف میں مذکور ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیساکہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے انکی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروائیں ہاتھ کاٹے پاؤں کاٹے پانی مانگا تو پانی تک نہ دیا یہ سلوک کس کے ساتھ تھے وہ جو رجوع والے نہ تھے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت ہے آپ مسجد نبوی سے نماز پڑھکر تشریف لیے جاتے ہیں ایک مسافر نے کھانا مانگا امیر المومنین اسے ہمراہ لے آئے خادم بحکم امیر المومنین کھانا حاضر کرتا ہے اتفاقاً کھانے کھاتے اسکی زبان سے ایک بد مذہبی کا فقرہ نکل جاتا ہے جس پر حضور فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیتے ہیں اور خادم کو حکم دیتے ہیں کہ اسے نکال دے۔ رب العزۃ کی شان ہے کہ بدمذہب کیسا ہی جامۂ عیاری پہنکر میرے سامنے آئے خود بخود دل نفرت کرلے

لگتا ہے حضرت والد ماجد قدس سرہ کے زمانۂ حیات میں دہلی کا ایک واعظ حاضر ہوا اور
اُس وقت مولنا عبد القادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے
تھے اسمٰعیل دہلوی اور وہابیہ پر بڑے شد ومد سے دیر تک لعن طعن کی اور اُس نے
اپنے سُنّی ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا میرے بچپن کا زمانہ تھا جب وہ چلا گیا تو
میں نے اپنا خیال حضرت کی خدمت میں ظاہر کیا کہ یہ پکّا وہابی معلوم ہوتا ہے مولنا
بدایونی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فرمایا ابھی تو وہ تمہارے سامنے وہابیوں و اسمٰعیل
پر تبرّا کہہ گیا ہے میں نے عرض کی میرا قلب گواہی دیتا ہے کہ یہ سب تقیہ تھا
اُسے جامع مسجد میں وعظ کہنے کی اجازت ہمارے حضرت سے لینی ہے کہ بے حضرت
کی اجازت کے یہاں کوئی وعظ نہیں کہہ سکتا اس لیے اُس نے یہ تمہید ڈالی
دوسرے دن شام کو پھر حاضر ہوا میں نے اُسے مسائل وہابیت میں چھیڑا
ثابت ہوا کہ پکّا وہابی ہے دفع کر دیا گیا اپنا سا مونھ لیکر چلا گیا حضرت والد
ماجد قدس سرہ العزیز کے وصال شریف سے کچھ دنوں بعد جبکہ میں اپنے منجھلے بھائی
مرحوم کے مکان میں رہتا تھا باہر تنہا بیٹھا تھا سامنے گلی میں سے ایک عربی
صاحب آتے نظر آئے جب قریب آئے میں نے چاہا اُن کے لیے قیام کرنا
کہ اہل عرب کے لیے قیام میری عادت تھی مگر اس بار دل کراہت کرتا ہے
میں اُٹھنا چاہتا ہوں اور دل اندر سے دامن کھینچتا ہے آخر میں نے کہا کہ یہ تیرا
تکبر ہے جبراً قہراً قیام کیا وہ آکر بیٹھے میں نے نام پوچھا کہا عبد الوہاب مقام پوچھا
کہا نجد اب تو میں کھٹکا اور میں نے اُس سے مسائل متعلقہ وہابیت پوچھے اتنا اشد
وہابی نکلا کہ یہاں کے وہابیہ اُس کی شاگردی کریں بار بار حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیتا نہ اول میں کلمۂ تعظیم نہ آخر میں درود میں اُسے
ہر بار روکتا اور کلمات تعظیم اور درود شریف کی ہدایت کرتا اور وہ نہ مانتا

آخر میں نے سختی کے ساتھ اُس سے کہا تو مجبور ہو کر بولا اقول نقول لک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں تمھارے کہنے سے کہتا ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اُسے دفع کیا اخیر فقرہ یہ تھا کہ ہمارا رخصتانہ دو میں نے شہر کے دو ایک وہابیوں کا پتا بتا دیا کہ اُن کے پاس جا یہاں تیرے لیے کچھ نہیں بالآخر وہ خائب و خاسر دفع ہوا میں نے اپنے دلکو شاباش دی کہ تو نے بھی ٹھیک کہا تھا بیشک اس شیطان کے لیے قیام ناجائز تھا ایک بار علی گڑھ سے ایک شخص اپنا پیگ وغیرہ لیے آیا اُس کی صورت دیکھکر میرے قلب نے کہا یہ رافضی ہے کہا میں اپنے مکان کو لکھنؤ جاتا تھا راستے میں صرف آپ کی زیارت کے لیے اُتر پڑا ہوں کیا آپ اہلسنّت میں ایسے ہی ہیں جیسے ہمارے یہاں مجتہدین ہیں میں نے التفات نہ کیا غرض وہ رافضی اپنی طرف مجھے مخاطب کرتا تھا اور میں دوسری طرف موںھ پھیر لیتا تھا آخر اُٹھکر چلا گیا اُس کے جانے کے بعد ایک صاحب سُنّی بھی ہوئے کہ وہ اتنی مسافت طے کر کے آیا اور آپ نے قطعی التفات نہ فرمایا میں نے یہی روایت (امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کہ جس وقت آپکو معلوم ہوا کہ یہ بد مذہب ہے فوراً کھانا سامنے سے اُٹھوالیا اور اُسے نکلوا دیا) بیان کی کہ ہمارے ائمہ نے ان لوگوں کے ساتھ ہمیں یہ تہذیب بتائی ہے اب بھلا وہ کیا کہہ سکتے تھے خاموش ہو گئے مسلمانو ذرا اُدھر خدا و رسول کی طرف متوجہ ہو کر ایمان کے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھو اگر کچھ لوگ تمھارے ماں باپ کو رات دن بلا وجہ محض فحش مغلظہ گالیاں دینا اپنا شیوا کرلیں بلکہ اپنا دین ٹھہرالیں کیا تم اُن سے بکشادہ پیشانی ملوگے جانتا ہرگز نہیں اگر تم میں نام کو غیرت باقی ہے اگر تم میں انسانیت ہی اگر تم اپنی ماں کو ماں سمجھتے ہو اگر تم اپنے باپ سے پیدا ہو تو اُنھیں دیکھکر تمھارے دل بھر جائیں گے تمھاری آنکھوں میں خون اُترے گا تم اُن کی طرف نگاہ اُٹھانا

گوارا نہ کرو گے للہ انصاف صدیق اکبر و فاروق اعظم زائد یا تمھارے ماں باپ ام المومنین عائشہ صدیقہ زائد یا تمھاری ماں۔ ہم صدیق و فاروق کے ادنیٰ غلام ہیں اور الحمد للہ کہ ام المومنین کے بیٹے کہلاتے ہیں ان کو گالیاں دینے والوں سے اگر یہ برتاؤ نہ برتیں جو ہم اپنی ماں بلکہ اپنے آپکو گالیاں دینے والوں سے برتتے ہیں تو ہم نہایت نمک حرام غلام اور حد بھر کے برے ناخلف بیٹے ہیں ایمان کا تقاضا یہ ہے آگے تم جانو اور تمھارا کام نیچری تہذیب کے مدعیوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ذرا کوئی کلمہ اُن کی شان کے خلاف کہا اُن کا بھوک اڑنے لگتا ہے آنکھیں لال ہو جاتی ہیں گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اُس وقت وہ مجنون تہذیب بکھری پھرتی ہے وجہ کیا ہے کہ اللہ و رسول و معظمان دین سے اپنی وقعت دلمیں زیادہ ہے ایسی ناپاک تہذیب انھیں کو مبارک فرزندان اسلام اُس پر لعنت بھیجتے ہیں خود حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے بدمذہبوں کو نام لے لے کر اٹھا دیا ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز جمعہ میں دیر ہوگئی راستے میں دیکھا کہ چند لوگ مسجد سے لوٹے ہوئے آرہے تھے آپ اس ندامت کی وجہ سے کہ ابھی میں نے نماز نہیں پڑھی ہے چھپ گئے اور وہ اس ذلت کی وجہ سے جو مسجد شریف سے نکال دینے میں ہوئی تھی الگ چھپکر نکل گئے رب العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ اے نبی جہاد فرما اور سختی فرما کافروں اور منافقوں پر اور فرماتا ہے عزوجل مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ محمد اللہ کے رسول ہیں (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور جو اُن کے ساتھی ہیں کفار پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل اور فرماتا ہے جل وعلا وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً لازم کہ کفار تم میں سختی

نیچری تہذیب کی عجیب گری

پائیں تو ثابت ہوا کہ کافروں پر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سختی فرماتے تھے۔

عرض۔ اگر کسی شخص کا ستر کھل جائے تو جس نے دیکھا یا جس کا ستر کھلا وضو رہے گا یا نہیں۔

ارشاد۔ وضو کسی چیز کے دیکھنے یا چھونے سے نہیں جاتا (پھر فرمایا) تیس عضو عورت کے عورت ہیں اور نو مرد کے ان میں سے کسی عضو کا چہارم بقدر رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے تک بلا قصد کھلا رہنا مفسد نماز ہے اور بالقصد تو اگر ایک آن کے لیے کھولے جب بھی نماز جاتی رہے گی۔

عرض۔ حضور وحدۃ الوجود کسے کہتے ہیں۔

ارشاد۔ وجود ایک اور موجود ایک ہے باقی سب اس کے ظل ہیں۔

عرض۔ اسمعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے۔

ارشاد۔ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں البتہ غلام احمد سید احمد رشید احمد اشرف علی کے کفر میں

لہ یہاں وہابیہ سخت دھوکا دیتے ہیں کہ جب تنقیص و توہین شان رسالت کفر ہے تو اسمعیل نے بھی کی ہے وجہ کیا ہے کہ اشرف علی وغیرہ تو ایسے کافر ہوں کہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو اور اسمعیل ایسا نہ ہو مگر مسلمان ہوشیار رہیں یہاں خبثا کا سخت دھوکا ہے اصل یہ ہے کہ اسمعیل اور حال کے ان کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہلسنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جبتک کسی قول میں تاویل کی گنجایش ہو گی تکفیر سے زبان روکی جائے گی ممکن ہے کہ اس نے اس قول سے یہی معنے مراد لیے ہوں شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہاں جب قول ایسا ہو کہ اس میں اصلا تاویل کی گنجایش نہ ہو تو تکفیر کیجائے گی تو اس قول کے قائل کو جس میں تاویل کی گنجایش ہو اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کرتے کہ وہ معنے ظاہر کے اعتبار سے (بقیہ حاشیہ صفحہ آیندہ)

جو شک کرے وہ خود کافر من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔

عرض - ہر کافر ملعون ہے۔

ارشاد - ہاں عند اللہ جو کافر ہے قطعاً ملعون ہے کسی خاص کا نام لیکر پوچھا جائیگا ہم اُسے ملعون نہ کہیں گے ممکن ہے کہ توبہ کرلے اور اگر عام کفار کی بابت سوال ہوا تو ملعون کہیں گے۔

ف ہر کافر ملعون ہے مگر کسی خاص کو ملعون نہ کہنا چاہیے سوا ان کے جن کا کفر بنص قطعی ثابت ہو

عرض - خدا و رسول عزجلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو۔

ارشاد - تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح اشعار خوش الحانوں سے بکثرت سُنے اور اللہ و رسول کی نعمتوں اور رحمتوں میں جو اس پر ہیں غور کرے۔

ف محبت خدا و رسول کی زیادہ ہونے کا عمل

ایک روز برادرم مولنا حسنین رضا خاں صاحب برائے جواب کچھ استفتے سنا رہے تھے اور جواب لکھ رہے تھے ایک کارڈ پر اسم جلالت لکھ گیا اُس پر **ارشاد** فرمایا اور لکھو کہ میں کبھی تین چیزیں کارڈ پر نہیں لکھتا اسم جلالت اللہ

ف اسم جلالت یا نام مبارک حضرت رسالت پناہی یا کوئی آیت کارڈ پر نہ لکھیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱) ٹھیک کہہ رہا ہو اور اس کی خود تکفیر نہیں کرتے کہ احتیاط اس میں ہے اور اس دوسری صورت کے قائل کی تکفیر ضرور ہے کہ اُسمیں جب اصلاً تاویل نہیں تو تکفیر سے زبان روکنے کا حاصل خود کفر اوطغیان ہے اُس کے اس بیہودہ اعتراض اور ذلیل دھوکے کا جواب اتنا کافی ہے کہ ایک قول پر فقہا تکفیر فرماتے اور متکلمین نہیں کرتے اب کہیں کیا کہتے ہیں کیا فقہا کے نزدیک متکلمین اُس کی تکفیر نہ کرکے جس کی فقہانے کی ہے معاذ اللہ فقہا کے نزدیک کافر ٹھہریں گے یا متکلمین فقہا کو کافر کہیں گے اس لیے کہ انھوں نے متکلمین کے نزدیک جو کافر نہ تھا اُس کی تکفیر کی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ان خبثا کے اقوال بدتر از ابوال ایسے ہیں جن میں نام کو بھی تاویل کی گنجائش نہیں لہذا اُن کے لیے یہ حکم ہو کہ جو اُنکے کفر میں شک کرے خود کافر تو تفصیل چاہیے وہ رسالہ المبین الاحمر مطالعہ کرے ۱۲ مؤلف غفرلہ

اور محمد اور احمد اور نہ کوئی آیہ کریمہ مثلاً اگر رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا ہو تو یوں لکھتا ہوں حضور اقدس علیہ افضل الصلاۃ والسلام یا اسم جلالت کی جگہ مولےٰ تعالیٰ۔

عرض۔ لفظ شہر ہر مہینے کے ساتھ بولا جاتا ہے یا نہیں یہ کہہ سکتے ہیں شہر رجب المرجب۔

ارشاد۔ نہیں۔ یہ لفظ ان تین مہینوں کے لیے ہے شہر ربیع الاول۔ شہر ربیع الآخر۔ شہر رمضان المبارک۔

عرض۔ حضور اللہ میاں کہنا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ زبان اُردو میں لفظ میاں کے تین معنے ہیں اُن میں سے دو ایسے ہیں جن سے شان الوہیت پاک و منزہ ہے اور ایک کا صدق ہو سکتا ہے تو جب لفظ دو خبیث معنوں اور ایک اچھے معنے میں مشترک ٹھہرا اور شرع میں وارد نہیں تو ذات باری پر اُس کا اطلاق ممنوع ہوگا اُس کے ایک معنے مولیٰ اللہ تعالیٰ بے شک مولےٰ ہے دوسرے معنے شوہر تیسرے معنے زنا کا دلال کہ زانی اور زانیہ میں متوسط ہو۔

عرض۔ میلاد شریف میں جھاڑ و فانوس فروش وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ علما فرماتے ہیں لا خیر فی الاسراف ولا اسراف فی الخیر جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اُس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں ایک شخص ظاہر بیں پہنچے اور یہ کیفیت دیکھکر واپس جانے لگے بانی مجلس نے

ہاتھ پکڑا اور اندر لیجا کر فرمایا کہ جو شمعیں میں نے غیر خدا کے لیے روشن کی ہوں وہ بجھا دیجیے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوئی۔

تحیۃ الوضو کی فضیلت

عرض۔ تحیۃ الوضو کی کیا فضیلت ہے۔

ارشاد۔ ایک بار حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تم کو آگے آگے جاتے دیکھا۔ عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا یہی سبب ہے۔

عرض۔ حضور بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ رکوع کے بعد پائنچے اوپر کو چڑھا لیتے ہیں یہ کیسا ہے۔

ارشاد۔ مکروہ ہے اور اگر دونوں ہاتھ سے ہو تو بعض علما کے نزدیک مفسد صلوٰۃ ہے۔

خواب۔ ایک مسجد معمولی وسعت کی ہے اور نماز تیار ہے ایک شخص جس کو میں جانتا ہوں عقائد وہابیہ کا پیرو اذان کہتا ہے لیکن نام اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پھر تکبیر کہتا ہے وہ بھی تام ناحی تک میں نے کہا یہ عجب وہابیوں نے دستور نکالا میں اندر مسجد کے اُس وقت پہنچا جبکہ امام اپنی جگہ پہنچ گیا تھا اور چاہتا تھا کہ تکبیر تحریمہ کہے میں نے با آواز بلند السلام علیکم کہا جس سے امام نے چونک کر میری طرف رُخ کیا اور پیچھے ہٹ آیا اور میں فوراً اُس کی جگہ کھڑے ہو کر امامت کرنے لگا جب سلام پھیرا فوراً آنکھ کھُل گئی دیکھا تو فجر کا وقت تھا۔

تعبیر۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہابیہ کی دعوت بند ہوگی اور اہلسنت کی ترقی ہوگی۔

عرض - نوافل میں رکوع کس طرح کرنا چاہیے اگر بیٹھکر پڑھ رہا ہے -
ارشاد - اتنا جھکے کہ سر گھٹنے کے محاذی آجائے اور اگر کھڑے ہوکر پڑھے تو
پنڈلیاں مقوس نہ ہوں اور کف دست گھٹنوں پر قائم کرکے ہاتھوں کی انگلیاں
ایک دوسرے سے علٰحدہ رہیں ایک صاحب کو میں نے دیکھا کہ حالت رکوع
میں پشت بالکل سیدھی اور مونھ اٹھائے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے
تو پوچھا گیا یہ آپ نے کیسا رکوع کیا حکم تو یہ ہے کہ گردن نہ اتنی جھکاؤ جیسے بھیڑ اور
نہ اتنی اٹھاؤ جیسے اونٹ وہ صاحب کہنے لگے کہ مونھ اس وجہ سے اٹھا لیا تھا
کہ سمت قبلہ سے نہ پھر جائے میں نے کہا تو آپ سجدہ بھی ٹھوڑی پر کرتے ہونگے
ان کی سمجھ میں بات آگئی اور آئندہ کے لیے اصلاح ہوگئی -
عرض - حضور ایک بی بی تنہا حج کرنا چاہتی ہیں اور سفر خرچ قلیل اور وجود علیل
اس صورت میں کیا حکم ہے -
ارشاد - عورت کو بغیر محرم حج کو جانا جائز نہیں -
عرض - حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اے خداوند عرب کہکر ندا
کرسکتے ہیں -
ارشاد - کرسکتے ہیں خداوند عرب کے معنے مالک عرب -
عرض - حضور والا عجم کے معنے بے پڑھی ولائتیں -
ارشاد - گونگی زبان اور عرب کے معنے تیز زبان -
عرض - حضور اولیا ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں -
ارشاد - اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار
جگہ کی دعوت قبول کرسکتے ہیں -
عرض مؤلف - حضور اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ عالم مثال سے اجسام مثالیہ

اولیا کے تابع ہوجاتے ہیں اس لیے ایک وقت میں متعدد جگہ ایک ہی صاحب نظر آتے ہیں اگر یہ ہے تو اس پر شبہہ ہوتا ہے کہ مثل تو شئے کا غیر ہوتا ہے امثال کا وجود شئے کا وجود نہیں تو اُن اجسام کا وجود اس جسم کا وجود نہ ٹھہریگا۔

ارشاد - امثال اگر ہونگے تو جسم کے اُن کی روح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہوکر تصرف فرمائے گی تو از روئے روح وحقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے۔

یہ بھی فہم ظاہر ہیں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لیجانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لیجانے کا وعدہ فرمالیا ہے یہ کیونکر ہوسکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنھیا کافر تھا اور ایک وقت کئی سو جگہ موجود ہوگیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو کیا تعجب ہے یہ ذکر کرکے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں تھا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں خوض وفکر بیجا ہے۔

عرض - حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا۔

ارشاد - حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آگیا تھا مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملے ہندوستان پر ہوئے۔

عرض - اس شعر کا کیا مطلب ہے ؎

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا ٭ کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

ارشاد - شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم کی طرف اور کہا حمد ہے اس کے وجہ کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض - غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے۔

ارشاد - بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

ایک ہی وقت میں متعدد جگہ موجود ہونے کی صورت عالم مثال میں

شیخ فتح محمد قدس سرہ کا بذات خود متعدد جگہ موجود ہونا

ہندوستان میں اسلام حضور غریب نواز سے کئی صدی پہلے آیا

کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے اس کا مطلب

غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے

عرض - غوث کو مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں۔
ارشاد - نہیں بلکہ انھیں ہر حال یونہیں مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب عبد اللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبد الرب اور وزیر دست چپ عبد الملک اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی اس کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المومنین حضرت عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُنکے نائب ہوئے ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث حضور تنہا غوثیت کبریٰ کے درجے پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی۔ حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہونگے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے پھر امام مہدی رضی اللہ عنہ کو غوثیت کبریٰ

عطا ہوگی۔

عرض۔ حضور افراد کون اصحاب ہیں۔

ارشاد۔ اجلۂ اولیائے کرام سے ہوتے ہیں ولایت کے درجات ہیں غوثیت کے بعد فردیت۔ ایک صاحب اجلہ اولیائے کرام سے کسی نے پوچھا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں فرمایا ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی فرماتے تھے میں نے جنگل میں ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے ایک صاحب اسے اوڑھے سو رہے ہیں میں نے پاؤں پکڑ کر ہلا دیا اور جگا کر کہا اٹھو مشغول بخدا ہو کہا آپ اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے میری حالت پر رہنے دیجیے میں نے کہا کہ میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے کہا میں مشہور کر دوں گا کہ یہ حضرت خضر ہیں میں نے کہا میرے لیے دعا کرو کہا دعا تو آپ ہی کا حق ہے میں نے کہا تمہیں دعا کرنی ہوگی کہا وفر اللہ حظک منہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے اور کہا میں اگر غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمائیے گا۔ اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے حالانکہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہو سکے وہاں سے آگے بڑھا ایک اور نور اسی طرح کا دیکھا کہ نگاہ کو خیرہ کرتا ہے قریب گیا تو دیکھا ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے وہ اس کے کمبل کا نور ہے میں نے پاؤں ہلا کر ہوشیار کرنا چاہا غیب سے ندا آئی "اے خضر احتیاط کیجیے" اس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا حضرت نہ رکے یہاں تک کہ روکے گئے میں نے کہا اٹھ مشغول بخدا ہو کہا حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے اپنی حالت میں رہنے دیں میں نے کہا تو میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے کہا میں مشہور کر دوں گی کہ یہ حضرت خضر ہیں میں نے کہا میرے لیے دعا کرو کہا دعا تو آپ کا حق ہے میں نے کہا تمہیں دعا کرنی ہوگی کہا وفر اللہ حظک منہ۔ اللہ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد

حضور افراد کون ہیں

حضور افراد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع لاتے ہیں

کرے پھر کہا اگر میں غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمایئے گا میں نے دیکھا یہ بھی جاتی
ہے کہا یہ تو بتاتے جاؤ کہا تو اُسی مرد کی بی بی ہے کہا ہاں یہاں ایک ولیہ کا انتقال
ہوگیا تھا اُس کی تجہیز و تکفین کا ہمیں حکم تھا یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہوگئی
حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ لوگ افراد ہیں میں نے
کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں فرمایا ہاں شیخ عبدالقادر جیلانی ۔

عرض ۔ غوث کے انتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامور ہوتا ہے ۔

ارشاد ۔ غوث کی جگہ امامین سے غوث کر دیا جاتا ہے اور امامین کی جگہ اوتاد اربعہ
سے اور اوتاد کی جگہ بدلا سے بدلا کی جگہ پر ابدال سبعین سے اور اُن کی جگہ تین سو
نقبا سے پھر اولیا سے اور اولیا کی جگہ عامۂ مومنین سے کر دیا جاتا ہے ۔
کبھی بلالحاظ ترتیب کافر کو مسلمان کرکے بدل کر دیتے ہیں ان کا مرتبہ
ابدال سے زیادہ ہے ۔

عرض ۔ پانی میں مسام ہیں یا نہیں ۔

ارشاد ۔ نہیں ۔ کہ پانی میں بالطبع خلا بھرنے کی قوت رکھی گئی ہے ضرور
ہے کہ جو مسام فرض کیے جائیں وہ پانی کہ ان سے اوپر ہے ان کی طرف اُترے گا
اور انھیں بھر دیگا اور مسام ہونے پر فلسفہ جدیدہ کی یہ دلیل کہ شکر ڈلنے سے پانی میں
حل ہو جاتی ہے اور اُس کا حجم نہیں بڑھتا مقبول نہیں جب زیادت قدر احساس
کو پہنچے گی ضرور حجم بڑھنا محسوس ہوگا مگر ایک استدلال اُس پر یہ خیال میں آتا ہے
کہ حوض کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے دوسرا غوطہ لگائے اور باہر والا شخص آواز
پکارے اگر مسام ہیں تو ضرور سُنے گا اور سُنتا ہے تو معلوم ہوا کہ مسام ہیں بخلاف
اس کے ایک کمرہ صرف آئینوں سے فرض کیجیے جس میں کہیں روزن نہ ہو اُس
کے اندر کی آواز باہر نہ آئے گی اور باہر کی اندر نہ جائے گی اگرچہ اندر باہر دو شخص

متصل کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو بآواز بلند پکارے مگر یہ استدلال بھی کافی نہیں آواز پہنچنے کے لیے مدار فاصل میں تموج چاہیے مسام کی کیا حاجت ہاں جہاں تموّج نہ ہو بذریعہ مسام پہنچے گی آئینے میں نہ تموّج نہ مسام لہذا نہ پہنچے گی پختہ و خام عمارات میں تموّج نہیں منافذ و مسام ہیں اُن سے پہنچتی ہے آب و ہوا خود اپنے تموّج سے پہنچاتے ہیں اور یہی اصل ذریعۂ صوت ہے ہوا میں تموّج زائد ہے کہ پانی سے الطف ہے وہ زیادہ پہنچاتی ہے اور پانی میں کم تالاب میں دو شخص دونوں کناروں پر غوطہ لگائیں اور اُن میں سے ایک اینٹ پر اینٹ مارے دوسرے کو آواز پہنچے گی مگر نہ اتنی کہ ہوا میں۔

قطعہ تاریخ عطیہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مدظلہ الاقدس